

معرفۃ اسم محمد ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کے معارف و فضائل



ترتیب و تحقیق

مُحَمَّد بن حسین خاں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَعْرِفَةُ اسْمِ مُحَمَّدٍ
وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

”الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں لیکن اس کلیہ سے لفظ ”اللہ“ اور لفظ ”محمد“ مستثنیٰ ہیں۔ اگر لفظ اللہ میں سے پہلا حرف الف کم کر دیا جائے تو باقی ”لہ“ رہ جاتا ہے۔ جس کا مطلب ہے اللہ کے لیے۔ اگر لام کو بھی ہٹا دیا جائے تو باقی ”لہ“ رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے معبود اور اگر الف کو بھی الگ کر دیا جائے تو باقی ”لہ“ رہ جاتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ کے لیے۔ اگر لام کو بھی ہٹا دیا جائے تو ”ہو“ باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی وہی (اللہ)

علیٰ ہذا القیاس لفظ محمد کا ہر حرف بھی با مقصد اور با معنی ہے۔ مثلاً اگر شروع کا ”م“ ہٹا دیا جائے تو محمد رہ جاتا ہے۔ یعنی مدد کرنے والا یا تعریف اور ابتدائی میم کے بعد اگر ”ح“ کو بھی حذف کر دیا جائے تو باقی ”م“ رہ جائے گا۔ جس کا مفہوم ہے دراز اور بلند۔ یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا لیا جائے تو صرف ”ذ“ (دال) رہ جاتا ہے۔ جس کا مفہوم ہے ”دلالت کرنے والا“ یعنی اسم محمد اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔“

معرفۃ اسم محمد ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کے معارف و فضائل

ترتیب و تحقیق

محدثین کمال

فاتح پبلشرز
8-A یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار
لاہور فون: 7352332-7232336
E-Mail: fateh_publishers@hotmail.com

فہرست

7		انتساب	✽
9	محمد متین خالد	تیرے اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا	✽
13		شکریہ	✽
17	ملک منیر احمد	حرف ارادت	✽
32	محمد متین خالد	اوصاف محمد ﷺ	□
66	محمد ریاض الرحیم	اسم محمد ﷺ معجزہ عظیم	□
118	علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ	حضرت محمد ﷺ	□
121	علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ	اسم گرامی کے حروف کی برکات	□
123	علامہ حافظ ابن کثیرؒ	حضرت محمد ﷺ	□
125	پیر محمد کرم شاہ الازہریؒ	محمد ﷺ	□
144	مولانا عبدالماجد دریا آبادی	اسم پاک محمد ﷺ	□
150	محمد صادق سیالکوٹی	محمد اور احمد ﷺ	□
150	صاحبزادہ طارق محمود	محمد ﷺ	□

- | | | | |
|-----|----------------------------------|--|--------------------------|
| 161 | مفتی محمد زبیر تبسم | فضائل اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 172 | حفیظ الرحمن طاہر | محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 175 | مولانا ضیاء الرحمن فاروقی | سیرت رسول ﷺ کا اسی پہلو..... محمد کی حیثیت | <input type="checkbox"/> |
| 185 | پروفیسر طاہر القادری | معارف اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 198 | پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد | معارف اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 211 | محمد نعیم احمد برکاتی | سرکار ﷺ کے اسم مبارک پر نام رکھنے کے فضائل و برکات | <input type="checkbox"/> |
| 224 | مولانا محمد اکرام اللہ زاہد | خصائص اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 234 | مولانا محمد اکرام اللہ زاہد | عرفان اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 244 | صاحبزادہ محمد ظفر الحق بندیا لوی | اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 251 | شہزادہ محمد امین جاوید | اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 256 | محمد بن متین | اذان | <input type="checkbox"/> |
| 258 | | دستک | <input type="checkbox"/> |
| 262 | محمدر رسول نگری | اسم محمد ﷺ | <input type="checkbox"/> |
| 263 | احمد اسلام امجد | نام کی خوشبو | <input type="checkbox"/> |

وَاللَّهُ أَعْلَمُ
بِذَاتِ السُّرُورِ

انتساب

خولہ فاطمہ اور اسماء

کے نام

جن کی آنکھوں میں خاک مدینہ کا سرمہ ہے

تیرے ﷺ اوصاف کا ایک باب بھی پورا نہ ہوا

اسم محمد ﷺ..... بہت ہی خوبصورت اور بے حد پیارا نام.....

- ایمان سے زیادہ مقدم
- دین سے زیادہ مقدس
- فرشتوں سے زیادہ محصوم
- والدین سے زیادہ محترم
- ماں سے زیادہ مہربان
- باپ سے زیادہ شفیق
- اولاد سے زیادہ عزیز
- زندگی سے زیادہ جمیلا
- دھڑکن سے زیادہ قیمتی
- جان سے زیادہ پیارا
- خون کی گردش سے زیادہ محبوب
- سانس سے زیادہ مطلوب
- شہد سے زیادہ شہما
- آب حیات سے زیادہ زندگی بخش
- چشمہ کوثر سے زیادہ شفاف

- موج سلسبیل سے زیادہ تروتازہ
- بچپن سے زیادہ محصوم
- جوانی سے زیادہ پرکشش
- کہولت سے زیادہ مدبر
- بڑھاپے سے زیادہ سنجیدہ
- فطرت سے زیادہ کھرا
- شبنم سے زیادہ پاکیزہ
- منظر طلوع صبح سے زیادہ دلکش
- نسو و شام سے زیادہ سہانا
- موسم بہار سے زیادہ شاداب
- نسیم سحری سے زیادہ لطیف
- کلی سے زیادہ عنیف
- گلاب سے زیادہ تکلفتہ
- آسمان سے زیادہ بیکراں
- سورج سے زیادہ تابندہ
- کہکشاں سے زیادہ رخشندہ
- کرن سے زیادہ اجلا
- چاندنی سے زیادہ نظیف
- برق سے زیادہ توانا
- بادل سے زیادہ گہر بار
- سمندر سے زیادہ رازدار
- دریا سے زیادہ سخی
- پہاڑ سے زیادہ بردبار
- چٹان سے زیادہ مضبوط
- محبت سے زیادہ لازوال
- وقت سے زیادہ جاوداں

- لفظ سے زیادہ پائیدار
- سچ سے زیادہ استوار
- موتی سے زیادہ منترہ
- حقیقت سے زیادہ سچا
- عقیدت سے زیادہ سچا
- ارادت سے زیادہ باکمال
- حسن سے زیادہ من موہنا
- مرہم سے زیادہ آسودگی بخش
- شجر سایہ دار سے زیادہ مسافر نواز
- شاخ ثمر بار سے زیادہ کشادہ دست
- ابر کرم سے زیادہ غریب پرور
- حرارت سے زیادہ توانائی بخش
- مسکراہٹ سے زیادہ بے ریا
- تخلیق سے زیادہ بے ساختہ
- اقتدار سے زیادہ مختتم
- فولاد سے زیادہ مضبوط
- فرشتوں سے زیادہ معصوم
- لعل و گوہر سے زیادہ قیمتی
- معارف و فضائل کے بے پناہ خزانوں سے بھرپور
- آئیے! ہم سب اسم محمد ﷺ کی معرفت اور اس کے فیوض و برکات سے مستفید ہوں۔

زندگیاں تمام ہونیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

طالب شفاعت محمدی ﷺ بروز محشر

محمد متین خالد

شکریہ !!!

- نامور دانشور، محقق، برادر عزیز جناب محبوب الرسول قادری کا جنہوں نے کتاب کی تیاری میں بے حد تعاون فرمایا۔
- مکرمی و مخدومی جناب پروفیسر محمد اقبال جاوید کا جنہوں نے ہمیشہ اپنی شفقت اور محبت کا والہانہ اظہار فرمایا۔
- غرقاب عشق رسول، محترم محمد انور بٹ کا جنہوں نے ہر مرحلہ پر راہنمائی فرمائی۔
- عاشق رسول، جناب ملک محمد منیر کا جن کے ”حرف ارادت“ نے کتاب کو چار چاند لگا دیئے۔
- حالات حاضرہ پر گہری نظر رکھنے والے قابل رشک، نوجوان، برادر عزیز محمد نواز کھرل اور سفیر محبت، برادر عزیز جناب عمران حسین چوہدری کا جنہوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی فرمائی۔
- کتابوں سے انتہائی شغف رکھنے والے مکرمی و محترمی جناب تہور حسین اختر، کرنسی آفیسر شیٹ بینک آف پاکستان لاہور کا جنہوں نے کئی مفید تجاویز دیں۔
- برادر گرامی جناب محمد عبدالستار ظاہر کا جنہوں نے اپنے قیمتی مشوروں سے نوازا۔

محمد متین خالد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَكَالِكَ مُحَمَّدٌ

أَبًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ

وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں، لیکن رسول ہے اللہ کا اور سب نبیوں کا

Muhammad is not the father of any one of your men, but the Messenger of ALLAH (God) and the Seal upon all the Prophets.

ترجمہ: خاتم العالمین ہیں حضرت محمد ﷺ، ان کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي

میں "خاتم النبیین" ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

موسم الحصاد

حرفِ ارادت

وہ جس کا شوق سوچوں میں ستارے ناکلتا ہے
 اسی کے نام ہیں عالی مرے اظہار سارے
 قرطاس و قلم کے حوالے سے میرا موضوع سخن ایک ایسا خوش خصال انسان اور اُس کی روح
 پرورتالیف ”معرفت اسم محمد ﷺ“ ہے جس سے نسبت عقیدت کی تصریح کے لیے اشعار عرب کا ایک
 ادب پارہ زیب نظر ہے۔

”میں بستیوں سے پیاران کے بسنے والوں کی خاطر کیا کرتا ہوں..... میں کوچے
 محبوب سے بار بار گذرتا ہوں..... اسکی دیواروں اور دہلیزوں کو چومتا ہوں
 میرے دل کی بیقراری کا یہی تقاضہ ہے..... لیکن یہ بات نہیں کہ مجھے اس کوچے
 سے محبت ہے بلکہ میں تو اس کوچے میں رہنے والے محبوب کی زلف گرہ گیر کا
 امیر ہو چکا ہوں۔“

یہ تو طیبہ کی محبت کا اثر ہے ورنہ
 کون روتا ہے لپٹ کر در و دیوار کے ساتھ

ذکر محبوب کسی بھی عنوان سے ہو محبوب ہوتا ہے

سجدے سے انکار کرنے والا حسن آدم علیہ السلام سے بے خبر اہلیس، محروم محبت تھا، اس لیے
 رائدہ درگاہ قرار دے دیا گیا۔ اہلیس کا معبود تو تھا، محبوب نہیں تھا اور مردود ہونے کے لیے بس اتنا ہی کافی

ہے.....

محبت تعلق کا ریشم بنتی ہے، ارتباط کے رشتے کو جنم دیتی ہے اگر دل میں کسی کی محبت ہی نہ ہو تو تعلق کے ریشم کا گداز کہاں!..... روح میں بجز کے تیکھے کانٹے کی چھن کیسے.....

محبت تمہیں کچھ نہیں دیتی سوائے محبت کے
اور محبت تم سے کچھ نہیں لیتی سوائے محبت کے

محبت جس محبوب سے ہو اس سے نسبت رکھنے والی چیز بھی محبوب ہوتی ہے..... اور دیا محبت میں اس کی تکریم لازم..... مجھے اپنے قابل قدر دوست محمد متین خالد صاحب سے محبت اس لیے ہے کہ:
☆ وہ محبوب انس و جان کے حسن و جمال کا تزئین کار ہے۔

☆ ان ﷺ کی کھت و رعنائی کا مدح نگار ہے۔

☆ وہ نقیب ناموس رسول ﷺ ہے، راجپالوں کے آوارہ قلم کے لیے۔ اس کی سند سوچیں
غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ کی طرح سر بکف حرمت رسول ﷺ پہ قربان ہوتی دکھائی دیتی ہیں۔

☆ اس کے رشحات قلم کا ہر لفظ ”اکملت لکم دینکم“ کے مخاطب اول ﷺ کی بوئے دل آرا میں گندھا نظر آتا ہے۔

☆ وہ قلم کے اس قبیلے سے تعلق رکھتا ہے جس کے شب و روز اس فکر میں گھلتے نظر آتے ہیں کہ کسی کوتاہ نظر کی دریدہ دہنی سے میرے حضور ﷺ کی عزت کے نازک آئینوں کو کہیں ٹھیس نہ لگ جائے۔

☆ جس کے بیش قیمت وقت کی انمول گھڑیاں اس سوچ میں گزرتی دکھائی دیتی ہیں کہ دستار رسول ﷺ کے ایک ایک تار کی کس طرح حفاظت کی جائے۔

بر آں گروہ از عشق مصطفیٰ مستند

سلام ما بر سانید ہر کجا مستند

چہرے پہ محبت کا نور..... بیاں میں بہاروں کا لوج..... زباں میں شہد کی شیرینی..... دل میں اخلاص کی دولت..... تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا چلتا پھرتا پیکر..... عشق رسول ﷺ کی دل آویز تصویر..... حضور ﷺ کی محبت جس کی سوچ کا جھومر..... سرور دو عالم ﷺ سے گہری وابستگی جس کی شخصیت کی پہچان..... دھیسے لہجے میں جس کی گفتگو..... محبت آمیز برتاؤ میں جس کی پھول آسا شناسائی..... حسن کردار میں جس کی ناز آفریں رعنائی.....

یہ وہ فرہاد ہیں جنہوں نے اپنی تحقیق کے دگدگاتے تیشے سے محبت کے ایسے ہیرے تراش دیئے ہیں جن کی جگہ گاہٹ سے عشاق کے دلوں میں رنگ و نور کا دریا ہلکورے لے رہا ہے۔ ان کی یہ سب کاوشیں ان کی متاع ہنر اور سندرسوچوں کا حاصل نہیں بلکہ عقیدت کی آنکھ سے نپکے ہوئے وہ آنسو ہیں جو بارگاہِ عشق ﷺ میں باریاب ہیں۔ بلاشبہ نگاہ دیدہ و روان کے ہر گوہر انتخاب پہ یہ کہہ اٹھتی ہے۔

تم چاندنی ہو پھول ہو نغمہ ہو شعر ہو

اللہ رے حسن ذوق مرے انتخاب کا

○ ”جب حضور ﷺ آئے“ عشق رسول ﷺ میں ڈوبتی ہوئی تحریروں کا ایک دلکش مجموعہ ہے جس میں خوبصورت جذبوں کی ایک دنیا آباد ہے۔ محبت کے عطر میں بھیگے ہوئے پھولوں کی مہک ہے جس کی خوشبو عشاق کے مشام جاں کور ہمتی دنیا تک معطر کرتی رہے گی.....

○ ”بارگاہِ رسالت ﷺ میں“ اور ”میرا پیہر ﷺ عظیم تر ہے“ مجموعی طور پر فاضل مولف کی عقیدت کا وہ نذرانہ ہے جو انہوں نے ختمی مرتبت کے حضور پیش کیا ہے اور ادب گاہ ﷺ محبت سے ان کے حسن ارادت نے پذیرائی کا شرف پایا ہے.....

○ ”شہیدان ناموس رسالت ﷺ“ ان کے خلوص و عشق کی وہ دلآویز تصویر ہے جس میں کہیں ٹھیس نہ لگ جائے آگینوں کو..... کے کئی کہکشاں رنگ ہیں۔ ملت اسلامیہ کی حیات عشق رسول ﷺ کے دم سے ہے..... وہ عشق جو حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے کہلوائے:-

”خدا کی قسم میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری رہائی کے بدلے حضور ﷺ کے پائے مبارک میں ایک کاٹنا بھی چھ جائے“

وہ عشق جس کے طفیل قدسی صفت انسانوں نے بدر و حنین کے معرکے سرکے اور قیصر و کسری کے ایوان الٹ دیئے..... وہ عشق جو عطا اللہ شاہ بخاریؒ ایسے خطیب کی شعلہ نوائی سے خرمن لگر میں آگ لگا دے..... وہ عشق..... جو غازی علم الدین شہید علیہ الرحمہ کے گلاب ایسے شباب کو دار و رسن کی زینت بنا دے.....

○ غازی مرید حسین ○ غازی عبدالقیوم ○ غازی عبداللہ

○ غازی منظور حسین ○ غازی محمد صدیق ○ غازی عبدالمنان

○ غازی میاں محمد شہید ○ غازی احمد دین ○ غازی معراج دین

○ غازی فاروق علیہ الرحمہما

شیخ رسالت ﷺ کے وہ پروانے ہیں جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ پہ اپنی نقد جاں داری..... ناموس رسالت مآب ﷺ کے باب میں تاریخ رقم کرنے والی یہی وہ لائق صد مکریم ہستیاں ہیں جو قوم کی رہبری اور اس کی تعمیر حیات کرتی ہیں..... ان کا کردار مہر و مہ کو شرماتا اور ستاروں کو جگمگاتا ہے..... جب یہ انسانی قافلوں کے دوش بدوش رواں دواں ہوں تو یوں لگتا ہے کہ جسے اس دنیائے آب و گل میں چاند تارے سرگرم سفر ہوں..... ایسے لوگ یاد رکھے جاتے ہیں شام ابد تک ان کی یادلوں میں بسائی جاتی ہے زندگی کے آخری سانسوں تک۔

ہستی مسلم کا ساماں ہے فقط عشق رسول ﷺ

ہاں یہی ہے ہستی مسلم کا ساماں آج بھی

حفظ ناموس رسالت ﷺ کے لیے اہل حرم

جاں لٹا سکتے ہیں اپنی آج بھی ہاں آج بھی

میرے فاضل دوست کا طرز نگارش ایک اچھوتا انداز لیے ہوئے ہے۔ وہ دنیائے ادب سے محبت کے بکھرے ہوئے موتیوں اور عقیدت میں بے پھولوں کو جن کر ایک خوبصورت مالا اور دل آویز گلہستے کی شکل میں اپنے محبوب ﷺ کی نذر کرتے ہیں اور وہیں سے ہی اس کی داد پاتے ہیں۔

کچھ پھول جن کے زینت دامان بنا لئے

وہ پھول جن سے لعل بدخشاں ہے شرمسار

انتخاب کا یہ عمل ایک وادی پر خار کی صحرا نوری ہے جس میں ایک پھول کے حصول کے لیے کئی کانٹوں کو اپنے لہو سے گل رنگ کرنا پڑتا ہے..... انتخاب کرنے والا جب تک تخلیق کے جاں گسل عمل سے نہیں گزرتا، گو ہر مقصود نہیں پاسکتا..... تالیف کی دنیا میں ادب پاروں کے انتخاب کا فن، تصنیف کے خارزاروں کے جاں کاہ سفر سے کچھ کم نہیں..... ندرت فکر سے کاغذ کے کینوس پر منفرد ادب پاروں کا حسن ابھارتا ہی وہ فن ہے جس سے فکر کا انتخاب، نظر کا جمال بنتا ہے پذیرائی کا حسن، تحسین کے سانچے میں ڈھلتا ہے ہر نگاہ اٹھتی ہے اور کہتی چلی جاتی ہے۔

ہر اک پھول بجائے خود ایک گلشن تھا

میں کس کو ترک کروں کس کا انتخاب کروں

یہ میری زندگی کی معراج ہے کہ میں ایک محبت آشنا شخص قابل قدر محمد متین خالد صاحب کی نظر عنایت سے حضور ختمی مرتبت ﷺ کے نام نامی سے معنون ان کے حسن انتخاب ”معرفت اسم محمد ﷺ“ میں جگہ پانے کے لیے ”حرف ارادت“ لکھنے کی ابدی سعادت حاصل کر رہا ہوں..... مجھ اپنی قاصر الکلامی اور

اندازِ بیباکی کی تارسانی کا اعتراف کی حد تک احساس ہے اسی سبب اپنے فاضل دوست کے محبت آمیز اصرار کے باوجود اس مرتع حسن و خوبی پہ مجھے قلم اٹھانے میں بہت تامل رہا۔ پھر بھی اسے میں اپنے عرقِ انفعال کے قطرول کا ہی انخار سمجھتا ہوں جسے موتی سمجھ کے شانِ کریبی نے جن لیا..... کتنا حیات آفریں ہے یہ لمحہ۔

وہ ایک لمحہ ہے صدیوں کی زندگی پر محیط

وہ ایک لمحہ جو اُن کے حضور گزرا ہے

اسی ایک ہی لمحے میں تو میں بھرپور انداز میں جیا ہوں..... کتنی دل آفرین ہے یہ گھڑی جو مجھے بلا تاخیر حضور ﷺ کے دامنِ غفورِ کرم میں کھینچ لائی ہے.....

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی جو اماں ملی تو کہاں ملی

میرے جرمِ خانہ خراب کو ترے عفو بندہ نواز میں

یہ حسنِ انتخاب قلم کار کے فکر کی پاکیزگی..... مقصد کی لگن..... جہد مسلسل اور حضور ﷺ کی ذاتِ گرامی سے بے پناہ محبت کا پر خلوص نذرانہ ہے۔ حضور ﷺ کی مدح و ثنا کے عظیم سرمائے کا حرفِ حرف سرور کو نین ﷺ سے الفت و ارادت کے ارفع و اعلیٰ جذبوں کا مظہر ہے۔ ان بے لوث جذبوں میں سے حسین جذبوں کا انتخاب جوئے شیر لانے سے کسی طور کم نہیں۔

یہ آرزو ہے کہ بزمِ رسولؐ میں ہوں مقبول

چنے ہیں ان کی چاہت نے جو چند مدحت کے پھول

قطرے سے گہر ہونے تک میرے فاضل دوست نے نجانے اپنی زیست کے کتنے لمحوں کا سوز اور کتنی شبوں کا گداز صبح کے پر نور اجالوں میں شامل کیا ہوگا..... اپنے شبستاں کے کتنے رحیموں کا ریاض اس میں سمویا ہوگا..... ہفت افلاک کے کتنے مہر و ماہ کی مانگ سے ستاروں کی افشاں چینی ہوگی..... گلشنِ مصطفیٰ ﷺ کے کتنے لالہ زاروں سے سروِ من کا انتخاب کیا ہوگا..... ریاضِ رسول ﷺ کے کتنے عطرِ بیز پھولوں سے رنگ و نکمت مانگے ہوں گے..... گلشنِ مصطفیٰ ﷺ کی کتنی بہاروں سے بانگین لیا ہوگا..... عشاقِ مصطفیٰ ﷺ کی گفتار سے کتنے گوہر تابدار اپنے دامن میں سیٹھے ہوں گے..... جب ان کے انتخاب کی کاہل نظر کا جمال بنتی ہیں تو بے ساختہ ان کا کمال فن اور جمالِ فکر کی داد دینے کو جی چاہتا ہے جس کے وہ بجاطور پر مستحق ہیں۔

اے دوست اس چمن سے ایسے گلوں کو جن

کہ ہر شخص داد دے ترے انتخاب کی

سوچ کو عمل کے سانچے میں ڈھلنے کے لیے برسوں کی ریاضت درکار ہوتی ہے..... ”معارف

اسم محمد ﷺ، بھی فاضل مؤلف کی عمر کے طویل لمحوں کی فکر کا نتیجہ ہوگی..... جہاں تک حضور ﷺ کی ذات اور ان کے اسم گرامی سے اس کتاب کی نسبت کا تعلق ہے۔

میری بیٹائی اور میرے ذہن سے محو ہوتا نہیں
 میں نے روئے محمد ﷺ کو سوچا بہت اور چاہا بہت
 میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبوئیں جاتی نہیں
 میں نے اسم محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

”معرفت اسم محمد ﷺ“ عقیدتوں کے عطر میں بھیکے ہوئے پھولوں کا گلدستہ

اس کا مسودہ نظر لواز ہوا، میری آنکھوں نے اس کے ہر ہر لفظ کو چوما، میرے دل کی دھڑکنوں نے اس کی ہر ہر سطر کو محبت کا خراج ادا کیا، میرے وجدان نے اس صحیفہ عشق کے ہر باب کو اپنی روح کے رعل میں رکھا..... تو ”سیارہ ڈائجسٹ کے رسول ﷺ نمبر“ نے ان الفاظ میں درد دل پہ تلاوت کی ”دستک“ دی:

”محمد ﷺ..... ایک حرف شوق ہے..... اس کو زباں سے ادا کیجئے تو لب پیوستہ پیوستہ ہوئے جاتے ہیں..... یوں لگتا ہے جیسے شیرینی کام و دہن میں رہتی جا رہی ہے..... اور یہ خشک خشک نام سانس کی ٹھنڈک بنا جا رہا ہے..... اس کا آہنگ قلب کی دھڑکن..... اور اس کا سرور آنکھوں کا نور بن کر جھلکتا ہے یہ نام رنگ مسلم میں خون بن کر دوڑتا ہے..... اس کی آرزو نگر و عمل کے لیے قوت محرکہ بن جاتی ہے..... محمد ﷺ ہماری زندگی میں..... اس سرچشمہ حیات سے دوری میں ہماری موت ہے۔“

اللہ اللہ نام حبیب خدا
 کتنا شیریں اور کس قدر جانفزا
 پھول سے گل گئے لب سے لب گل گئے
 جب زباں پر محمد ﷺ کا نام آ گیا

○ ممدوح کائنات ﷺ کی عقیدت لب فیبر (ایڈیٹر ”خالہ سماچار“) سے یوں پکارا ہستی ہے:
 ”حیرہ کروڑ افراد نہیں بلکہ چالیس کروڑ افراد محمد ﷺ سے پیار کرتے ہیں اس سے سمجھ لو کہ لفظ محمد ﷺ (فداہ امی و ابی) ضرور کوئی اثر رکھتا ہے جس سے

تیرہ چودہ صدیوں کے بعد بھی کروڑہا انسانوں کے قلوب پر اس لفظ کا قبضہ ہے۔

عطر آسودہ فضا اور فضاؤں میں درود

خوشبوئے اسم محمد ﷺ کی حدیں لامحدود

○ ”عکس محمد ﷺ قرآن کے آئینے میں“ کے ابتدائیہ میں خواب گاہ رسول ﷺ کے

سائے میں سید ابوالخیر کشفی کے سینے سے یہ نوابلند ہوئی جو صدیوں کے سینے میں محفوظ عشق کی جادواں آوازوں میں شامل ہوگئی:

”سعودی عرب میں مغرب کے وقت جب بیت اللہ اور مسجد نبوی ﷺ کے

موزن کے ہونٹوں پر اللہ کے ساتھ محمد ﷺ کا نام دعوتِ صلوة و فلاح میں آتا

ہے تو وقت کی رفتار کا اندازہ کیا جاتا ہے اور گھڑیاں اس آواز پر اس طرح متحد ہو

جاتی ہیں جس طرح کہ توحید و رسالت نے دنیائے اسلام کو متحد کر رکھا ہے۔“

یہ آواز صدیوں سے گونج رہی ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے اس کائنات میں۔

محمد ﷺ کا اب تک دھڑکتا ہے دل

یہ دل ہمیشہ دھڑکتا رہے گا

یہ نام چودہ سو سال کی مدت اور عہدِ حاضر کے درمیان ایک پہل کی حیثیت رکھتا

ہے..... یہ نام نامی..... یہ اسمِ گرامی ﷺ جو ایک زندہ حقیقت ہے اور

سارے کرۂ ارض میں بسنے والے اہل ایمان کے لیے زندگی کی علامت اور عمل

کی تحریک ہے..... یہ علامت اور تحریک بیت اللہ سے دنیا کے ہر گوشے تک پہنچ

ہوئی ہے..... یہ نامِ اکرم کی طرح گنگا سے ٹیکس تک ہر جگہ برسا ہے..... قرآن

نے ”سیر و فی الارض“ کی تعلیم دی ہے۔ اس سے ایک طرف تو ”عاقبۃ

المکملہین“ سامنے آ جاتی ہے اور دوسری طرف محمد ﷺ عربی کے انفاں

پاک اور زندگی بخش آثار سے حقائق روشن ہو جاتے ہیں صبح تاروں کی چھاؤں

میں صلوة و سلام کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اور وقت کا کوئی ایسا لمحہ نہیں گزرتا

جب نبی کریم ﷺ پر دنیا کے کسی گوشے میں صلوة و سلام کے ہدیئے نہ پیش

کئے جا رہے ہوں۔ حضور ﷺ کے روضہ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر

افریقہ، ایشیا اور امریکہ، یورپ اور آسٹریلیا کے ہر ملک اور خطے کے لوگ اپنی روح

کے ساز پر یہ نغمہ فرشتوں کی بموائی میں رسول کائنات ﷺ کی خدمت میں

پیش کرتے ہیں درود و سلام ہوں سید الکونین ﷺ پر۔

اے رسول ﷺ کائنات! آپ پر اللہ کی برکتیں ہوں
 اے محبوب ﷺ انس و جان!..... تو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے
 تو ہمارے دلوں کا چین اور اللہ کا آخری پیامبر ہے
 تجھ پر اللہ اور فرشتوں کے سلام میں ہم بھی شریک ہیں
 اے امام الانبیاء ﷺ!..... تیری عظمت کی قسم ہم اپنی زندگی کے نقشے کو بدلنے
 کی کوشش کریں گے۔“

کیا اسم گرامی یہ نبی ﷺ صل علیٰ ہے
 خوشبو نے ہر اک حرف کا منہ چوم لیا ہے
 ○ ”آبشارِ حکمت“ کا مصنف پوری دنیا کا نام فریم دینے کے بعد رقمطراز ہے:
 ”کیا آپ نے کبھی غور کیا کہ کرۂ ارض پر ایک سینڈ بھی ایسا نہیں گذرتا جس وقت
 لاکھوں موذن بیک وقت خدائے بزرگ و برتر کی وحدانیت اور حضرت محمد
 ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں! انشاء اللہ یہ سلسلہ تا قیامت جاری
 رہے گا۔“

نفس نفس پہ برکتیں قدم قدم پہ رحمتیں
 جہاں جہاں سے وہ شفیع عاصیاں گذر گیا
 جہاں نظر نہیں پڑی وہاں ہے رات آج تک
 وہیں وہیں سحر ہوئی جہاں جہاں گذر گیا
 ○ مسعود ملت پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ ڈی اپنے شہ پارے ”معارف
 اسم محمد ﷺ“ میں یوں گوبرفشاں ہوتے ہیں کہ:

”دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی شہر میں اذان نہ ہو رہی ہو
 ہر لمحہ موذن اللہ کے نام کے ساتھ ان ﷺ کا نام بلند کر رہا ہے وقت کا کوئی لمحہ
 ایسا نہیں جو اس نام سے خالی ہو“

درد پڑھ کے کہتے ہیں یہ غنچہ ہائے جن
 دعا میں روح اثر ہے حضور ﷺ آپ کا نام
 عباس خاں کے کالم ”دن میں چراغ“ کی جھلملاتی لومیں جگمگاتے ہوئے یہ الفاظ نہ صرف
 لوح دل پہ رقم کرنے کے قابل ہیں بلکہ مولائے کل ختم الرسل ﷺ کی ارض و سما پہ محیط ہمہ گیر رسالت کا

”نیل آرم سٹرائنگ چاند پر پہلا قدم رکھنے والا انسان مصر گیا۔ کسی مسلمان ملک میں جانے کا اس کے لیے یہ پہلا موقع تھا وہاں پہلی رات صبح سویرے وہ بستر پر اچانک اٹھ کر بیٹھ گیا پھر وہ کھڑا ہو گیا کچھ دیر کھڑا رہنے کے بعد پریشانی کے عالم میں وہ کمرے سے نکل آیا۔ کمرے سے باہر اس کی بے چینی اور بڑھ گئی اس بے چینی کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ لان میں آ گیا۔

جس جگہ وہ ڈھبھرا ہوا تھا یہ ایک ہوٹل تھا ڈیوٹی پر موجود ہوٹل کے سٹاف نے اپنے اس قدر معزز مہمان کو پریشان دیکھا تو اس کے ارد گرد پروانہ وار جمع ہو گیا ”جناب! آپ کیوں پریشان ہیں؟ ہم خدمت کے لیے حاضر ہیں“ ان میں سے ایک نے کہا ”میں کہاں ہوں؟“ اس نے الٹا ان سے سوال کر دیا۔ ”آپ اس وقت مصر کے دار الحکومت قاہرہ میں ہیں۔“ جواب آیا ”میں قاہرہ میں ہوں تو یہ آوازیں کہاں سے آرہی ہیں“ اس نے فوراً وہ سوال کیا جو اس کو پریشان کر رہا تھا..... ”جناب یہ قاہرہ کی مسجدوں سے آوازیں ہیں۔“ سٹاف نے کیمز زبان ہو کر کہا..... یہ جواب پا کر وہ اتھاہ خاموشی میں ڈوب گیا جب محسوس کیا کہ اس کی خاموشی یہ سٹاف پریشان ہے تو وہ خاموشی کی کیفیت سے باہر نکلا..... ”میں چاند پر تھا تو وہاں بھی میں نے ایسی آوازیں سنی تھیں یہاں انہیں دوبارہ سن کر میں بدحواس ہو گیا مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میں چاند پر ہوں یا زمین پر“ یہ کہہ سٹاف کی طرف شکرے کا ہاتھ ہلاتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف چل دیا مگر وہ اب پہلے سے بھی زیادہ مضطرب تھا۔“

پس عطر سخن یہ کہ حسن صوت و سماعت کا یہ ایمان افروز واقعہ پیغام رسالت کی آفاقیت کا نہ صرف ایک زندہ معجزہ ہے بلکہ عظمت مصطفیٰ ﷺ کی صدف کا اک انمول موتی بھی۔ بلاشبہ سیرے حضور ﷺ وقت کے بحر بیکراں کی آغوش میں خوابیدہ ان زمانوں کے بھی رسول ہیں جو ابھی وجود میں ہی نہیں آئے۔ اس پر اگر اقبالؒ کے عشق کی سرمستی بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یوں شبنم ریز ہو جائے تو بجائے۔

ہر کجا بنی جہان رنگ و بو
آنکہ از خاکش بروید آرزو

یا ز نور مصطفیٰ ﷺ اُو را بہا است
یا ہنوز اندر تلاش مصطفیٰ ﷺ است

قدسی مقال اقبال "سیدنا بلالؓ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنی نظم میں ان کا تقابل سکندر رومی سے کرتے ہیں جس کا شمار دنیا کے عظیم فاتحین میں ہوتا ہے آج سکندر رومی کو تاریخ کے اوراق میں تو دیکھا جاسکتا ہے مگر عام انسانوں کے دلوں سے اس کی یاد اٹھ گئی ہے آج اس کی سلطنت باقی ہے اور نہ قصر سلطنت۔

اقبال کس کے عشق کا یہ فیض عام ہے
روی فنا ہوا حبشیؓ کو دوام ہے

اس کے برعکس دوسری شخصیت ایک ادنیٰ سا حبشی زادہ دنیا کے سب سے بڑے انسان ﷺ کے فیض نظر سے ایک ایسی صدا بلند کرتا ہے جو صدیوں کا فاصلہ طے کرتی ہوئی محبوب کی چوکھٹ پہ سچے گل تازہ کی صورت ہمیں آج بھی ہر روز سنائی دیتی ہے اور کانوں میں امرت رس گھولتی چلی جاتی ہے۔ اذان اور اس کا پہلا موذن دونوں زندہ جاوید ہیں، صرف اس لیے کہ اس صدا کا مقصد تفریق محتاج و غنی اور تیز بندہ و آقا نہیں بلکہ "تیری سرکار میں پہنچے تو کبھی ایک ہوئے" کا اعتراف ہے اور عظمت کبریائی کا اقرار بھی۔ پس محمد ﷺ ہی وہ سحر آفریں نام ہے جس کی نوبت شاہانہ پوری کائنات میں دن میں پانچ مرتبہ مساجد کے فلک بوس میناروں سے بلند ہوتی ہے اور قیامت تک گونجتی رہے گی۔

کوئی کرن نہ پھوٹے کہیں روشنی نہ ہو
تیرا ﷺ جو نام اذان میں نہ ہو صبح ہی نہ ہو
تیرا ﷺ وجود پاک ہے معراج آدی
ورنہ ہجوم خلق تو ہو آدی نہ ہو
دنیاے آب و گل میں کبھی ہو نہ رنگ و بو
گر روضے کی جالیوں سے کرن پھوٹی نہ ہو

سوائے لکھنؤ پرشاد کی حضور ﷺ سے والہانہ عقیدت کی چاندنی ان کی معراج فکر "عرب کا چاند" کے پیش لفظ کی مینا میں گھل رہی ہے، وہ ان الفاظ میں سخن سرا ہیں:

"جب میں مسجد کے سامنے سے گذرتا ہوں تو میری رفتار خود بخود دست پڑ جاتی ہے جیسے کوئی میرا دامن پکڑ رہا ہو میرے قدم وہیں رک جانا چاہتے ہیں گویا میری روح کے لیے تسکین کا سامان موجود ہو مجھ پر ایک بے خودی سی طاری

ہونے لگتی ہے گویا مسجد کے اندر سے کوئی میری روح کو پیغام مستی دے رہا ہو جب موذن کی زباں سے اللہ اکبر کا نعرہ سنتا ہوں تو میرے دل کی دنیا میں ایک ہنگامہ بپا ہو جاتا ہے گویا کسی خاموش سمندر کو متلاطم کر دیا گیا ہو جب نمازیوں کو خداوند قدوس کے حضور سر بسجود دیکھتا ہوں تو میری آنکھوں میں ایک بیداری سی پیدا ہو جاتی ہے جیسا کہ میری روح کو ایک متوحش خواب سے جگا دیا گیا ہو۔

لیکن جب مسجد سے چند قدم آگے بڑھ جاتا ہوں تو پھر میری آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کی روزمرہ زندگی کا نقشہ آ جاتا ہے رنگ کس قدر پھیکا، خطوط کس قدر غیر متناسب، حدود کس قدر محدود اور ظرف کس قدر تنگ!

مگر مسلمانوں کے کردار میں کشش نہ ہونے کے باوجود اسلام اور پیغمبر ﷺ اسلام کی سیرت میں اب بھی اتنی ہی جاذبیت ہے جتنی کہ پہلے تھی۔“

اے کہ در مدحت نہ تنہا دوستان رطب اللسان

دشمنان ہم پیش ہائے تو سپہر انداختند

حاصل کلام کوئی محبت اپنے محبوب ﷺ کی توصیف کرے یا کوئی غلام اپنے آقا ﷺ کی

شان میں مدح سرا ہو تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن عظمت کردار اور رفعت اخلاق میں فضیلت اس گواہی کو ہے جو دشمن دیں سردار بشن سگھ بیکل دانائے بل ﷺ کے حضور ان الفاظ میں اپنی محبت کے موتی نچھاور کرتے ہیں۔

اے رسول ﷺ پاک اے پیغمبر ﷺ عالی وقار

چشم باطن میں نے دیکھی تجھ ﷺ میں شان کردگار

کیوں نہ ہم بھی اس جہاں کا پیشوا مانیں تجھے ﷺ

کیوں نہ راہ حق میں اپنا رہنما جانیں تجھے ﷺ

دیکھنے کو دے خدا آنکھیں تو پہچانیں تجھے ﷺ

حق کی ہے بیکل صدا شمس الضحیٰ مانیں تجھے ﷺ

گر مسلمانوں کا ایک پیغمبر ﷺ اعظم ہے تو ﷺ

اپنی آنکھوں میں بھی ایک اتار سے کب کم ہے تو ﷺ

ہر گلے رارنگ و بوئے دیگر است کے باوصف

گلستان ”معرفت اسم محمد ﷺ“ کے سب عنادل قدسی مقال ہیں اور ان کی جدت افکار پہ ساکنان عرش کی طرف سے تحسین کے پھولوں کی بارش..... بستان محمد ﷺ کا اگرچہ ہر پھول بہار آفریں ہے لیکن مفتی محمد زبیر تبسم اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد نے سانسوں کی تال پر محبت کا نغمہ گایا ہے..... پھول کلیوں سے مرصع نثر کے پیرائے میں محمد ﷺ کے نام کی خوبصورت شاعری کی ہے..... عشاق کے دل ہیں کہ ایک ہی نام کی صدرنگ نکتہ آفرینی پہ جموم جموم جاتے ہیں۔ لفظ ہیں کہ مداحوں کی زباں پہ سیپ کے موتیوں کی طرح جتے چلے جاتے ہیں..... سوچیں ہیں کہ طہارت کے پانی سے وضو کرتی نکھرتی چلی جاتی ہیں..... نظریں ہیں کہ محمد ﷺ کے نام مٹھاس سے انگلیں انگلیں ہوتی نظر آتی ہیں..... ایسے میں بے ساختہ ذہن کے کسی گوشے میں یہ تخیل سرسراتا ہے۔

جانے کب تک تجھے اللہ نے شاعر بن کر
شعر نازک کی طرح ذہن میں سوچا ہوگا
جب کہیں دہر کے ایوان مصور میں تجھے ﷺ
گنگناتے ہوئے گاتے ہوئے لکھا ہوگا

عین مدحت ہے محمد ﷺ کہنا..... نام ایسا کہ شاہو جیسے

محمد ﷺ یہ وہ نام نای ہے جس کی تاثیر سے مصائب اپنا وجود کھو بیٹھتے ہیں ان کے اسم گرامی سے منسوب ”معرفت اسم محمد ﷺ“ ”حسن معانی کا ایک دبستان“ ہے..... یہ محض حرفوں کا ارتباط نہیں بلکہ محبت کے پاکیزہ جذبوں کی داستان ہے..... محبوب ﷺ انس و جاں کے حضور مہر و وفا کے عطریں پھولوں کا ایک حسین گلدستہ ہے..... اس میں گلہائے رنگارنگ ہیں..... اس میں احساسات کی ایک دنیا آباد ہے..... جذبوں نے اپنی اپنی زباں میں کمال عقیدت کے پھول کھلائے ہیں..... ہر ثنا گرنے حضور ﷺ کے اسم گرامی کے نور کو اپنے دامن میں سمیٹا ہے..... ہر مدحت نگار نے حضور ﷺ کے نام کی بہار سے اپنے اپنے قلم کو مشکبو کیا ہے..... ان کے اسم گرامی کے حسن و جمال کو قرطاس و قلم کی زینت بنایا ہے..... ہر نام لیوانے بارگاہ محبوب ﷺ میں نذر کرنے کے لیے چاہت کے پھولوں کو ایک خوبصورت مالا میں پرویا ہے..... ان محبوب نظر لوگوں نے ارادت کا ایک ایسا چمن کھلایا ہے جس کی مہک عشاق کے دلوں کو تادم زیت محبت رسول ﷺ کی لطافتوں سے آشنا کرتی رہے گی۔

بہت سے نام لکھے ہیں بڑی محبت سے
 سر بیاض ہے سر تاج انبیاء ﷺ تیرا نام
 چل چال ایسی کہ عمر خوشی سے کئے تیری
 کر کام ایسے کہ یاد تجھے سب کیا کریں
 جس جا پہ تیرا ذکر ہو ہو ذکر خیر ہی
 اور نام لیں تو ادب سے تیرا لیا کریں

مسکین مجازی کے الفاظ میں ”فکار اپنی تخلیق و تدوین کے حوالے سے ہر دور میں زندہ رہتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ مرنے کے بعد بھی لوگ آپ کو یاد رکھیں تو کچھ ایسی باتیں لکھ جائیں جو پڑھے جانے کے قابل ہوں یا کوئی ایسا کام کر جائیں جو لکھے جانے کے قابل ہو۔“

اور اگر یہ کام حضور ﷺ کی ذات و نسبت کے حوالے سے ہو تو اس کی عظمت کا کیا ٹھکانہ۔

فرشتوں میں یہ چمچا ہے کہ حال سرور عالم
 دیر چرخ لکھتا کہ خود روح الامیں لکھتے
 صدا یہ بارگاہ عالم فردوس سے آئی
 کہ ہے یہ اور ہی کچھ لکھتے تو ہمیں لکھتے

اتنے میں ایک سیرت نگار کا ستارہ چمکا اور وہ یوں لب کشا ہوا۔

عجم کی مدح کی عباسیوں کی داستان لکھی
 مجھے چندے مقیم آستان غیر ہونا تھا
 مگر اب لکھ رہا ہوں سیرت پیغمبر عالم
 خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا

(علامہ شبلی نعمانیؒ)

بلاشبہ کسی بھی صاحب ایمان کے لیے اس سے بڑا اعزاز اور کوئی نہیں کہ اسے غلامان
 مصطفیٰ ﷺ اور ثنائی خوان محمد ﷺ میں شامل کر لیا جائے..... خوش بخت ہیں وہ لوگ جن کے دلوں کے
 آنگن میں عشق رسول ﷺ کے پھول کھلے ہیں اور ان کی خوشبو ان کے رگ و پے میں بس گئی ہے۔ وہ
 بڑے لوگ ہیں اور ان سے بڑی دولت پوری کائنات میں نہیں۔

سرکار ﷺ دو عالم کی محبت ہے جو دل میں
 اس زینے سے ہر دل میں اتر جائیں گے ہم لوگ

میرے فاضل دوست اپنی نگارشات کے حوالے سے انہی بیدار بخت لوگوں میں سے ہیں۔ یہ اسی سلسلۃ الذہب کی ایک کڑی ہیں یہ اسی سیپ کے اک موتی ہیں سچ پوچھے تو ہجر رسول ﷺ میں عمر بھر روتی ہوئی محروم وصال آنکھوں، چشم عقیدت سے بہتے ہوئے آنسوؤں، تڑپتے ہوئے دلوں میں مچلتے ہوئے جذبوں کی قسم، عقیدت ان ہاتھوں کو چومنا چاہتی ہے جو محبوب انس و جاں ﷺ کی مدحت کے ہار پروتے ہیں..... محبت اس پیشانی پہ بوسہ دینا چاہتی ہے، عشق مصطفیٰ ﷺ جس کی سوچ کا محور ہو..... نگاہ اس رخ روشن کا طواف چاہتی ہے، حفظ ناموس رسول ﷺ جس کی بہاروں کا بانکپن ہے..... روح ان لیوں کے نثار ہوا چاہتی ہے، جن کی مٹک بوجھریوں پہ سرور کونین کی شاہ کے پھول کھلتے ہیں میری تمناؤں آرزو ہے کہ یہ صاحب سرور عشق رسول ﷺ کی بزم ہمیشہ سجاتے رہیں۔ توصیف مصطفیٰ ﷺ کے نام پر لعل و گہر کی تلاش ان کی منزل مراد ہے۔ ان کی تحریروں سے سہم پاتی ہوئی خوشبوؤں کا قافلہ بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں ہمیشہ باریاب ہوتا رہے۔ حضور ﷺ کا اسم گرامی قلم کی پیشانی سے سینہ قرطاس پہ نخل کرنے کی لگن پہ اپنے اس دوست کے لیے میرے دل سے بے اختیار یہ دُعا نکلتی ہے۔

قدم قدم پہ ملے اک نئی خوشی تم کو
اندھیری راہ میں مل جائے روشنی تم کو
مری دعا ہے خدا سے کہ کاش لگ جائے
مری حیات کے لمحوں کی زندگی تم کو

دُعاؤں کا طالب

ملک منیر احمد

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کلروالی

مظفر گڑھ



اوصاف محمد ﷺ

محمد متین خالد

- — محمد ﷺ سید ابرار احمد مختار مدنی تاجدار ہیں۔
- — محمد ﷺ حبیب غفار محبوب ستار خاصہ کردگار ہیں۔
- — محمد ﷺ شافع یوم قرار صدر انجمن لیل و نہار آفتابِ نوبہار ہیں۔
- — محمد ﷺ سرور عالم، مونس آدم، قبلہ عالم ہیں۔
- — محمد ﷺ کعبہ اعظم، جانِ مجسم، نور مجسم ہیں۔
- — محمد ﷺ نذر دو عالم، مرسل خاتم، خیر مجسم ہیں۔
- — محمد ﷺ صبر، قوم، صدر، کرم، نور، مقدم ہیں۔
- — محمد ﷺ آیہ حکم، نیر اعظم، مرکز عالم ہیں۔
- — محمد ﷺ وارث، زرم، اجود، واکم ہیں۔
- — محمد ﷺ مخزن، کائنات، مبداء، کائنات ہیں۔
- — محمد ﷺ نشائے کائنات، مقصود، کائنات ہیں۔
- — محمد ﷺ سید کائنات، سرور کائنات، مقصد حیات ہیں۔
- — محمد ﷺ منبع فیوض، افضل الصلوات، اکمل التحیات ہیں۔

- — محمد ﷺ خلاصہ موجودات، صاحب آیات، صاحب معجزات ہیں۔
- — محمد ﷺ باعث تخلیق کائنات، جامع صفات، اصل کائنات ہیں۔
- — محمد ﷺ فخر موجودات، ارفع الدرجات، اکمل البرکات ہیں۔
- — محمد ﷺ واصل ذات، صاحب التاج، صاحب المعراج ہیں۔
- — محمد ﷺ صاحب المحشر، سید البشر ہیں۔
- — محمد ﷺ صاحب لوح و قلم، صاحب الرزق و العلم ہیں
- — محمد ﷺ سید عرب و عجم، صاحب جو دو کرم و جبہ باران کرم ہیں۔
- — محمد ﷺ شمس النہی، عشق نور خدا ہیں۔
- — محمد ﷺ بدر الدجی، آفتاب حدی، صدر العلیٰ ہیں۔
- — محمد ﷺ نور الہدیٰ، کہف الوریٰ، صاحب جو دو سخا ہیں۔
- — محمد ﷺ خیر الوریٰ، خوابہ دوسرا، بحر جو دو سخا ہیں۔
- — محمد ﷺ ابر لطف و عطاء، اعتماد شفاء، پیکر تسلیم و رضا ہیں۔
- — محمد ﷺ محرم اسرار، سید آقا، کعبہ اصفیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ قبلہ انبیاء، مجسم روح فزا، سرور انبیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ حسن صبر و رضا، ضیاء خوش ادا، شمع غا حرا ہیں۔
- — محمد ﷺ راس عدل و قضا، دست عطا، نیکان سخا ہیں۔
- — محمد ﷺ بے بہا، لقا، بے غرض، بے ریا، بے ہوا، با صفا ہیں۔
- — محمد ﷺ پارسا، مصطفیٰ، سرفراز رضا، تاجدارِ غناء ہیں۔
- — محمد ﷺ صاحب سدرۃ المنتہیٰ، صاحب رشد و ہدیٰ، مظہر رب نور العلیٰ ہیں۔
- — محمد ﷺ وجہ تخلیق ارض و سماء، جلوہ حق نما، سید الانبیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ نور راہ ہدیٰ، مطلع ول کشا، مقطع جاں فزا ہیں۔
- — محمد ﷺ جان صبح و مساء، سرور انبیاء، رہبر اولیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ روح ارض و سماء، شارع لا الہ، چشم امواج بقاء، خاتم الانبیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ رونق منبر نبوت، چشمہ علم و حکمت ہیں۔

- — محمد ﷺ نازشِ سدا مانت، غنچہ راز وحدت، جو ہر فرد عزت ہیں۔
- — محمد ﷺ ختمِ دور رسالت، محبوب رب العزت ہیں۔
- — محمد ﷺ مالکِ کوثر و جنت، سلطانِ دین و ملت ہیں۔
- — محمد ﷺ مخزنِ اسرارِ ربانی، مرکزِ انوارِ رحمانی ہیں۔
- — محمد ﷺ مصدرِ فیوضِ یردانی، قاسمِ برکاتِ صمدانی، دانشِ برہانی ہیں۔
- — محمد ﷺ صابرو شاگردِ مژمل و مزل و مرسل ہیں۔
- — محمد ﷺ انتہائے کمال، ملتہمائے جمال، منبعِ خوبی و کمال، بے نظیر و بے مثال ہیں۔
- — محمد ﷺ فخرِ جہاں، عرشِ مکان، شاہِ شہاں، نیرِ رخشاں ہیں۔
- — محمد ﷺ انجمِ تاباں، ماہِ فروزاں، صبحِ درخشاں ہیں۔
- — محمد ﷺ نورِ بداماں، جلوہٴ ساماں، جہہٴ تاباں ہیں۔
- — محمد ﷺ سر و خراماں، سنبلِ بیجاں، ماحیِ عصیاں ہیں۔
- — محمد ﷺ حارسِ گیہاں، نیرِ تاباں، مہرِ درخشاں ہیں۔
- — محمد ﷺ مونسِ دل شکستگاں، راحتِ قلوبِ عاشقاں ہیں۔
- — محمد ﷺ نورِ دیدہٴ مشتاقاں، صورتِ صبحِ درخشاں، پشتِ پناہِ مستعناں ہیں۔
- — محمد ﷺ موجبِ نازِ عارفاں، باعثِ فخرِ صادقاں، پرچمِ بے کساں ہیں۔
- — محمد ﷺ حبِ غریباں، شاہِ جتاں، جانِ جاناں ہیں۔
- — محمد ﷺ قبلہٴ زاہداں، کعبہٴ قدسیاں ہیں۔
- — محمد ﷺ اہمِ نوح، رہبرِ خضر، رہبرِ موسیٰ، ہادیِ عیسیٰ ہیں۔
- — محمد ﷺ شانِ کریمی، خلقِ طہلیلی، نطقِ کلیسی ہیں۔
- — محمد ﷺ زہدِ مسیحا، عفتِ مریم ہیں۔
- — محمد ﷺ دولتِ سرمد، حسنِ مجرد ہیں۔
- — محمد ﷺ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر، نورِ مقطر ہیں۔
- — محمد ﷺ فیضِ موبد، فوزِ مخلد ہیں۔
- — محمد ﷺ بدرِ منور، حامیِ مضطر، روحِ مصور ہیں۔

- — محمد ﷺ مرسل داور زلف معتمر ہیں۔
- — محمد ﷺ اشرف واکمل، احسن و اجمل، احمد مرسل، مظہر اول ہیں۔
- — محمد ﷺ جسم مزکی، قلب مجلی ہیں۔
- — محمد ﷺ مہر نبوت، مہر رسالت، مہر جلالت، عین عدالت ہیں۔
- — محمد ﷺ تسیم و جسیم، تسنیم و دوسیم ہیں۔
- — محمد ﷺ خضر دلالت، مہر صداقت ہیں۔
- — محمد ﷺ رؤف و رحیم، ظلیل و حکیم ہیں۔
- — محمد ﷺ حامل قرآن، باطن قرآن ہیں۔
- — محمد ﷺ مصدر رافت، مظہر رحمت، مخزن شفقت، عین عنایت ہیں۔
- — محمد ﷺ مظہر انوار حق، مصدر اسرار حق ہیں۔
- — محمد ﷺ بشری القوی، خیر الوری، محبت الوری ہیں۔
- — محمد ﷺ صادق البیان، آخر الزماں ہیں۔
- — محمد ﷺ جمیل الشیم، شفیع الامم، منبع جود و اکرم ہیں۔
- — محمد ﷺ شہر یار حرم، صاحب کرم، مہر کرم ہیں۔
- — محمد ﷺ گنج نعم، شاہ امم ہیں۔
- — محمد ﷺ خطیب النبیین، امام المؤمنین، سید الطیبین، امام العالمین ہیں۔
- — محمد ﷺ اول المسلمین، محبوب رب العالمین، سید المرسلین ہیں۔
- — محمد ﷺ خاتم النبیین، شفیع المذنبین، نور مبین ہیں۔
- — محمد ﷺ طہ و یسین، انیس الغربین، رحمۃ للعالمین ہیں۔
- — محمد ﷺ مظہر اولیں، حجت آخریں، آبروئے زمیں ہیں۔
- — محمد ﷺ اکرم الاکرمین، راحت العاشقین، مراد المصائبین ہیں۔
- — محمد ﷺ شمس العارفین، سید العارفین، سراج السالکین ہیں۔
- — محمد ﷺ مصباح المقربین، محبت الفقراء، والغباء، والساکین ہیں۔
- — محمد ﷺ امام المؤمنین، وارث عظام اولین و آخرین ہیں۔

- — محمد ﷺ مورث کمالات آخرین صادق و امین ہیں۔
- — محمد ﷺ مفسر قرآن میں روشن جمیں سلطان دیں ہیں۔
- — محمد ﷺ سید الثقلین نبی الحرمین امام القلمین ہیں۔
- — محمد ﷺ وسیلہ فی الدارین صاحب قاب قوسین ہیں۔
- — محمد ﷺ سید الکونین سرور کونین نور رب رحمان ہیں۔
- — محمد ﷺ محبوب رب المشرقین والمغربین اجد الحسن والحسین ہیں۔
- — محمد ﷺ محبوب رب دو جہاں قاسم علم و عرفاں ہیں۔
- — محمد ﷺ راحت قلوب عاشقان سرور کشوراں راحت عاصیاں ہیں۔
- — محمد ﷺ نوح کون و مکاں شفقت پیکراں چارہ گر چارہ گراں ہیں۔
- — محمد ﷺ رہبر انس و جان تاب جان ہادی گمراہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ شافع عاصیاں حامی بے کساں راحت قلب و جسم و جاں ہیں۔
- — محمد ﷺ شاہ دوراں ہادی جہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ قرار بے قراراں نمکسار دل نگاراں ہیں۔
- — محمد ﷺ انیس بے کساں چارہ گر آزر دگاں ہیں۔
- — محمد ﷺ سکون درومنداں راحت دل حسکاں پناہ بے پناہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ نگاہ بے نگاہاں دمساز غریباں شفیق غم نصیباں ہیں۔
- — محمد ﷺ مولس افسردگاں مددگار ضعیفاں ہیں۔
- — محمد ﷺ امید نامیداں نگہدار تہماں ہیں۔
- — محمد ﷺ نصیر عاجزاں مایہ بے مایگاں ہیں۔
- — محمد ﷺ معین بے قراراں خانہ بے خانماں ہیں۔
- — محمد ﷺ ندیم کور بختاں ہمد کم کوتاہ دستاں ہیں۔
- — محمد ﷺ رفیق درویشاں خیر خواہ دشمنان ہیں۔
- — محمد ﷺ شہنشاہ زمین و زماں ثروت بے ثروتاں قوت بے قوتاں ہیں۔
- — محمد ﷺ خلاصہ دو جہاں شہ عرش آستاں وجہ تخلیق کون و مکاں ہیں۔
- — محمد ﷺ نیر تاباں مہر درخشاں خواجہ گیہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ ماہ فروزاں نازش قدسیاں ہیں۔

- محمد ﷺ جانِ جہاں آیمانِ جہاں، فخرِ جہاں ہیں۔
- محمد ﷺ نورِ فاراں، محسنِ انساں، پناہِ گاہِ جہاں ہیں۔
- محمد ﷺ مونسِ دلِ شکستگان، راحتِ قلوبِ عاشقان، نورِ دیدہٴ مشتاقاں ہیں۔
- محمد ﷺ انیسِ دلِ نگاراں، رہبرِ رہبران، قرارِ قلبِ پریشاں ہیں۔
- محمد ﷺ سرورِ دوراں، عاشقِ یزداں، چشمہٴ عرفاں ہیں۔
- محمد ﷺ وارثِ ایماں، مرکزِ ایماں، مشعلِ ایماں ہیں۔
- محمد ﷺ حاصلِ ایماں، محورِ ایماں، شہریارِ مرسلاں ہیں۔
- محمد ﷺ شاہِ رسولاں، شہِ شاہاں، عرشِ مکاں ہیں۔
- محمد ﷺ خیرِ الانبیاء، خیرِ البریہ، خیرِ الناس ہیں۔
- محمد ﷺ بشیرِ ونذیر، سرِ سراجِ منیر، روحِ بزمِ سخن ہیں۔
- محمد ﷺ بہارِ گلشنِ جانِ جہاں، فخرِ زماں ہیں۔
- محمد ﷺ جانِ ایقاں، منبعِ ایماں ہیں۔
- محمد ﷺ طیبِ الفتوح، طیبِ الروح ہیں
- محمد ﷺ عطیہٴ عظیمہٴ زینتِ دو عالم ہیں۔
- محمد ﷺ سرِ ایشاں، رحمتِ ہادیٰ، برحقِ رفعِ العرب ہیں۔
- محمد ﷺ امامِ الناس، سیدِ الناس، صاحبِ محضر ہیں۔
- محمد ﷺ صاحبِ کوشِ طیب و طاہر، عظیم و عدیل ہیں۔
- محمد ﷺ قائدِ الخیر، الکریم و الطیب، جامعِ مکارمِ اخلاق ہیں۔
- محمد ﷺ شافعِ یومِ النور، حبیبِ وسیب، نجیب و قریب ہیں۔
- محمد ﷺ صاحبِ شمشیر و تکیں، شہنشاہِ کشورِ کشا، گدائے بے لوا ہیں۔
- محمد ﷺ نمونہٴ صدق و وفا، رہبر و رہنما ہیں۔
- محمد ﷺ نبیِ آخر الزماں، مرشدِ انس و جاں ہیں۔
- محمد ﷺ تاجدارِ حرمِ بحرِ سماعت ہیں۔
- محمد ﷺ گلِ کدہٴ فردوس، سلطانِ مدینہٴ معنیٰ، قرآنِ ہمیں ہیں۔
- محمد ﷺ امینِ الہی، رفیعِ المدارج، شہنشاہِ وحدت ہیں۔

- — محمد ﷺ طیب نہانی، مظہر شان کبریا، حامد و محمود ہیں۔
- — محمد ﷺ مرجع خاص و عام، مظہر کبریا، حبیب خدا ہیں۔
- — محمد ﷺ شاہِ رحمت، شوکت دیں ہیں۔
- — محمد ﷺ تاجدار ملک ہدایت، آفتابِ چرخ ہدایت ہیں۔
- — محمد ﷺ مطلع نبوت، مقطع نظم رسالت ہیں۔
- — محمد ﷺ اورنگ نشین اصالت، زیب فرقی سیادت، مخزنِ امامت و امارت ہیں۔
- — محمد ﷺ وجہ و جہہ خلق، راز آشنائے مشیت ہیں۔
- — محمد ﷺ پیغمبر دین فطرت، شہکار کمالِ قدرت ہیں۔
- — محمد ﷺ خواجہ کون و مکان، باعثِ جنس و چناں ہیں۔
- — محمد ﷺ روح روانِ دو جہاں، مقصود و وجودِ قدسیاں، اصل اصولِ گہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ خردِ عرشِ نشاں، مالکِ خلدِ جناں، ضامنِ روضہٴ رضواں ہیں۔
- — محمد ﷺ حافظِ گلشنِ ایمان، حاصلِ کشتِ ارمان، راحتِ قلبِ پریشان ہیں۔
- — محمد ﷺ چارہ گرِ کلفتِ جاں، نائبِ حضرتِ رحمان، رحمتِ عالم و عالمیاں ہیں۔
- — محمد ﷺ سرورِ وسعتِ کائنات، نازشِ جملہ موجودات، مصدرِ حسنِ کمالات ہیں۔
- — محمد ﷺ شافعِ عرفہ، محشرِ نافعِ اسود و احمر، رافعِ ارذل و اصغر ہیں۔
- — محمد ﷺ قاسمِ سمیل و کوثر، متصرفِ خشک و تر، باہنِ رب اکبر ہیں۔
- — محمد ﷺ حضورِ پر نور، شافعِ یومِ المشرق ہیں۔
- — محمد ﷺ سرالاسرا، سیدِ ابرار، مظہرِ غفار ہیں۔
- — محمد ﷺ وکیلِ لاکِ لہا، مہمانِ شبِ اسرئیل، مقیمِ قصرِ دنی ہیں۔
- — محمد ﷺ رازدارِ ربِ العلیٰ، حبیبِ ذاتِ کبریا، پیکرِ اصطفا و اتقیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ دافعِ لآفات و الشرور، عزمِ جوان، کوہِ گراں ہیں۔
- — محمد ﷺ محبوبِ رب، شاہِ عرب، امی لقب ہیں۔
- — محمد ﷺ عالی نسب، نقشِ خرد، نازِ احد ہیں۔
- — محمد ﷺ شانِ حمز، از ازل تا ابد، شیریں زباں ہیں۔
- — محمد ﷺ شیوہٴ زباں، گوہرِ فشاں، بحرِ رواں ہیں۔

- محمد ﷺ آن فقرشان تمدن شہر یار مجمل ہیں۔
- محمد ﷺ طرحدای عرب نگار شریعت بہار قریش ہیں۔
- محمد ﷺ شاہد رب و دود و حامل وحی و کتاب مظهر آئین حق ہیں۔
- محمد ﷺ مخزن دین میں روح سراپا طہور شارح بعث و نشور ہیں۔
- محمد ﷺ کاشف غیب و شہود و وارث تاج و سریر عبد خدائے جلیل ہیں۔
- محمد ﷺ ہم سفر جبرائیل، فخر ذبح و خلیل رشک مسیح و کلیم ہیں۔
- محمد ﷺ زینت بیت الحرام رونق اقصائے شام ہیں۔
- محمد ﷺ زینت محفل شافع عاصیاں سراج ضولکن صاحب محراب قدس ہیں۔
- محمد ﷺ دولت توحید ساقی کوثر پیکر نوری ہیں۔
- محمد ﷺ آیہ رحمت شہنشاہ زمیں چہرہ ام الکتاب ہیں۔
- محمد ﷺ خلق عظیم اللطف عمیم سرخیل بنی آدم ہیں۔
- محمد ﷺ سلطان معظم سرور بنی آدم روح روان عالم ہیں۔
- محمد ﷺ انسان عین وجود و دلیل کعبہ مقصود ہیں۔
- محمد ﷺ کاشف سرکنون خازن علم مخزون ہیں۔
- محمد ﷺ اقامت حدود و احکام تعدیل ارکان اسلام ہیں۔
- محمد ﷺ امام جماعت انبیاء مقتدائے زمرة اقیام ہیں۔
- محمد ﷺ قاضی سند حکومت مفہمی دین و ملت ہیں۔
- محمد ﷺ قبلہ اصحاب صدق و صفا کعبہ ارباب علم و حیا ہیں۔
- محمد ﷺ وارث علوم اولین مورث کمالات آخرین ہیں۔
- محمد ﷺ منشاء فضائل و کمالات مدلول حروف مقطعات ہیں۔
- محمد ﷺ منزل نصوص قطعیہ صاحب آیت بینہ ہیں۔
- محمد ﷺ حجت حق الیقین تفسیر قرآن امین ہیں۔
- محمد ﷺ سند انبیاء و مرسلین تصحیح علوم حقیقہ من ہیں۔
- محمد ﷺ عزیز مصر احسان فخر یوسف کنعان ہیں۔
- محمد ﷺ منظر حالات مضمرہ مخبر اخبار ماضیہ ہیں۔
- محمد ﷺ عالم احوال کا سنہ واقف امور مستقبلہ ہیں۔

- — محمد ﷺ حافظ حدود و شریعت، ماحی کفر و بدعت ہیں۔
- — محمد ﷺ قائد فوج اسلام، دافع جیوش اُصنام ہیں۔
- — محمد ﷺ خاتم تکلیں، پیغمبری، تکلیں خاتم سرور ہیں۔
- — محمد ﷺ سلیمان ایوان جلال، یوسف کنعان، جمال ہیں۔
- — محمد ﷺ منادی طریق رشاد، سراج اقطار و بلاد ہیں۔
- — محمد ﷺ اکرم اسلاف، اشرف اشراف ہیں۔
- — محمد ﷺ طراز مملکت، لسانِ حجت ہیں۔
- — محمد ﷺ نورس گلشنِ خوبی، چمن آرائے باغِ محبوبی ہیں۔
- — محمد ﷺ گل گلستانِ خوش خوی، طراوت جو بہار دل جوئی، لالہ چمنستانِ خوب روئی ہیں۔
- — محمد ﷺ آرائش نگارستانِ چمن، رونق ریاضِ گلشن ہیں۔
- — محمد ﷺ طرہ ناصیہ، سہلستان، قرہ دیدہ نرگستان ہیں۔
- — محمد ﷺ گلدرہ بہارستانِ جنان، رنگ افزائے چہرہ ارغواں ہیں۔
- — محمد ﷺ تراوشِ شبنمِ رحمت، توتیائے چشمِ بصیرت ہیں۔
- — محمد ﷺ نسرین حدیقہ، فردوسِ بریں، روحِ راحۃ ریاحین ہیں۔
- — محمد ﷺ چمن خیابانِ زیبائی، بہار افزائے گلستانِ رعنائی ہیں۔
- — محمد ﷺ نخلِ بند بہار، نو آئین رنگ آمیز لالہ زارِ رنگین ہیں۔
- — محمد ﷺ رونق بزمِ رنگین، ادائیگی رنگ روئے مجلسِ آرائی ہیں۔
- — محمد ﷺ گلگونہ بخش چہرہ گلزار، نسیم اقبال، بہار از ہار، کھتِ عزیزانِ گلزار ہیں۔
- — محمد ﷺ بیخ فروغِ گلستان، ناسوتِ فارس میدانِ جبروت، شہسوارِ مضمار لاہوت ہیں۔
- — محمد ﷺ شاہباز آشیانِ قربت، طاؤسِ مرغزارِ جنت ہیں۔
- — محمد ﷺ شگوفہ شجرہِ محبوبیت، ثمرہ سدرہِ مقبولیت ہیں۔
- — محمد ﷺ نوبادہ گلزارِ ابراہیم، نورس بہارِ جنتِ نعیم ہیں۔
- — محمد ﷺ زینت کارگاہِ گوناگون، اعجوبہ صنعت کدہ بوقلموں ہیں۔
- — محمد ﷺ لعل آبدارِ بدخشان، رنگینی درتیم گوشِ منہ جینی ہیں۔

- — محمد ﷺ جگر گوشہ کانِ کرم و دھیکر در ماندگانِ اُمم ہیں۔
- — محمد ﷺ روحِ روانِ عقیق و مرجانِ یاقوتِ نسخہ امکان ہیں۔
- — محمد ﷺ خزانہ زواہرِ ازلہ، گنجینہ جواہرِ قدسیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ گوہرِ محیطِ احسان، امیرِ گہرِ یارِ نیساں ہیں۔
- — محمد ﷺ گہرِ دریائے مروت و حیا، لؤلؤِ بحرِ سخاوت و عطا ہیں۔
- — محمد ﷺ مشکبارِ صحرائے سخن، گلِ یزدامنِ گلشن ہیں۔
- — محمد ﷺ عالیہ سائے مشامِ جاں، عطرِ آمیزِ دماغِ قدسیاں ہیں۔
- — محمد ﷺ منشاءِ اصنافِ زواہرِ جوہرِ اعراضِ جوہر ہیں۔
- — محمد ﷺ مخزنِ اجناسِ عالیہ معدنِ خصائصِ کاملہ ہیں۔
- — محمد ﷺ مقومِ نوعِ انسانِ ریحِ فصلِ دوراں ہیں۔
- — محمد ﷺ مربیِ نفوسِ فاضلہ، اکملِ انواعِ سافلہ ہیں۔
- — محمد ﷺ اخترِ برجِ دلبری، خورشیدِ سماءِ سروری ہیں۔
- — محمد ﷺ آبروئے چشمہ خورشید، چہرہ افروزِ ہلالِ عید ہیں۔
- — محمد ﷺ بہارِ باغِ کامرانی، ہلالِ عیدِ شادمانی ہیں۔
- — محمد ﷺ صفائے سینہ، نیرِ اعظمِ نورِ دیدہ، ابراہیمؑ و آدمؑ ہیں۔
- — محمد ﷺ زیبِ نجمِ گلستاں، گلِ باغِ ماہتابِ آسماں ہیں۔
- — محمد ﷺ مشرقِ آفتابِ منیر، مشرقِ دائرہٴ تنویر ہیں۔
- — محمد ﷺ شمسِ چرخِ استواءِ چراغِ دودمانِ انجلاء ہیں۔
- — محمد ﷺ بجلیِ نگارِ خانہ کونین، سیارہٴ فضائے قابِ توسین ہیں۔
- — محمد ﷺ غرہٴ جمہ، اسرارِ زہرہٴ جبینِ انوار ہیں۔
- — محمد ﷺ عقدہٴ کشائے عقدِ ثریا، ضیائے دیدہٴ یدِ بیضاء ہیں۔
- — محمد ﷺ نورِ نگاہِ شہودِ مقبولِ رب و دود ہیں۔
- — محمد ﷺ بیاضِ روئے سحر، طرازِ فلکِ قمر ہیں۔
- — محمد ﷺ جلوۂ انوارِ ہدایت، لمعانِ شمسِ سعادت ہیں۔

- — محمد ﷺ نورِ مردک انسانیت بہائے چشم نورانیت ہیں۔
- — محمد ﷺ شمعِ شبستانِ ماہِ منور، قندیلِ فلکِ مہرِ انور ہیں۔
- — محمد ﷺ مطلعِ انوارِ ناہید، تجلیِ برقِ دُورِ شید ہیں۔
- — محمد ﷺ آئینہٴ جمالِ خوبروئی، برقیِ سماجِ دلجوئی ہیں۔
- — محمد ﷺ مشعلِ خورتابِ لامکاں، تریحِ ماہتابِ درخشاں ہیں۔
- — محمد ﷺ سہیلِ فلکِ ثوابت، اعتدالِ امزجہٴ بساطِ نکاح ہیں۔
- — محمد ﷺ مرکزِ دائرہٴ زمین و آسمان، محیطِ کرہٴ فعلیت و امکان ہیں۔
- — محمد ﷺ مرآعِ نشینِ مسندِ یکتائی، زاویہٴ گزینِ گوشہٴ تنہائی ہیں۔
- — محمد ﷺ مسندِ آرائے ریحِ مسکون، رونقِ مثلثاتِ گردوں ہیں۔
- — محمد ﷺ معدنِ نہارِ سخاوت، منطقہٴ بروجِ سعادت ہیں۔
- — محمد ﷺ اوجِ محرابِ افلاک، رونقِ حُضیضِ خاک ہیں۔
- — محمد ﷺ اسدِ میدانِ شجاعت، اعتدالِ میزانِ عدالت ہیں۔
- — محمد ﷺ سطحِ خطوطِ استقامت، حاویِ سطوحِ کرامت ہیں۔
- — محمد ﷺ نباضِ محمودانِ شقاوت، طبیبِ بیمارِ انضالات ہیں۔
- — محمد ﷺ علاجِ طبائعِ مختلفہ، دافعِ امراضِ متضادہ ہیں۔
- — محمد ﷺ جوارشِ مرلیضانِ محبت، معجونِ ضعیفانِ امت ہیں۔
- — محمد ﷺ آرامِ جاں ہائے مشتاقانِ قوت، دلہائے ناتواں ہیں۔
- — محمد ﷺ تفریحِ قلوبِ پرِ مردہٴ دوائے دلہائے افسردہ ہیں۔
- — محمد ﷺ مقدمہٴ قیاسِ معرفتِ مہمہد، قواعدِ محبت ہیں۔
- — محمد ﷺ مبداٴ ضوابطِ فروع و اصول، عقلِ اوّلِ سلسلہٴ عقول ہیں۔
- — محمد ﷺ نتیجہٴ استقرائے مبادیٰ عالیہٴ خلاصہٴ مدارکِ ظاہرہٴ باطنہٴ ہیں۔
- — محمد ﷺ رابطہٴ علت و معلول، واسطہٴ جاعل و مجعول ہیں۔
- — محمد ﷺ محیطِ اسرارِ مجردات، مدارکِ نتائجِ محسوسات ہیں۔
- — محمد ﷺ جامعِ لطائفِ ذہنیہ، مجمعِ انوارِ خارجیہ ہیں۔

- — محمد ﷺ حقیقت حقائق کلیہ واقف اسرار جزئیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ مثبت براہین قاطعہ مہمل مخزفات ملامتہ ہیں۔
- — محمد ﷺ اوسط طرفین امکان و وجوب واسطہ ربط طالب و مطلوب ہیں۔
- — محمد ﷺ معلم دبستان تفریڈ مدرس مدرسہ تجرید ہیں۔
- — محمد ﷺ دانائے رموز حقیقت، سالک سالک طریقت ہیں۔
- — محمد ﷺ اثبات وحدت مطلقہ برہان احدیت مجرذہ ہیں۔
- — محمد ﷺ خزینہ اسرار الہیہ، گنجینہ انوار قدسیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ تزکیہ نفوس فاضلہ، تصفیہ قلوب کاملہ ہیں۔
- — محمد ﷺ سر دفتر دیوان ازل، خاتم صحف ملل ہیں۔
- — محمد ﷺ غم مزور حسان، ترفیہ المل سعادات ہیں۔
- — محمد ﷺ کفایت حوائج خلقت، جمع محاسن ثنوت ہیں۔
- — محمد ﷺ ہادی سبیل، رشاد استیجاب قواعد سداد ہیں۔
- — محمد ﷺ شیرازہ مجموعہ فصاحت، بہجت حدائق بلاغت ہیں۔
- — محمد ﷺ نسوہ کیسائے سعادت، سراج و ہاج ہدایت ہیں۔
- — محمد ﷺ تکمیل دلائل نبوت، محیفہ احوال آخرت لب اصول ادب ہیں۔
- — محمد ﷺ بیاض زواہر، جواہر تمہید نوادر بصائر ہیں۔
- — محمد ﷺ مقدائے صغیر و کبیر، مقابح قدیر ہیں۔
- — محمد ﷺ مفید مستفیدان اسرار، میزبان نزل ابرار ہیں۔
- — محمد ﷺ کلزم درو قلائد، ذریعہ جواہر عقائد ہیں۔
- — محمد ﷺ تیسیر اصول تاسیس روضہ گلستان تقدیس ہیں۔
- — محمد ﷺ احیائے علوم و کمالات، مطلع اشعة اللمعات ہیں۔
- — محمد ﷺ مقدمہ طبقات نبی آدم، رہنمائے دین حکم و مسلم ہیں۔
- — محمد ﷺ تشریح حجت بالذکر، تفریح واقعات ماضیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ تحریر معارف اصفیاء، تقریر قصص انبیاء ہیں۔

- — محمد ﷺ دلیل مناسک ملت، منشی ارباب بصیرت ہیں۔
- — محمد ﷺ وسیلہ امداد قح، سبب نزہت ارواح ہیں۔
- — محمد ﷺ خازن کزودقائق، دژ مختار بحر اقیق ہیں۔
- — محمد ﷺ ذخیرہ جواہر تفسیر، مشکوٰۃ مفاہیح تیسیر ہیں۔
- — محمد ﷺ جامع اصول غرائب معالم، مصدر صحاح بخاری و مسلم ہیں۔
- — محمد ﷺ منظور مدارک عالیہ، مختار عقول کاملہ ہیں۔
- — محمد ﷺ ملقط کتاب تکوین، نہایت مطالب موشین ہیں۔
- — محمد ﷺ انسان عیون ایمان، قرۃ عینین انسان ہیں۔
- — محمد ﷺ منبع شریعت و حکم، مجمع بحرین حدود و قدم ہیں۔
- — محمد ﷺ خلاصہ مآرب سالکین، انتہاء منہاج عارفین ہیں۔
- — محمد ﷺ شرف ائمہ دین، تنزیہ شریعت متین ہیں۔
- — محمد ﷺ زبور غرائب تدقیق، تلخیص عجائب تحقیق ہیں۔
- — محمد ﷺ ناقد نقد تنزیل، ناخ تورات و انجیل ہیں۔
- — محمد ﷺ حافظ مفتاح سعادت، کشف عطاء جہالت ہیں۔
- — محمد ﷺ واقف خزائن اسرار، کاشف بدائع افکار ہیں۔
- — محمد ﷺ عالم علوم حقائق، جذب قلوب خلائق ہیں۔
- — محمد ﷺ زیب مجالس ابرار، نور عیون اختیار ہیں۔
- — محمد ﷺ تہذیب لطائف علمیہ، تجرید مقاصد حسنہ ہیں۔
- — محمد ﷺ بیاض انوار مصابیح، توضیح ضیاء تکوین ہیں۔
- — محمد ﷺ حاوی علوم سابقین، قانون شفاء لاحقین ہیں۔
- — محمد ﷺ معدن عجائب و غرائب، مدار مکارم و مناقب ہیں۔
- — محمد ﷺ نقش نصوص حکمیہ، منتخب جواہر مضیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ عین علم و ایقان، حصین اقتان ہیں۔
- — محمد ﷺ تبیین تشابہات قرآنیہ، غایت بیان اشارات فرقانیہ ہیں۔

- — محمد ﷺ تنقیح دلائل کافیہ تصحیح براہین شافیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ زبدۃ اہل تلمیذ، مجاہد صغیر و کبیر ہیں۔
- — محمد ﷺ خواص، بحار عرفان، زبدۃ ارباب احسان ہیں۔
- — محمد ﷺ مرقات معارج حقیقت، سلم مدارج معرفت ہیں۔
- — محمد ﷺ موضح صراط مستقیم، نجات اقصیٰ ہیں۔
- — محمد ﷺ قوت قلوب ممکنات، معراج اصحاب کمالات، صفاء ینایع طہارات ہیں۔
- — محمد ﷺ وقایہ احکام الہیہ، افق مبین انوار شمیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ دستور قضاة و حکام، ایضاح تیسیر احکام ہیں۔
- — محمد ﷺ نور انوار مطالع، تنویر منار طوابع ہیں۔
- — محمد ﷺ کمال بدو و سافرة، طلعت بوارق تجلیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ مورد فتح باری، تابش نور سراجی ہیں۔
- — محمد ﷺ بحر جواہر درایت، طفرائے مہموں رسالت ہیں۔
- — محمد ﷺ عدیم اشاہ و نظائر، امین کنوز و ذخائر ہیں۔
- — محمد ﷺ ملحق مضمرات، عوارف، شرح مبسوط معارف ہیں۔
- — محمد ﷺ سراج شعب ایمان، برزخ و جوب و امکان ہیں۔
- — محمد ﷺ در تاج افاضل، ملحق بحر فضائل ہیں۔
- — محمد ﷺ ناطق فصل خطاب، میزان نصاب احتساب ہیں۔
- — محمد ﷺ منشاء فیض وافی، مبداء علم کافی ہیں۔
- — محمد ﷺ تمیض و ترکیب، موجب سر و مخزون ہیں۔
- — محمد ﷺ صراج برہان، قاطع نقایہ، دلیل ساطع ہیں۔
- — محمد ﷺ رافع لوہ ہدیٰ، حکمت بالغہ، خدا ہیں۔
- — محمد ﷺ ضوء مصباح عنایت، معطی زاد آخرت ہیں۔
- — محمد ﷺ عمدہ فتوحات، رحمانیہ، مخزن مواہب لدنیہ ہیں۔
- — محمد ﷺ نتیجہ دلائل خیرات، لعان مطالع المسرات ہیں۔

- — محمد ﷺ قاموس محیط اتقان بلاغ مبین فرقان ہیں۔
- — محمد ﷺ نہر خیابان توحید نورین خورشید ہیں۔
- — محمد ﷺ شمس بازغہ مشارق الوار رونق ریح بستان ابرار ہیں۔
- — محمد ﷺ شناور قلم ملاحظت آبیار جوئے لطافت ہیں۔
- — محمد ﷺ تراوش ابر سیرانی ابر بہار شادابی ہیں۔
- — محمد ﷺ سحاب ڈرافشان سخاوت نیسان گہر بار عنایت ہیں۔
- — محمد ﷺ کوثر عرصہ قیامت سلسبیل باغ جنت ہیں۔
- — محمد ﷺ آب حیات رحمت سائل نجات امت ہیں۔
- — محمد ﷺ روح چشمہ حیوان آشنائے دریائے عرفاں ہیں۔
- — محمد ﷺ تیم عبد اللہ جگر گوشہ آمنہ ہیں۔
- — محمد ﷺ شاہ حرم حکمران عرب ہیں۔
- — محمد ﷺ قائد انسانیت فرمانروائے عالم ہیں۔
- — محمد ﷺ شہنشاہ کونین رحمت دارین ہیں۔
- — محمد ﷺ سرور عالم خلق مجسم ہیں۔
- — محمد ﷺ بحر ہدایت کان سخاوت ہیں۔
- — محمد ﷺ گنج سعادت مہر رسالت ہیں۔
- — محمد ﷺ رہبر اعظم مرسل خاتم ہیں۔
- — محمد ﷺ آئینہ ضیائے دیں جلوہ دل نشیں ہیں۔
- — محمد ﷺ شہ جہاں رنگ شہ سخا و جوڈ رحمت یزداں ہیں۔
- — محمد ﷺ سر چشمہ ہدایت حقیقت قرآن شمع فروزاں ہیں۔
- — محمد ﷺ تاجدار رسولان شاہ عرب جلوہ حق رونق دو جہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ احسان مشیت روح دو عالم شاہ رسولان ہیں۔
- — محمد ﷺ حسن ازل شہکار قدرت آخرم سلین ہیں۔
- — محمد ﷺ مظہر صبح دین آفتاب ہدیٰ صاحب عز و جاہ ہیں۔

- — محمد ﷺ سلطان المشرق و سلطان المغرب ہیں۔
- — محمد ﷺ عبد الانوار صاحب الجمال و الکمال ہیں۔
- — محمد ﷺ صاحب العلیٰ نازش انسانیت تمہا بان آدمیت ہیں۔
- — محمد ﷺ پیکر جو دستا سر چشمہ مہر و ولأ مصدر صبر و رضا ہیں۔
- — محمد ﷺ قر اقلب و جاں رمز کن فکان نمکسار انس و جاں ہیں۔
- — محمد ﷺ مہر سکوت ہفت اختر اں غلغلہ کون و مکاں دوائے در و دوراں ہیں۔
- — محمد ﷺ مبشر رسولاں منتظر نبیاں ہیں۔
- — محمد ﷺ سرور کائنات ماہ عرب جو ہر آئینہ مہر عجم ہیں۔
- — محمد ﷺ شمع حقیقت راہ نور و جادہ اسرئی ہیں۔
- — محمد ﷺ سید الاولین اکرم الاخرین شفیع المذنبین اکرم الاولین ہیں۔
- — محمد ﷺ بدر الدجی شمس الضحیٰ امین جلوہ دوسرا ہیں۔
- — محمد ﷺ کلاہ بے کلاہاں جمال عالم امکان فانوس الیوان جہاں ہیں۔
- — محمد ﷺ ساقی کوثر بکف جناب خیر البشر جلال عظمت آدم ہیں۔
- — محمد ﷺ نیر بطحا انجم طہ زینت کعبہ ہیں۔
- — محمد ﷺ رونق منبر گوہر وحدت آیہ رحمت ہیں۔
- — محمد ﷺ کان فتوت بحر نبوت جان دو عالم ہیں۔
- — محمد ﷺ مقدم و حقدم آخر و اول والی و مولا ہیں۔
- — محمد ﷺ اعلیٰ و اولیٰ مجا و ماویٰ شافع و متشفع ہیں۔
- — محمد ﷺ شفیع و مستشفع طاہر و مطہر مطہر و اطہر ہیں۔
- — محمد ﷺ فاضل و مفصل مفصل و مفصل محسن و متجاوز ہیں۔
- — محمد ﷺ اسنی و اقمی صدوق و صادق صدوق و مصدرق ہیں۔
- — محمد ﷺ شافع و متشفع اقمی و اشمی خلاصہ موجود ہیں۔
- — محمد ﷺ ظفر و ظافر مظفر و اظفر احسن و اعلیٰ ہیں۔
- — محمد ﷺ حماد و حامد حمید و محمد مجید و محمد ہیں۔

- — محمد ﷺ طویل التجا ذریع العما و عمیر و نجد ہیں۔
- — محمد ﷺ منجد و نور مجید و ترجمان خداوند واحد احد و احد ہیں۔
- — محمد ﷺ وحید و مجید، موحد و حاکم، واحد و احد ہیں۔
- — محمد ﷺ مشہود و شاہد، موعود و واعد، موجود و واجد ہیں۔
- — محمد ﷺ سجاد و ساجد، زاہد و عاصد، مقصود و قاصد ہیں۔
- — محمد ﷺ محفوظ و حافظ، مضبوط و ضابط، مبعوث و باعث ہیں۔
- — محمد ﷺ والی و وارث، صاحب ذوائب و ضووح دلالت ہیں۔
- — محمد ﷺ کمال اشارت، نذیر ملامت، جاہ و جلالت ہیں۔
- — محمد ﷺ بشیر مرآم، بشر و طلاق، نقیب و نقاوت ہیں۔
- — محمد ﷺ بخت و سعادت، ظہور و زعامت، شہود و شہامت ہیں۔
- — محمد ﷺ رئیس زسل، سائد و قائد، فلاح و فاتح ہیں۔
- — محمد ﷺ ممنوح و مانح، مطلق الملاح، کثیر المظاہرہ ہیں۔
- — محمد ﷺ کریم المناسبات، رفیع الجوانب، صاحب مواہب ہیں۔
- — محمد ﷺ طیب مطیب، الین و اطیب، مختص و محبب ہیں۔
- — محمد ﷺ مطلوب و طالب، راغب و مرغب، عاقب و معقب ہیں۔
- — محمد ﷺ رہاب و راہب، تواب و تائب، آداب و آسب ہیں۔
- — محمد ﷺ حریر صفت، مناقب، نفور مثالب، سموح صفوح ہیں۔
- — محمد ﷺ صاحب تاج و معراج، میزان و سلطان، بھمان و بھجت ہیں۔
- — محمد ﷺ رحیب الذراع، عظیم اللواء، عتیق التجار ہیں۔
- — محمد ﷺ طویل الہمین، اغرا الجبین، راسخ و ناسخ ہیں۔
- — محمد ﷺ باذخ و شامخ، لاطح و لاعق، ناصح و واضح ہیں۔
- — محمد ﷺ واضح و راضع، ضارح و وارح، بارح و نافع ہیں۔
- — محمد ﷺ شافع و سائق، فائق و شارح، بارق و حاذق ہیں۔
- — محمد ﷺ رائق و فائق، ناسک و ناجز، مخبر و منذر ہیں۔

- محمد ﷺ قانت وقانت و شیق العریٰ امین القویٰ ہیں۔
- محمد ﷺ منار الہدیٰ، منبع الحیٰ، مزیل الردیٰ ہیں۔
- محمد ﷺ رسول الرضا، نبی الرجا، امام الوریٰ ہیں۔
- محمد ﷺ نور قمر، مرفوع و مشفوع ہیں۔
- محمد ﷺ مرد میدان فقر و فنا، سلطان صدق و صفا ہیں۔
- محمد ﷺ متین و مبین، حصن حصین، نگار حسین ہیں۔
- محمد ﷺ مشہود و مورد، موعود و ممدود، محفوظ و محشود ہیں۔
- محمد ﷺ ناشر و کاشر، زین المعاشر ہیں۔
- محمد ﷺ نبیہ و وجیہ، خالص و مخلص، مثبت و ثابت ہیں۔
- محمد ﷺ ممدوح و مداح، مقتضی و ملکی، ذخر و عافیٰ ہیں۔
- محمد ﷺ منجیب و منجیب، محترض و مجتہد، مبہل و مکمل ہیں۔
- محمد ﷺ مقبل و مطلع، اذوم و احشم، ارحم و حاتم ہیں۔
- محمد ﷺ قیم و قائم، ازکی و مزکی، وزکی ہیں۔
- محمد ﷺ امی الوریٰ، مہر جو و مامل، شہنشاہ پنہان و پیدا ہیں۔
- محمد ﷺ مقصود و معبود، ناموس توراہ موسیٰ، قاموس انجیل عیسیٰ ہیں۔
- محمد ﷺ خیر الوریٰ، خیر البرایا، بحر آخر ہیں۔
- محمد ﷺ غم زاہر، بدیع و رفیع، مسیح و سریع ہیں۔
- محمد ﷺ ملیح و مسیح، مسیح و مشیح، فصیح و فحیح ہیں۔
- محمد ﷺ ریح و فصیح، ضیف و شریف، لطیف و نظیف ہیں۔
- محمد ﷺ عقیف و منیف، ظریف و زلیف، بیان و امان ہیں۔
- محمد ﷺ حنان و مصمان، مصارع و مصارع، نبی الملاحم ہیں۔
- محمد ﷺ رسول السرایا، مجیر البرایا، حقیق العتایا ہیں۔
- محمد ﷺ عظیم المرزایا، کریم السجایا، جمیل الحمایا ہیں۔
- محمد ﷺ جزیل العطایا، حجة اللہ، جمیع البرایا ہیں۔

- محمد ﷺ خازن علم مخزون، مکنون و مکتوم، طبع علم و عرفان ہیں۔
- محمد ﷺ مجمع حسن و احسان، نبی الحجاب و حید الطراز ہیں۔
- محمد ﷺ راجح الحکم، قاسم العلم، حاکب الفہم ہیں۔
- محمد ﷺ نافذ العزم، قاصد و مقصد، سامع و مستمع ہیں۔
- محمد ﷺ مقبل و محتسب، صابر و مصطر، ناصر و منتصر ہیں۔
- محمد ﷺ محرم و محترم، منجائے غایتی، مونس و وحدتی ہیں۔
- محمد ﷺ غایۃ مقصدی، ارجی مرتقی ہیں۔
- محمد ﷺ متقی، مہدی، موصول و واصل ہیں۔
- محمد ﷺ فاروق و فاصل، حمال و حامل، قوال و قائل ہیں۔
- محمد ﷺ عادل و عاقل، راجل و راجف، غارس و غارف ہیں۔
- محمد ﷺ معروف و عارف، مدعو و داعی، صدق اقاویل ہیں۔
- محمد ﷺ حسن افاعل، مرفق و مروح، مفرج و مرمل ہیں۔
- محمد ﷺ اکیل و کامل، مکمل و مومل، مومول و آمل ہیں۔
- محمد ﷺ ائیل و مومل، کریم المدخل، شریف الشائل ہیں۔
- محمد ﷺ کفیل الیتامی، شمال الارامل، کیشیا لنواقل ہیں۔
- محمد ﷺ جم الفواضل، سہیم و حسیم، عدیل و مقابل ہیں۔
- محمد ﷺ مثل و مثال، معثل و مماثل، اول الاولین ہیں۔
- محمد ﷺ آخر الاخرین، سید المسلمین، قائد المومنین ہیں۔
- محمد ﷺ اشرف العالمین، شافع المذنبین، طبالا طین ہیں۔
- محمد ﷺ منجا الہالکین، غایۃ الطالین، نخبۃ المستحین ہیں۔
- محمد ﷺ زبدۃ الصالحین، عاصم الباسین، خاتم المرسلین ہیں۔
- محمد ﷺ اعلم العالمین، اکرم الاکرمین، اعبدا العابدین ہیں۔
- محمد ﷺ احمد الخامدین، اجود الاجودین، اعمل العالین ہیں۔
- محمد ﷺ اکمل الکاملین، افضل الفاضلین، مفضل المفضلین ہیں۔

- — محمد ﷺ اعدل العادلين، اعقل العاقلين، اطهر الطاهرين ہیں۔
- — محمد ﷺ اصبر الصابرين، ابصر الناظرين، اشكر الشاكرين ہیں۔
- — محمد ﷺ اذكر الذاكرين، اسمع السامعين، اشفع الشافعين ہیں۔
- — محمد ﷺ اشجع العالمين، اوسع الواهبين، اصدق الصادقين ہیں۔
- — محمد ﷺ اجود الناس، انجد الناس، اسعد الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اجر الناس، اقر الناس، احنا الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ ارحم الناس، ارفع الناس، اجمع الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اطلع الناس، اوسع الناس، اشجع الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اشع الناس، منع الناس، انصح الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اصح الناس، ابلغ الناس، افضل الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اكمل الناس، اعدل الناس، اجمل الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اوصل الناس، اقوم الناس، احكم الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اكرم الناس، اعظم الناس، اكثر الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اغير الناس، ابهر الناس، اغزر الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اسير الناس، اشهر الناس، اطهر الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اظهر الناس، ارف الناس، اشرف الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اشبت الناس، اطيب الناس، اعذب الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اقرب الناس، امکن الناس، احسن الناس ہیں۔
- — محمد ﷺ اصدق الناس، اشرف الانبياء، ايمين الانبياء ہیں۔
- — محمد ﷺ اخطب الانبياء، شارح مشرع، منظر مرسلان ہیں۔
- — محمد ﷺ افتخار زمان، فخر دوراں، افضل الانبياء ہیں۔
- — محمد ﷺ انيس مواس، جليس مجالس، صديق مصادق ہیں۔
- — محمد ﷺ نديم مناديم، قرين مقارن، قريب ومقرب ہیں۔
- — محمد ﷺ جار مجاور، عرف وعروف، عطوف و شكور ہیں۔

- — محمد رحمۃ اللہ علیہ صبور و غفور، غیور و جسور، و دود و محمود ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ نصیر و شہیر، شہید و رشید، سعید و جلیل ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ سدید و اسد، شدید و اشدر، رفیق و رقیق ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ شفیق و ظلیق، عماد و علم، مستغنیث و قسم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ مستغاث و حکم، قطب و ہمام، وصول و حصول ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ ملتی و موقی، حسن سرائر، صاحب خدائر ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ مولائے قحطان و عدنان، مقدم و علام، صاحب خیر و نعم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ صاحب خیر و مقسم، کریم و کرم، محرم و مقدم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ عظیم و معظم، اعظم و متم، حتم و معلم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ حکیم و محکم، کلیم و مکلم، مساد و مسود ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ متم و مز مزم، مغرم و مغنم، محلل و محرم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ مصفوء آل ہاشم، سالم و مسالم، معلوم و عالم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ علیم و معلم، وسیم و قسیم، جسیم و نسیم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ حلیم و ہضیم، یتیم و مقوم، تویم و مقیم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ سراج عوالم، سر سر سلین، سرور جز و کل ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ میر کون و مکان، سرہ شمشہ جاوداں، مجتبیٰ و مصطفیٰ ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ منقذی و مرتضیٰ، ملتی و مرتجی، مقتدا و مہتدا ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ جواد و اجود، سخج کنوز و محروز، محفوظ و رموز ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ اصدق قائل، انج سائل، انج و انج ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ ادع و انج، اکل و انجل، اشکل و اھذب ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ بالمونین رؤف و رحیم، نجم شمشع، سیف مہم ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ اعز الانام، اجل البرایا، طراز الکمال ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ بدیع الجمال، بیط النوال، زمیم و امام ہیں۔
- — محمد رحمۃ اللہ علیہ بحر مطہم، کنز مطہم، عیان مکتم ہیں۔

- — محمد ﷺ احمد کل عالم شاہکار منور، مؤید و معزز ہیں۔
- — محمد ﷺ مہذب و مبلغ، مظفر و میسر، وقور و موثر ہیں۔
- — محمد ﷺ خیر و مخیر، بشیر و مبشر، بصیر و مبصر ہیں۔
- — محمد ﷺ مشیر و مشاور، مذکور و ذاکر، مشکور و شاکر ہیں۔
- — محمد ﷺ صبار و صابر، جبار و جابر، قتال و زاجر ہیں۔
- — محمد ﷺ منظور و ناظر، منصور و ناصر، مغفور و غافر ہیں۔
- — محمد ﷺ ضحوک و ضاحک، میمون و مامون، خیر البشر ہیں۔
- — محمد ﷺ مالک بحر و بر، قاری خیر و شرفقار زمان ہیں۔
- — محمد ﷺ نور بین منزل، شاہد و صادق، صامت و ناطق ہیں۔
- — محمد ﷺ سرخ مواعظ، صادق و صادق، شافع و مشفع ہیں۔
- — محمد ﷺ یلین و طاسین، طہ و حامیم، مجموع و جامع ہیں۔
- — محمد ﷺ ممنوع و مانع، مسکین و قانع، بائس و دافع ہیں۔
- — محمد ﷺ دلیل و اصل، خلیل و وکیل، کفیل و نمیل ہیں۔
- — محمد ﷺ مقیل و منیل، مزیل و بمیل، مھیل و مجیل ہیں۔
- — محمد ﷺ اجل و جلیل، اجیر و مجیر، حفیظ و عزیز ہیں۔
- — محمد ﷺ اعز و معزز، حبیب و نسیب، نجیب و نقیب ہیں۔
- — محمد ﷺ رقیب و حبیب، قریب و وسیب، طیب و صلیب ہیں۔
- — محمد ﷺ اریب و منیب، محیب و مجاب، مہاب و شہاب ہیں۔
- — محمد ﷺ حجاب و کھن، بین بین، برہان امین ہیں۔
- — محمد ﷺ ایمن و آمن، مؤمن و موقن، اول و آخر ہیں۔
- — محمد ﷺ مطاع و مطیع، مستعیر و منیر، مصباح مشرق ہیں۔
- — محمد ﷺ معارف مخلوق خالق، سابق و سابق، مسعود و اسعد ہیں۔
- — محمد ﷺ اسعد الخلاق، بالغ و بلوغ، مشفوع و شافع ہیں۔
- — محمد ﷺ شفیع و مشفع، رفیع و مرفع، رحمت و مرحمت ہیں۔

- محمد ﷺ واعظ و موعظت، منزل واداء مدبر و ناظر ہیں۔
- محمد ﷺ ناصب و خیر غیث و غوث، مغیث و بحیث ہیں۔
- محمد ﷺ غیاث الوری، نبی الہدیٰ، شاہ گیہاں ہیں۔
- محمد ﷺ سرور الاحتم، سید عالی، ہم مہتر اولاد آدم ہیں۔
- محمد ﷺ خواجہ کون و مکاں، خیر الوری، مہبط وحی ہیں۔
- محمد ﷺ معدن حکمت، مہر ابدتاب، مطلع انوار سعیر و سینا ہیں۔
- محمد ﷺ صادق و صدق، صدوق و صدوق، مطلع نور ازل ہیں۔
- محمد ﷺ مقلع تنزیل خدا، مظہر حق جلی، معنی سرا السرار ہیں۔
- محمد ﷺ زائر عرش بریں، مکلف غار حرا، رحمت عالمیاں ہیں۔
- محمد ﷺ مرحمت آدمیاں، شافع روز جزا، بادشہ ہر دوسرا ہیں۔
- محمد ﷺ مکلفی و مقف، میزان و قنال، عرف و عمدہ ہیں۔
- محمد ﷺ واد و مفتاح، کافی و مکلف، ضحوک و ازکی ہیں۔
- محمد ﷺ حکم و حاکم، جمیم و منوح، صفوح و صفوہ ہیں۔
- محمد ﷺ مصلح و منجی، عزیز و نفعی، احتم و حاتم ہیں۔
- محمد ﷺ حماد و قدوہ، حلیم و جواد جامع و جد ہیں۔
- محمد ﷺ مقلیل و معطا، مختار و مجاہد، مطاع و مولانا ہیں۔
- محمد ﷺ مطر و موئل، ملاذ و ماویٰ، لورا و لوار ہیں۔
- محمد ﷺ لوح محفوظ، اسم مسطور، شمع سبل ہیں۔
- محمد ﷺ ختم رسل، عقل کل، دلیل سبل ہیں۔
- محمد ﷺ سرنامہ کون و مکاں، پیمانہ سودوزیاں، مستودع سر نہاں ہیں۔
- محمد ﷺ خاتم پیغمبران، مستغاث مرسلان، ندیم بے کساں ہیں۔
- محمد ﷺ منس برگشتہ، بخاں، انیس بے دلاں، نعم گسار و دستاں ہیں۔
- محمد ﷺ خیر خواہ دشمنان، تسکین مشتاقاں، قرار عاشقاں ہیں۔
- محمد ﷺ داد خواہ دستگاں، درمیدہ خاطر اں، ہمد سینہ فکاراں ہیں۔

- — محمد ﷺ رفیقِ حرمِ حاکم، دولت کو تانہ نصیبیاں، متاعِ مذہبناں ہیں۔
- — محمد ﷺ شبِ چراغِ رہ نورِ دال، سراجِ ساکال، شمعِ راہِ عالماں ہیں۔
- — محمد ﷺ آفتابِ عارفان، چارہ بے چارگاں، مایہ بے مایگاں ہیں۔
- — محمد ﷺ خانہ بے خانماں، امان بے اماں، پاسبانِ عقل و دل، گم کردگاں ہیں۔
- — محمد ﷺ کارواںِ درکارواں، نورِ بصر، آرام جاں ہیں۔
- — محمد ﷺ رحمتِ ہر دو جہاں، مظہرِ فیضِ اتم، مطلعِ صبحِ ظہور ہیں۔
- — محمد ﷺ سرورِ کونین، سالارِ حنین، عمادِ النشائین ہیں۔
- — محمد ﷺ ولیِ الدولتین، امیرِ البلدتین، خیارِ العالمین ہیں۔
- — محمد ﷺ سبطِ اسماعیل، جدِ حسین، عظیمِ العظماں ہیں۔
- — محمد ﷺ فیاضِ الیومین، واسعِ الصدر، عظیمِ المنکبین ہیں۔
- — محمد ﷺ مردمِ چدم و جود، محرمِ رب و دود، کاشفِ ظلماتِ ریب ہیں۔
- — محمد ﷺ معدنِ لطفِ عمیم، مخزنِ خلقِ عظیم، مہبطِ وحیِ قدیم ہیں۔
- — محمد ﷺ معقلِ دینِ تویم، خاصہٴ خاصانِ حق، بندہٴ دلہندِ رب ہیں۔
- — محمد ﷺ مصحفِ مخلوق، قاموسِ رب، شاہِ موجودات ہیں۔
- — محمد ﷺ سلطانِ کل، صاحبِ تنزیل، خیرِ الوری ہیں۔
- — محمد ﷺ خیرِ الرسل، شاہِ ملکِ جاوداں، مقتداۓ انبیاء ہیں۔
- — محمد ﷺ عروۃ الوقفی، یمنِ انسانیت، پیکرِ صدق و صفا ہیں۔
- — محمد ﷺ مظہرِ لطف و عطا، مصدرِ جود و سخا، کانِ حیا ہیں۔
- — محمد ﷺ شانِ علا، آنِ دلائمِ الہدی ہیں۔
- — محمد ﷺ شافیِ الصدی، غنیفِ الندی، غوثِ الوری ہیں۔
- — محمد ﷺ سرورِ فترِ جمیعِ رسل، صاحبِ خیرِ نزل ہیں۔
- — محمد ﷺ عشقِ تمامِ عقلِ کل، شمعِ سبیل، ختمِ رسل ہیں۔
- — محمد ﷺ عقلِ کل، دلیلِ سبیل، دانائے سبیل ہیں۔
- — محمد ﷺ مولائے کل، ختمِ الرسل، مرکزِ دیدارِ کل ہیں۔

- — محمد ﷺ قافلہ سالارِ کل مدرس انوارِ کل صاحب چارِ قل سلطانِ کل ہیں۔
- — محمد ﷺ خلیق، لیتق، مطلق ہیں۔
- — محمد ﷺ صیب، نجیب، طیب ہیں۔
- — محمد ﷺ وکیل، جلیل، دلیل ہیں۔
- — محمد ﷺ کریم، عظیم، حکیم ہیں۔
- — محمد ﷺ حسین، متین، قرین ہیں۔
- — محمد ﷺ امامِ اُورِی، صَدْرُ الْعُلَی ہیں۔
- — محمد ﷺ دَارُ الْهُدَی، صَلْحُ الْعِدَی ہیں۔
- — محمد ﷺ مَرَاخُ الْأَرْوَاحِ، مَصَادُ الْإِصْلَاحِ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَرَادُ الْإِسْلَامِ، عِمَادُ الْإِكْرَامِ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُكْرَمُ الْمَسَائِلِ، مُسَلَّمُ الدَّلَائِلِ ہیں۔
- — محمد ﷺ هِمَامُ الْعَوَالِمِ، إِمَامُ الْمَكَارِمِ ہیں۔
- — محمد ﷺ سَلْمُ الْوَدَادِ، سَلْمُ الْأَعَادِ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَرَادُ الْعُلُومِ، مَا جِی الرُّسُومِ ہیں۔
- — محمد ﷺ عَهْدُ الْعُهُودِ، عَمَدُ الْعُمُودِ ہیں۔
- — محمد ﷺ وَاحِدُ الْعُدُولِ، رَاكِدُ الْأَصُولِ ہیں۔
- — محمد ﷺ أَوَّلُ الْأَوَائِلِ، مَوْتِلُ الْمَوَائِلِ ہیں۔
- — محمد ﷺ مِرْصَادُ الْوَسَائِلِ، مِصْعَادُ السَّلَامِیْلِ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَضُورُ الدُّهُومِ، سُرُورُ الْهُمُومِ ہیں۔
- — محمد ﷺ اكْمَلُ الْكَوَائِلِ، حَلُّ الْمَسَائِلِ ہیں۔
- — محمد ﷺ سَرِی السَّرِی، عَلِی الْعُلَی ہیں۔
- — محمد ﷺ اَسَدُ الْأَسُودِ، وَغَدُ الْوَعُودِ ہیں۔
- — محمد ﷺ اِسْمُ الْأَسَامِیِّ، سَامِی السَّوَامِیِّ ہیں۔
- — محمد ﷺ رَاسِی الرُّوَاسِیِّ، حَامِی الْحَوَامِیِّ ہیں۔

- — محمد ﷺ ذَارُ الْمَحَامِدِ، رَأْسُ الْحَمَائِدِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ ذَهْرُ الدُّهُورِ، حُلُّ الْأُمُورِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَطْهَرُ الْأَطْهَارِ، أَكْرَمُ الْأَعْصَارِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ هَادِي الْإِسْلَامِ، وَالْحَيُّ الْكَرِيمُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مَصْدَرُ الْإِلْهَامِ، مَبْحُورُ الْأَحْكَامِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مَالِكُ الْحَرَمِ، مُصْلِحُ الْأُمَمِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ صَالِحُ الْأَعْمَالِ، عَالِمُ الْأَحْوَالِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَسَاسُ الْعِلْمِ، مُرَادُ السُّؤَالِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مُبْدِئُ الْعَصْرِ، مُبْسِئُ الْأَمْرِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مِكْرَمُ الْعِمَادِ، مِطْعَامُ الْأَعَادِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مَوْلَى الْمَوَالِي، أَوْلَى الْأَوْلِيَّ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَعْلَى الْأَعَالِي، أَحْلَى الْأَهَالِي هِيَ۔
- — محمد ﷺ حَامِلُ الْمَعَالِي، عَاصِمُ الْمَوَالِي هِيَ۔
- — محمد ﷺ كَرَمُ الْكَرَمِ، حَرَمُ الْحَرَمِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ حَامِلُ لَوْلَاكَ، مَالِكُ الْإِهْلَاكِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ كَرَمُ الْوَرَى، حَكْمُ الْعُلَى هِيَ۔
- — محمد ﷺ عِلْمُ الْهُدَى، مَاجِي الْهُوَى هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَحْكَمُ الْحُكَمَاءِ، أَعْلَمُ الْعُلَمَاءِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَرْحَمُ الرَّحَمَاءِ، أَكْرَمُ الْكَرَمَاءِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَسْعَدُ السُّعْدَاءِ، أَصْلَحُ الصُّلَحَاءِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مُعَلِّمُ الْعُلُومِ، مُسَلِّمُ الرَّحِمِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مُكْرَمُ الْمُلْكِ، مَعَاءُ السُّدَمِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ حَامِلُ لِيَوَاءِ الْحَمْدِ، رَاجِمُ أَهْلِ الطُّرْدِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مِعْمَارُ الْأُمَمِ، مِدْرَارُ الْهَمَمِ هِيَ۔

- محمد ﷺ اَهْدَى الْوَرَى، اَعْلَى الْعُلَى هِيں۔
- محمد ﷺ رَأْسُ الْهَدَى، عَدْلُ السُّرَى هِيں۔
- محمد ﷺ ذَا مَاءِ الْعِلْمِ، ذُورَاءُ الْجِلْمِ هِيں۔
- محمد ﷺ مُدْرِكُ الْأَسْمَاءِ، مُسِيكُ الْأَهْوَاءِ هِيں۔
- محمد ﷺ ذَوَاءُ الْعِلَلِ، عَطَاءُ الْعَمَلِ هِيں۔
- محمد ﷺ حَاكِمُ الْإِسْلَامِ، ذَانِمُ الْاَكْرَامِ هِيں۔
- محمد ﷺ ذَرَاكُ الْمُسْمَى، حَلَالُ الْمُعْتَى هِيں۔
- محمد ﷺ اَكْرَمُ الطُّوْلِ، اَحْكَمُ الْحَوْلِ هِيں۔
- محمد ﷺ مَدَارُ الْمُهَامِ، هَمَامُ الْهَمَامِ هِيں۔
- محمد ﷺ مَوْلَى الْوَرَى، مَوْلَى الْهَدَى هِيں۔
- محمد ﷺ مَرَامُ السَّمَاخِ، اِمَامُ الصَّلَاخِ هِيں۔
- محمد ﷺ لَمَاخُ الدَّلَائِلِ، سَمَاخُ الْوَسَائِلِ هِيں۔
- محمد ﷺ لَوَاءُ السَّمَاوِيّ، سَمَاءُ الدَّعَاوِيّ هِيں۔
- محمد ﷺ وَالِي الْحَرَمِ، عِلْمُ الْعَلَمِ هِيں۔
- محمد ﷺ ذَارُ الْعُلُومِ، ذَارِي الدُّهُومِ هِيں۔
- محمد ﷺ عِلْمُ الْعِلْمِ، جِلْمُ الْجِلْمِ هِيں۔
- محمد ﷺ رَسُوْلُ الرُّسُلِ، مَا جِي الْعِلَلِ هِيں۔
- محمد ﷺ مُطَاغُ الْاَمَمِ، حِصَارُ الْكَرَمِ هِيں۔
- محمد ﷺ عَرُوْسُ الْعَالَمِ، مَحْمُوْدُ اَدَمِ هِيں۔
- محمد ﷺ وَرْدُ الْعَصْرِ، وَالِي الْاَمْرِ هِيں۔
- محمد ﷺ سِرُّ الْاَسْرَارِ، خُرُّ الْاَخْرَارِ هِيں۔
- محمد ﷺ حَلُّ الْاُمُوْرِ، صَدْرُ الصُّدُوْرِ هِيں۔
- محمد ﷺ رُوْحُ الْعُصُوْرِ، رُوْحُ الدُّهُُوْرِ هِيں۔
- محمد ﷺ وَرْدُ الْوَرْدِ، وَرْدُ الْوَرْدِ هِيں۔

- — محمد ﷺ أَضَلُّ الْأَصُولِ، سَرُّ الْمَلُوكِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَكِّيُّ الْهَلَالُ، الْأَيْمِيُّ الْكَمَالُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْكَامِلُ الْمَكْرَمُ، الْعَادِلُ الْمُسْلِمُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْعَامِلُ الْمَعْمُولُ الْوَاصِلُ الْمَوْضُوعُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ، الْوَالِي الْمَهْدِيُّ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الرَّاحِمُ الْمَرْحُومُ، الْعَاصِمُ الْمَعْصُومُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَوْدُودُ الْمَعْهُودُ، الْمَحْمُودُ الْمَوْعُودُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ السَّالِكُ الْأَعْلَى، الْمَالِكُ الْمَوْلَى هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَكِّيُّ الْوَلِيُّ، الْأَيْمِيُّ الْعَلِيُّ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمُضْلِحُ الصَّالِحُ، لِمَوْلَاهُ الْمَادِحُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَوْقِلُ الْأَعْلَى، الْمَوْلَى الْأَوْلَى هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْحَاكِمُ الدَّائِمُ، الرَّاحِمُ الْعَاصِمُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْعَالِمُ الصَّارِمُ، الصَّائِمُ السَّالِمُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْوَالِي الْعَالِي، ذُرُّ اللَّالِي هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَالِكُ الْأَوَّلُ، الْحَاكِمُ الْأَكْمَلُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَمَّهْدُ لِلْهَدَى، الْمَسْدُ لِلْوَرَى هِيَ۔
- — محمد ﷺ حَامِلُ الْهَيْمِ، الْعِصْمُ وَالْحَكْمُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ سَائِدُ الْمُلُوكِ وَالرُّسُلِ وَالْأُمَمِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مَرَادُ الْمَمَالِكِ وَالْمَسَالِكِ وَالْمَعَارِكِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مَمْدُوحُ الْعُصُورِ وَالْحُورِ وَالْمَلَائِكِ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَحْمُودُ الْمَوْدُودُ، الْمَوْعُودُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْوَاصِلُ الْمَوْضُوعُ الْمَرْسُوعُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَرْسُوعُ الْمَعْصُومُ الْمَعْلُومُ هِيَ۔
- — محمد ﷺ الْمَرْحُومُ الْمَعْلُومُ هِيَ۔

- — محمد ﷺ الْمَكْرَمُ، الْمُحْرَمُ، الْمُسْلِمُ ہیں۔
- — محمد ﷺ الْكَامِلُ، الْأَكْمَلُ ہیں۔
- — محمد ﷺ الْمَكْمَلُ، الطَّاهِرُ ہیں۔
- — محمد ﷺ الْأَطْهَرُ، الْمُطَهَّرُ ہیں۔
- — محمد ﷺ الْإِمَامُ الْهَمَامُ، الْحَسَامُ ہیں۔
- — محمد ﷺ الْعَادِلُ، الْكَامِلُ ہیں۔
- — محمد ﷺ الْأَمِيرُ الْمَأْمُورُ، الدَّاعِي الْمَدْعُوُّ ہیں۔
- — محمد ﷺ رَسُولُ اللَّهِ ہیں۔
- — محمد ﷺ وَصُولُ اللَّهِ، مَمْدُوحُ اللَّهِ ہیں۔
- — محمد ﷺ صِرَاطُ اللَّهِ، وَرْدُ اللَّهِ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَحْمُودٌ، وَلِدَادِمٌ، مَمْدُودٌ كُلِّي عَالِمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اِعْلَامٌ، كُلِّي اِعْلَامٍ، اِحْكَامٌ، كُلِّي اِحْكَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اَلْمَاسُ، كُلِّي اَلْمَاسِ، اِحْسَاسٌ، كُلِّي اِحْسَاسٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اِذْرَاكٌ، كُلِّي اِذْرَاكٍ، مُلْكٌ، كُلِّي اَمْلَاكٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ عَمَلٌ، كُلِّي اَعْمَالٍ، حَالٌ، كُلِّي اَسْمَاكٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اِمَامٌ، كُلِّي اِمَامٍ، كَلَامٌ، كُلِّي كَلَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ هَمَامٌ، كُلِّي هَمَامٍ، حُسَامٌ، كُلِّي حُسَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مِكْرَامٌ، كُلِّي مِكْرَامٍ، مِطْعَامٌ، كُلِّي مِطْعَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ صَمْصَمٌ، كُلِّي صَمْصَمٍ، دِلْهَامٌ، كُلِّي دِلْهَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَطَّامٌ، كُلِّي حَطَّامٍ، رَسَامٌ، كُلِّي رَسَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ كُرَامٌ، كُلِّي كُرَامٍ، عَلَامٌ، كُلِّي عَلَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اَكْرَمٌ، كُلِّي اَكْرَمٍ، اَسْلَمٌ، كُلِّي اَسْلَمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ لِيَوَاءٌ، كُلِّي لِيَوَاءٍ، مُحَمَّدٌ، رِدَاءٌ، كُلِّي رِدَاءٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ كَسَاءٌ، كُلِّي كَسَاءٍ، عَطَاءٌ، كُلِّي عَطَاءٍ ہیں۔

- — محمد ﷺ دَوَاءُ كُلِّ دَوَاءٍ، عَلَاءُ كُلِّ عَلَاءٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ ذَانِمٌ كُلِّ ذَانِمٍ، صَانِمٌ كُلِّ صَانِمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُرْسَلٌ كُلِّ مُرْسَلٍ، مُكْمَلٌ كُلِّ مُكْمَلٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ سَلِمٌ كُلِّ سَلِمٍ، حِلْمٌ كُلِّ حِلْمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ سَلُوكٌ كُلِّ سَلُوكٍ، دَلُوكٌ كُلِّ دَلُوكٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ طَمَارٌ كُلِّ طَمَارٍ، عَرَارٌ كُلِّ عَرَارٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اِصْلَاحٌ كُلِّ اِصْلَاحٍ، مَرَاخٌ كُلِّ مَرَاخٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ صِلَاحٌ كُلِّ صِلَاحٍ، سَمَاحٌ كُلِّ سَمَاحٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ وَضُوءٌ كُلِّ وَضُوءٍ، حُضُوءٌ كُلِّ حُضُوءٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ وَاِصْلٌ كُلِّ مَوْضُوءٍ، كَامِلٌ كُلِّ مَرْسُوءٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ رُوحٌ كُلِّ رُوحٍ، رُوحٌ كُلِّ رُوحٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ غَاصِمٌ كُلِّ مَغْضُومٍ، عَالِمٌ كُلِّ مَغْلُومٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ وَعْدٌ كُلِّ وَعْدٍ، سَعْدٌ كُلِّ سَعْدٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُكْرِمٌ كُلِّ اِحْرَامٍ، مَاہِمٌ كُلِّ اِلْهَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُطَهِّرٌ كُلِّ مُطَهِّرٍ، مُطَهِّرٌ كُلِّ مُطَهِّرٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَرْهَمٌ كُلِّ مَرْهَمٍ، مَغْلَمٌ كُلِّ مَغْلَمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُحَرِّكٌ كُلِّ مُحَرِّكٍ، مَمْلِكٌ كُلِّ مَمْلِكٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُمِيلٌ كُلِّ مُمِيلٍ، مُدِلٌ كُلِّ مُدِلٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ صَادٌ كُلِّ صَادٍ، حَوْمَلٌ كُلِّ صَادٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُنْسِكٌ كُلِّ مُنْسِكٍ، مُهْلِكٌ كُلِّ مُهْلِكٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُكْرِمٌ كُلِّ مُكْرِمٍ، مُطْعِمٌ كُلِّ مُطْعِمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَضُورٌ كُلِّ حَضُورٍ، سُرُورٌ كُلِّ سُرُورٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ صَارِمٌ كُلِّ صَارِمٍ، سَالِمٌ كُلِّ سَالِمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ دَامَاءٌ كُلِّ دَامَاءٍ، دَسْرَاءٌ كُلِّ دَسْرَاءٍ ہیں۔

- — محمد ﷺ مَمْدُوحٌ كُلِّ مَمْدُوحٍ مَضْرُوحٌ كُلِّ مَضْرُوحٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ سِلَاحٌ كُلِّ سِلَاحٍ صِرَاحٌ كُلِّ صِرَاحٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ وَدَادٌ كُلِّ وَدَادٍ سَدَادٌ كُلِّ سَدَادٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ كَمَالٌ كُلِّ كَمَالٍ وَصَالٌ كُلِّ وَصَالٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَصْلٌ كُلِّ أَصْلٍ وَصَلٌ كُلِّ وَصَلٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ أَهْلٌ كُلِّ أَهْلِ سَهْلٌ كُلِّ سَهْلٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ صَدْرٌ كُلِّ صَدْرٍ أَمْرٌ كُلِّ أَمْرٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ عِمَادٌ كُلِّ عِمَادٍ مُرَادٌ كُلِّ مُرَادٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ سِرٌّ كُلِّ سِرٍّ سَرٌّ كُلِّ سَرٍّ هِيَ۔
- — محمد ﷺ دُرٌّ كُلِّ دُرٍّ دَرٌّ كُلِّ دَرٍّ هِيَ۔
- — محمد ﷺ حَاكِمٌ كُلِّ حَاكِمٍ رَاجِمٌ كُلِّ رَاجِمٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ عَالِمٌ كُلِّ عَالِمٍ عَاصِمٌ كُلِّ عَاصِمٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مُكْمَلٌ كُلِّ مُكْمَلٍ مُدَلِّلٌ كُلِّ مُدَلِّلٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ وَاصِلٌ كُلِّ وَاصِلٍ حَاصِلٌ كُلِّ حَاصِلٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ سَاحِلٌ كُلِّ سَاحِلٍ كَامِلٌ كُلِّ كَامِلٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ سَامِعٌ كُلِّ مُسَلِّمٍ مُحَرِّمٌ كُلِّ مُحَرِّمٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مُصْلِحٌ كُلِّ مُصْلِحٍ مُكْرِمٌ كُلِّ مُكْرِمٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ حِصَارٌ كُلِّ حِصَارٍ دَسَارٌ كُلِّ دَسَارٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ حَرَارٌ كُلِّ حَرَارٍ طَوَارٌ كُلِّ طَوَارٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مُمِيدٌ كُلِّ مُمِيدٍ مُسِيدٌ كُلِّ مُسِيدٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ اِمْدَادٌ كُلِّ اِمْدَادٍ اِسْدَادٌ كُلِّ اِسْدَادٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ اِحْمَادٌ كُلِّ اِحْمَادٍ اِسْعَادٌ كُلِّ اِسْعَادٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ مِلْدَرَارٌ كُلِّ مِلْدَرَارٍ مِعْمَارٌ كُلِّ مِعْمَارٍ هِيَ۔
- — محمد ﷺ غَضْرٌ كُلِّ غَضْرٍ حَلٌّ كُلِّ غَضْرٍ هِيَ۔

- محمد ﷺ عَمَّارُ كُلِّ عَمَّارٍ كَرَّارٌ كُلِّ كَرَّارٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ حَمُودٌ كُلِّ حَمُودٍ سَعُودٌ كُلِّ سَعُودٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ عَامِرٌ كُلِّ مَعْمُورٍ سُرُورٌ كُلِّ مَسْرُورٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ اَكْمَلُ كُلِّ اَكْمَلٍ اَعْدَلُ كُلِّ اَعْدَلٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مُكْرِمٌ اَدَمٌ مُعْلِمٌ كُلِّ عَالِمٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مَحْمُودٌ كُلِّ مَحْمُودٍ مُسْعِدٌ كُلِّ مَسْعُودٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ سُؤْلٌ كُلِّ سُؤْلِ مَوْذُودٌ كُلِّ مَوْذُودٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مُوَجِدٌ كُلِّ مُوَجِدٍ مُوَكِّدٌ كُلِّ مُوَكِّدٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مُجِلُّ كُلِّ حَلَالٍ مُحْرِمٌ كُلِّ حَرَامٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ حُرٌّ كُلِّ حُرٍّ طُرٌّ كُلِّ طُرٍّ هِيَ۔
- محمد ﷺ مَرَامٌ كُلِّ مُعَلِّمٍ كَلَامٌ كُلِّ مُكَلِّمٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ وَرْدٌ كُلِّ مَسَالِكٍ وَرْدٌ كُلِّ مَمَالِكٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مُسْمِعٌ كُلِّ سَامِعٍ مُلْمِعٌ كُلِّ لَامِعٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ اَسَدٌ كُلِّ اَسَدٍ اَوْدٌ كُلِّ اَوْدٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ سَدٌّ كُلِّ سَدِّ مَدَدٌ كُلِّ مَدَدٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ حَوَارِيٌّ كُلِّ حَوَارِيٍّ صِرْلَوِيٌّ كُلِّ صِرَارِيٍّ هِيَ۔
- محمد ﷺ عَلَامِيٌّ كُلِّ عَلَامِيٍّ حُسَامِيٌّ كُلِّ حُسَامِيٍّ هِيَ۔
- محمد ﷺ عَكَّارٌ كُلِّ عَكَّارٍ مَاحٌ لَمَكْرٍ الْمَكَّارِ هِيَ۔
- محمد ﷺ اَدَمٌ كُلِّ اَدَمٍ اَهْمٌ كُلِّ اَهْمٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ حَلِيٌّ كُلِّ حَلِيٍّ سَوِيٌّ كُلِّ سَوِيٍّ هِيَ۔
- محمد ﷺ عَلِيٌّ كُلِّ عَلِيٍّ وَلِيٌّ كُلِّ وَلِيٍّ هِيَ۔
- محمد ﷺ وَصِيٌّ كُلِّ وَصِيٍّ رَسِيٌّ كُلِّ رَسِيٍّ هِيَ۔
- محمد ﷺ مَرَامٌ كُلِّ مَرَامٍ دَوَامٌ كُلِّ دَوَامٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مُنْحَكِمٌ كُلِّ مُنْحَكِمٍ مُكْرِمٌ كُلِّ مُكْرِمٍ هِيَ۔
- محمد ﷺ مُنْهَمٌ كُلِّ مُنْهَمٍ مُسْلِمٌ كُلِّ مُسْلِمٍ هِيَ۔

- — محمد ﷺ طاهرُ كُلِّ طاهرٍ، غايرُ كُلِّ غايرٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ ساطِعُ كُلِّ ساطِعٍ، واسعُ كُلِّ واسعٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ سَلَامُ كُلِّ سَلَامٍ، امدامُ كُلِّ امدامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَسَّاسُ كُلِّ حَسَّاسٍ، دَوَّاسُ كُلِّ دَوَّاسٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حُمُولُ كُلِّ حُمُولٍ، رَسُولُ كُلِّ رَسُولٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ صَاعِدُ كُلِّ صَاعِدٍ، صَادِعُ كُلِّ صَادِعٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ سَامِعُ كُلِّ سَامِعٍ، صَارِحُ كُلِّ صَارِحٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَامِسُ كُلِّ حَامِسٍ، حَارِسُ كُلِّ حَارِسٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَكْرُمُ كُلِّ مَكْرُمٍ، مَعْلَمُ كُلِّ مَعْلَمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اِكْرَامُ كُلِّ اِكْرَامٍ، اِسْلَامُ رُوحِ اِسْلَامٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ كَاسِرُ كُلِّ كَاسِرٍ، صِرَاطُ كُلِّ صِرَاطٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ صَالِحُ كُلِّ صَالِحٍ، مُضْلِحُ كُلِّ مُضْلِحٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ هَادِيُّ كُلِّ هَادِيٍّ، مَدْعُوُّ كُلِّ مَدْعُوٍّ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَحْمِدُ كُلِّ مَحْمِدٍ، مُكْمِلُ كُلِّ مَوْعِدٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَوْطِدُ كُلِّ مَرْضُوعٍ، مُصْرِحُ كُلِّ مُصْرِحٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَوَاصِلُ كُلِّ مَوَاصِلٍ، مُدَاوِمُ كُلِّ مُدَاوِمٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مَوْتِسُ كُلِّ مَوْتِسٍ، صَادِكُ كُلِّ مَكْرُوهٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُهْدِيُّ كُلِّ مُهْدِيٍّ، فَرِيُّ كُلِّ اللِّرَارِيٍّ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُلْتَرِسُ كُلِّ مُلْتَرِسٍ، ذَرَاكُ كُلِّ ذَرَاكٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَوَاطُ كُلِّ حَوَارِيٍّ، صِرَاطُ كُلِّ صِرَاطٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ حَمَادُ كُلِّ حَمَادٍ، حَوَاطُ كُلِّ حَوَاطٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ اَسْرُ كُلِّ اَسْرٍ، مَاحُ لِكُلِّ مَاحٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُنْحِي لِكُلِّ مُنْحِيٍّ، مُغْلِي لِكُلِّ مُغْلِيٍّ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُوَالٍ لِكُلِّ مُوَالٍ، مُقَادٍ لِكُلِّ مُقَادٍ ہیں۔
- — محمد ﷺ مُغْطِي لِكُلِّ مُغْطِيٍّ، مُنْحَصٍ لِكُلِّ مُنْحَصٍ ہیں۔

- — محمد ﷺ وَالِ لِكُلِّ وَالٍ ، عَلِ لِكُلِّ عَلِ هِيَ۔
 ○ — محمد ﷺ هَادٍ لِكُلِّ هَادٍ ، وَذُوذٍ لِكُلِّ عَادٍ هِيَ۔
 ○ — محمد ﷺ سَلَمٌ لِكُلِّ سَلَمٌ ، عَلِمٌ لِكُلِّ عَلِمٌ هِيَ۔
 ○ — محمد ﷺ اِحْمَرٌ مَجْتَبِئٍ اَوْ مَصْطَفَى هِيَ۔ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ!

یہ کون طائرِ سدرہ سے ہم کلام آیا
 جہانِ خاک کو پھر عرش کا سلام آیا
 جہیں بھی سجدہ طلب ہے یہ کیا مقام آیا
 ”زباں پہ بارِ خدایا“ یہ کس کا نام آیا
 کہ میرے نطق نے بوسے مری زباں کے لئے“
 خط جہیں ترا امّ الکتاب کی تفسیر
 کہاں سے لاؤں ترا مثل اور تیری نظیر
 دکھاؤں پیکر الفاظ میں تری تصویر
 ”مثال یہ مری کوشش کی ہے کہ مرغِ اسیر
 کرے نفس میں فراہم خس آشیاں کے لئے“
 کہاں وہ پیکرِ نوری کہاں قبائے غزل
 کہاں وہ عرشِ کمیں اور کہاں نوائے غزل
 کہاں وہ جلوۂ معنی کہاں روائے غزل
 ”بقدرِ شوق نہیں ظرفِ تنکائے غزل
 کچھ اور چاہیے وسعتِ مرے بیاں کے لئے“
 حسی ہے فکرِ رسا اور مدحِ باقی ہے
 قلم ہے آبلہ پا اور مدحِ باقی ہے
 تمام عمر لکھا اور مدحِ باقی ہے
 ”ورقِ تمام ہوا اور مدحِ باقی ہے
 سفینہ چاہیے اس بحرِ بیکراں کے لئے“

(ناصر کاظمی مرحوم)



اسم محمد ﷺ معجزہ عظیم

محمد ریاض الرحیم

جامع المعجزات صاحب آیات بیانات میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ بزم ہستی میں سراپا معجزہ اور مجسم کمال و خوبی بن کر جلوہ افروز ہوئے۔ اپنی تخلیق سے لے کر حیات دنیوی کے آخری لمحوں تک آپ ﷺ کی ہر ادا معجزہ تھی جو شعور و ادراک بشر سے ماوراء ہے اور جس کا زبان و قلم سے احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ آپ ﷺ کا ہر معجزہ بہت ہی روشن، تابندہ تر، عظیم الشان اور فیصلہ کن ہے کیونکہ اس سے آپ ﷺ کے عالم علوی میں تصرف فرمانے کا پتہ چلتا ہے جو آپ ﷺ کے سوا کسی اور دوسرے سے وجود میں نہ آیا۔ ایسے ہی معجزوں میں سے ایک معجزہ آپ ﷺ کے دونوں اسمائے ذاتی احمد ﷺ اور محمد ﷺ بھی ہیں۔ یہ زندہ جاوید معجزے بعثت کے وقت سے لے کر آج تک اپنے فضائل کی شہادتیں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ جل مجدہ نے قرآن مجید میں آپ ﷺ کے ان دونوں ناموں کا ذکر فرمایا ہے۔

معجزہ کا لفظ معجز سے بنا ہے جس کے لغوی معنی ہیں عدم قدرت، قاصر ہونا، طاقت نہ رکھنا، عاجز ہو جانا، اصطلاحی معنوں میں معجزہ سے مراد خارق عادت ہے یعنی کسی نبی یا رسول کا وہ کام یا فعل جو اللہ جل جلالہ اپنی طاقت اور قدرت سے اپنے رسول کی نصرت و تائید کے لیے ظاہر کرتا ہے۔

بعض کے نزدیک معجزات کی دو قسمیں ہیں۔

1- کونیا یا فانی معجزے

اس میں ظاہری و مادی، ارضی و سماوی سب معجزے شامل ہیں۔ معجزات کونیا وقتاً عارضی اور فانی ہوتے ہیں۔

2- کلامیہ یا ابدی معجزے

کلامیہ معجزے ابدی اور آفاقی ہوتے ہیں اور یہ قیامت تک اپنے اثر اور نفوذ سے بنی نوع انسان کی مجرمانہ رہنمائی اور ہدایت کا فریضہ سرانجام دیتے رہیں گے۔ اس کی بہترین مثال اللہ جل شانہ کا آخری کلام ہے۔ اس ناچیز کی رائے میں میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے دونوں ذاتی اسماء مبارکہ بھی کلامیہ معجزوں میں شمار کئے جاسکتے ہیں۔

اللہ عزوجل نے اپنے ہر نبی کو حالات کی مناسبت، وقت کے تقاضوں اور نبوت و رسالت کے دائرہ کار کے پیش نظر معجزات عطاء کئے ہیں۔ ایسے معجزے انبیاء کرام علیہم السلام کی صداقت کی ایک اہم نشانی یا علامت ہوتے ہیں جو ان کی حقانیت کی منہ بولتی دلیل کا بھی کام دیتے ہیں۔ جب میرے آقا و مولانا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عہد مسنت مہد آیا اور آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا دائرہ کار آفاقی، عالمگیر اور قیامت تک کے لیے قرار دیا گیا تو حسب ضرورت معجزات کونیا اور کلامیہ سے آپ ﷺ کی تائید اور تصدیق کی گئی۔ نبی کریم ﷺ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام کے معجزے تو ان کے ساتھ ہی رخصت ہو گئے لیکن قرآن مجید اور آپ ﷺ کے دونوں ذاتی اسماء مبارکہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ آپ ﷺ کے ایسے طلی اور کلامی معجزات ہیں جو قیامت تک موجود رہیں گے کیونکہ آپ ﷺ کی نبوت بھی قیامت تک باقی رہنے والی ہے۔

آپ ﷺ کے دونوں اسماء ذاتی احمد ﷺ اور محمد ﷺ اعجاز لفظی، تاثیر معنوی، فضائل و برکات اور اسرار و رموز کے اعتبار سے بلاشبہ معجزہ عظیم ہیں۔

نام دو طرح کے ہوتے ہیں۔

1- ذاتی نام۔ یعنی اسی علمی حیثیت۔ انہیں ”عظم“ بھی کہتے ہیں۔

2- صفاتی نام۔ جنہیں القاب وغیرہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

ذاتی نام وہ ہوتا ہے جو صرف ذات کو بتائے۔ جبکہ صفاتی نام وہ ہوتا ہے جو ذات کے ساتھ ساتھ صفت کی طرف بھی اشارہ کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام عبدالغنی ہے۔ وہ حافظ و قاری بھی ہے تو حافظ

وقاری کے الفاظ اس کی صفات کا پتہ دے رہے ہیں۔ جبکہ عبدالغنی نے اس کی ذات کا پتہ دیا۔
بالکل اسی طرح اسم محمد ﷺ اور احمد ﷺ آپ ﷺ کی ذات کا پتہ دیتے ہیں اور باقی اسماء
گرامی مثلاً حاشر ﷺ، عاقب ﷺ، رحمۃ للعالمین ﷺ، شفیع المذمبین ﷺ وغیرہم آپ ﷺ کی
صفات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

عام لوگوں کے نام رکھتے وقت عموماً نام کے معنوں کا کوئی لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ ماں باپ صرف
اور صرف محبت میں اپنے بچوں کے خوب صورت سے خوب صورت نام رکھ لیتے ہیں۔ یہ ہرگز ضروری
نہیں ہے کہ اس نام کا اس بچے پر بھی کوئی اثر ہو۔ وہ سیاہ فام بچے کو چاند کہہ کر پکارتے ہیں اور کند ذہن
اور غبی بچوں کا نام ذکی رکھ دیتے ہیں۔ مگر یہ سب کچھ بے حقیقت ہوتا ہے۔ جب اس بچے کو اس نام سے
پکارا جاتا ہے تو صرف اس کی شخصیت کو اپنی طرف متوجہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اس کے نام کی وصفیت کے
ذریعے اس کی تعریف و توصیف مقصود نہیں ہوتی۔ لیکن نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذاتی اسماء مبارکہ
کی بات اس سے مختلف ہے۔ آپ ﷺ کے دونوں ناموں میں علیت اور وصفیت ایک ساتھ جمع ہیں
(یہاں یہ بات یاد رہے کہ عام لوگوں کے حق میں جن کو ان دونوں ناموں میں سے کسی بھی نام سے
منسوب کیا جائے یہ صرف علم محض ہوں گے وصف نہیں)۔ (ابن قیم۔ جلاء الافہام)

نزالی شان

- واضح ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی بھی نبی کا ایسا نام نہیں پایا جاتا جو اپنے منشی (نام
والے) کے کمالات نبوت کا آئینہ دار ہو۔ مثلاً
- آدم علیہ السلام کے معنی گندم گوں ہیں۔ ابو البشر کا یہ نام ان کی جسمانی رنگت کو ظاہر کرتا ہے۔
 - ابراہیم علیہ السلام کے معنی ہیں بڑے گروہ کا باپ۔ یہودی، عیسائی اور مسلمان تینوں قوموں
آپ کے ماننے والوں میں سے ہیں۔
 - اسماعیل علیہ السلام کے معنی ہیں اے اللہ میری فریاد سن۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ
جل شانہ سے اولاد صالح کے لیے دعا کی تھی۔ آپ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں
حضرت اسماعیل علیہ السلام پیدا ہوئے۔
 - اسحاق علیہ السلام کے معنی ہیں ہنسنے والا۔ آپ علیہ السلام ہشاش بشاش چہرے والے تھے۔
 - یعقوب علیہ السلام کے معنی ہیں پیچھے آنے والا۔ یہ اپنے بھائی عیسو کے ساتھ جزواں پیدا
ہوئے۔

○ موسیٰ علیہ السلام کے معنی ہیں پانی سے نکلا ہوا۔ جب ان کا صندوق پانی میں سے نکالا گیا تب یہ نام رکھا گیا۔

○ یحییٰ علیہ السلام کے معنی ہیں عمر دراز۔ بوڑھے ماں باپ کی بہترین آرزوؤں کا ترجمان۔

○ یوسف علیہ السلام کے معنی ہیں زیادہ کیا گیا۔ آپ علیہ السلام حسن و جمال میں لامتناہی تھے۔

○ عیسیٰ علیہ السلام کے معنی ہیں سرخ رنگ۔ چہرہ گلگلوں کی وجہ سے یہ نام تجویز ہوا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی عام طور سے اشخاص کے نام اور اوصاف باہم کوئی نسبت نہیں رکھتے۔ شاذ و نادر اتفاقی حیثیت سے تناسب بھی مل جاتا ہے لیکن ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ اور اس کی حیات کی تفصیل ہو۔ انبیاء کرام علیہم السلام کے اوپر دیئے گئے ان تمام ناموں اور ان کے معنوں پر غور کریں۔ ان میں سے ایک بھی اپنے کسی (نام والے) کی عظمت روحانی یا نبوت کی طرف ذرا سا بھی اشارہ نہیں کرتا۔ مگر میرے حضور ﷺ کے دونوں اسماء ذاتی کی شان ہی زانی ہے۔

احمد ﷺ اور محمد ﷺ کے الفاظ اتنے پیارے اور اتنے حسین ہیں کہ ان کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم اور فرط ادب سے جھک جاتی ہے ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زبان پر درود و سلام کے زمرے جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن کم لوگ یہ جانتے ہیں کہ ان الفاظ کے معنی مفہوم بھی ان کے ظاہری حسن و جمال کی طرح حسین اور دل آویز ہیں۔ ﷺ صرف نام کے لغوی معنوں سے نام والے (سُئی) کی عظمت و برتری کا اظہار ہو رہا ہے۔ محمد ﷺ ہم سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ جس کا عام اور سادہ ترجمہ ہے۔

”وہ ذات جس کی تعریف کی گئی“

یعنی محمد ﷺ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جن کی تعریف و توصیف زمین و آسمان کی تمام مخلوق نے کی ہے۔ اور احمد ﷺ کے معنی ہیں۔

”سب سے زیادہ تعریف کرنے والا“

یعنی احمد ﷺ ہی وہ مقدس ہستی ہیں جنہوں نے مخلوق میں سب سے بڑھ کر اللہ جل شانہ کی حمد و ستائش کی۔

رسول اللہ ﷺ کے ان دونوں ناموں کا اصل مادہ ایک ہی ہے۔ ح+م+د یعنی حمد (اللہ تعالیٰ کی تعریف و توصیف اور عظمت کا ذکر) اور یہ عجیب بات ہے کہ یہی آپ ﷺ کی ساری زندگی کا مقصد اور مشن قرار پایا یعنی حمد۔ کسی شخص کے نام سے اس کی زندگی کے مشن کا اظہار ایک بہت ہی نادر الوقوع بات ہے۔ ظاہر ہے جن لوگوں نے آپ ﷺ کی ولادت پر آپ ﷺ کے یہ دونوں نام رکھے

ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا کہ چالیس سال بعد یہ نومو لو د کیا دعویٰ کرنے والا ہے۔ سورۃ الحمد بھی جسے قرآن مجید کا دیباچہ کہنا چاہیے درحقیقت پورے قرآن کا اور اس پیغام کا خلاصہ ہے جو آپ ﷺ نے دنیا کو پہنچایا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ﷺ کے یہ دونوں نام قدرت الہیہ کی طرف سے خود آیت عظیم ہیں ایک معجزہ ہیں کہ ان کا سبکی (نام والا) ضرور امام الانبیاء اور تمام کائنات و مافیہا کا سرتاج ہے۔ (قاضی سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللعالمین ﷺ جلد سوم ص: 178)

یہی وہ خصوصیت ہے جس سے باقی انبیاء کرام علیہم السلام کے اسمائے گرامی ساکت و خاموش ہیں۔

وہ احمد ﷺ بھی ہیں محمد ﷺ بھی

ایک حدیث شریف ہے کہ:

زمین پر میرا نام ﷺ اور آسمان پر احمد ﷺ ہے۔

یعنی یہ کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ کو احمد ﷺ کے نام سے جانتے ہیں جب کہ زمین والوں کے لیے آپ کا نام محمد ﷺ ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ درحقیقت عالم ارواح میں آپ کا نام احمد ﷺ تھا۔

صوفیہ کرام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ احمد ﷺ اور محمد ﷺ ایک ہی ہستی کی دو جدا جدا حقیقتیں ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ:

”احمد ﷺ رسول اللہ کا پہلا نام ہے۔ آپ ﷺ آسمان والوں میں اسی نام

سے معروف ہیں۔ آپ ﷺ کے اس نام مبارک کو اللہ جل مجدہ کا خاص تقرب

حاصل ہے اور یہ آپ ﷺ کے دوسرے نام (محمد ﷺ) سے ایک منزل زیادہ

اللہ جل مجدہ کے نزدیک اور قریب ہے۔

(مکتوبات ربانی، دفتر سوم، حصہ دوم، مکتوب نمبر: 94)

جیسا کہ ہم نے پہلے ذکر کیا احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا اصل مادہ حمد (ح+م+د) ہے۔ حمد سے

محمد ﷺ اسی طرح بنایا گیا ہے۔ جیسے علم سے معلم (امام ابن قیم جلاء الافہام)

(ارباب تصوف کا کہنا ہے کہ ”محمد“ اللہ جل مجدہ کے نام ”احد“ سے مشتق ہے)۔

حمد کے معنی تعریف کرنے اور ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی مثلاً

ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف مثلاً کسی ہنرمندی یا کسی فن میں مہارت کی بنا

حمد اصل میں کسی کے اخلاق حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ اور کمالات اصلییہ اور فضائل حقیقیہ اور محاسن واقعہ کو محبت اور عظمت کے ساتھ بیان کرنے کو کہتے ہیں۔

لفظ محمد تمجید سے مشتق ہے۔ جو باب تفعیل کا مصدر ہے۔ جس کو وضع ہی مبالغہ اور تکرار کے لیے کیا گیا ہے (مولانا دریس کاندھلوی سیرۃ المصطفیٰ، جلد اول، ص: 63)۔ لہذا لفظ محمد کے جو تمجید کا اسم مفعول ہے معنی ہوں گے وہ قابل تعریف ہستی جس کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ دوسرے الفاظ میں تمجید حمد سے زیادہ بلیغ ہے (مدارج)۔ یعنی محمد وہ ہے جس کی اجمعی خصلیں بہت ہوں۔ قاموس میں ہے کہ تمجید کے معنی ہیں اللہ جل شانہ کی بار بار تعریف و توصیف (حمد) کرنا۔ اور محمد کو اسی سے مشتق کیا (نکالا) گیا ہے۔ گویا کہ وہ بار بار حمد (تعریف) کئے گئے۔ لہذا احمد کے (جو تمجید کا اسم مفعول ہے) یہ معنی ہوں گے کہ وہ قابل تعریف ذات جس کے واقعی اور اصلی کمالات اور محاسن کو محبت اور عظمت کے ساتھ کثرت سے بار بار بیان کیا جائے۔ جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ چونکہ سرور کائنات ﷺ کی تعریف بار بار اور ہر بار نئے مدائح و مناقب سے ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی اس لیے آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد (ﷺ) رکھا گیا۔

میرے حضور احمد ﷺ بھی ہیں۔ احمد کے معنی ہیں حمد (تعریف) کرنے والا۔ قواعد کی رو سے یہ لفظ محمود یا حمید کا اسم تفضیل ہے۔ بمعنی زیادہ یا سب سے زیادہ قابل تعریف اور یا حامد کا، جس کا احتمال کم ہے، بمعنی اللہ جل مجدہ کی زیادہ یا سب سے زیادہ تعریف کرنے والے (قاضی عیاض، کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ)

بعض کے نزدیک احمد اسم مفعول کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسم فاعل کے معنی میں۔ اگر اسم مفعول کے معنی لیے جائیں تو احمد کے معنی ہوں گے ”سب سے زیادہ قابل تعریف“ تو بے شک مخلوق میں سے کوئی بھی آپ ﷺ سے زیادہ قابل تعریف نہیں ہے اور نہ ہی آپ ﷺ سے بڑھ کر کوئی سراہا گیا ہے۔ اور اگر اسم فاعل کے معنی میں لیا جائے تو احمد کے معنی ہوں گے کہ مخلوق میں اللہ جل شانہ کی سب سے زیادہ حمد و ستائش کرنے والا۔ یہ بھی نہایت درست اور صحیح ہے۔ دنیا میں آپ ﷺ اور آپ کی امت نے اللہ جل شانہ کی وہ حمد و ثنا کی جو کسی نے آج تک نہیں کی۔ اسی وجہ سے انبیاء سابقین نے آپ ﷺ کے وجود باجود کی بشارت لفظ احمد ﷺ کے ساتھ اور آپ ﷺ کی امت کی شہادت حمادین کے لقب سے دی۔

احمد ﷺ وہ ہیں جنہوں نے اپنے خالق اپنے مالک کی حمد و ثناء سب سے بڑھ کر اور سب

سے زیادہ عرصہ کی ہے۔ آپ ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں اور اپنے تخلیق نور اور روح محمدی ﷺ کی پیدائش کے وقت ہی سے اس کی حمد و ثناء کرنے والے ہیں اور اپنے رازق اپنے بادی اپنے معطر کی تعریف و تکریم اور حمد و نعت کا ایک معیار قائم کرنے والے ہیں۔

آپ کے یہ دونوں اسم مبارک بنا لگ دہل اعلان کر رہے ہیں کہ تاجدار مدینہ سرور مدینہ ﷺ کے اوصاف، محاسن، مناقب و محامد، فضائل و خصائل و شمائل اتنے کثیر ہیں جن کی نہ کوئی حد ہے نہ نہایت۔ یہ احصاء و شمار کے پیمانوں سے بہت ہی وراہ ہیں۔ دفتروں کے دفتر ختم ہو گئے۔ عمریں انتہاء کو پہنچ گئیں لیکن تاجدار کائنات ﷺ کے ایک وصف کی بھی توضیح کامل، تشریح اکمل نہ ہو سکی۔

شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر
تو ساتھ چھوڑ دیں تھک تھک کے نیل، سکھ، پدم

محمد ﷺ اور احمد ﷺ میں فرق

شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت میں لکھتے ہیں کہ:

آپ ﷺ کے دونوں اسمائے مبارک یعنی محمد ﷺ اور احمد ﷺ حقیقت میں ایک اسم ہے جو حمد سے مشتق اور مبالغہ کے معنی میں مقید ہے۔ پہلا نام باعتبار کیفیت ہے جب کہ دوسرا نام باعتبار رکبت ہے۔ آپ ﷺ حق تعالیٰ کی حمد، افضل محامد سے کرتے ہیں اور دنیا و آخرت میں کثرت محامد سے آپ ﷺ کی حمد و ستائش کی گئی۔ آپ ﷺ احمد الحامدین (حمد کرنے والوں میں سب سے زیادہ حمد کرنے والے) اور احمد الحمودین (تمام تعریف کئے ہوؤں میں سب سے زیادہ تعریف کئے گئے) و افضل من حمد (جو بھی حمد کرے ان سب سے برتر حمد کرنے والے) ہیں۔ (جلد اول، باب ہفتم، صفحہ: 460)

آپ ﷺ نے اللہ کی اتنی حمد اور تعریف کی کہ آپ ﷺ احمد ﷺ ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتنی حمد اور تعریف کی کہ آپ محمد ﷺ ہو گئے۔

محمد ﷺ کے معنی ہیں جس کی حمد (تعریف) خود اللہ تعالیٰ کرے۔ قرآن کریم میں جا بجانبی کریم ﷺ کی تعریف آئی ہے۔ احمد ﷺ کے معنی ہیں اللہ جل شانہ کی حمد (تعریف) کرنے والا۔ احادیث شریفہ میں ہزاروں جگہ اللہ جل مجدہ کی تعریف و توصیف آئی ہے۔

محمد اور احمد کے معنی میں الگ الگ فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کی حمد و نعت (تعریف) سب زمین اور آسمان والوں نے سب سے بڑھ کر کی ہو۔ اور احمد وہ ہے جس نے رب السموات والارض کی حمد و ثناء (تعریف) سارے اہل الارض والسموات سے بڑھ کر کی ہو (ﷺ)

محمد ﷺ وہ جو رب العزت کے اسم ذات اور اسمائے صفات کا ذکر کثرت سے کرے اور احمد ﷺ وہ جو ہر نام کے معنی اور مطلب پر غور کرے۔ یعنی حمد (تعریف) کی مقدار کا تعلق ”محمد“ ﷺ سے ہے اور معیار کا تعلق ”احمد“ ﷺ سے۔

اس بناء پر محمد ﷺ و احمد ﷺ میں فرق یہ رہے گا کہ محمد ﷺ وہ ہے جس کی تعریف اپنے اوصاف جمیلہ کی وجہ سے سب سے زیادہ کی جائے اور احمد ﷺ وہ ہے جس کی تعریف سب سے بہتر اور عمدہ ہو۔

دونوں ناموں کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ﷺ اپنے خلق و خصائل کی وجہ سے اس کے مستحق ہیں کہ آپ ﷺ کی سب سے زیادہ اور سب سے کامل تعریف کی جائے۔ اس تحقیق کے بعد ان دونوں کے مفہوموں کے لحاظ سے سطح عالم پر نظر ڈالئے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ یہ اسماء جتنی حقیقت اور جتنی صداقت کے ساتھ آپ ﷺ کی ذات مبارک پر چسپاں ہیں اتنے کسی اور پر نہیں۔ خالق سے مخلوق تک انبیاء (علیہم السلام) سے لے کر جن اور فرشتوں تک حیوانات سے لے کر جمادات تک غرض ہر ذی روح اور غیر ذی روح سب ہی نے آپ ﷺ کی تعریفیں کی ہیں۔ اور آج بھی اربوں انسانوں کی زبانیں دن میں نہ معلوم کتنی بار آپ ﷺ کی تعریف کے لیے متحرک رہتی ہیں۔ اس لیے محمد ﷺ اور احمد ﷺ نام کی مستحق جتنی کہ آپ ﷺ کی ذات ہے اتنی کسی اور کی نہیں ہو سکتی۔ اگر احمد ﷺ کو اسم فاعل کے معنی میں لیجئے تو بھی اس اسم مبارک کی سب سے زیادہ مستحق آپ ﷺ ہی کی ذات پاک ہے۔ کیونکہ جس قدر اللہ جل مجدہ کی تعریف آپ ﷺ نے کی ہے اتنی کسی بشر نے نہیں کی اور اسی طرح آپ ﷺ نے اپنی امت کو بھی موقع بہ موقع اللہ جل مجدہ کی اتنی حمد سکھائی کہ کتب مقدسہ میں اس امت کا لقب ہی حمادوں پر لگایا یعنی کہ اللہ عز اسمہ کی بہت زیادہ تعریف کرنے والی امت۔

آپ پہلے احمد ﷺ پھر محمد ﷺ ہوئے

قاضی عیاض اور حافظ سیبلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کو کہا جائے گا جس کی بار بار تعریف کی جائے اور احمد ﷺ وہ ہے جو سب سے زیادہ تعریف کرنے والا ہو۔ آنحضرت ﷺ کے یہ دونوں اسماء واقع کے مطابق ہیں۔ یعنی آپ احمد ﷺ بھی ہیں اور محمد ﷺ بھی۔ یعنی وجود کے حساب سے بھی پہلے آپ احمد ﷺ ہیں اور بعد میں محمد ﷺ۔ بلکہ احمد ﷺ ہونے کی وجہ سے ہی آپ محمد ﷺ ہوئے۔ آپ ﷺ نے پہلے اللہ عز اسمہ کی تعریف کی اس لیے آپ پہلے احمد ﷺ ہوئے۔ نبوت سے سرفرازی کے بعد پھر مخلوق نے آپ ﷺ کی تعریف کی اس لیے بعد میں آپ محمد ﷺ ہو گئے۔ محشر میں

بھی پہلے آپ ﷺ اللہ جل شانہ کی تعریف کریں گے اس لیے احمد ﷺ پہلے ہوں گے۔ پھر شفاعت کے بعد مخلوق آپ ﷺ کی تعریف کرے گی اس لیے بعد میں محمد ﷺ ہوں گے۔ غرض ازل سے ابد تک کی تاریخ بتاتی ہے کہ شان احمدی ﷺ شان محمد ﷺ پر مقدم ہے۔ اسی وجہ سے کتب سابقہ میں آپ ﷺ کی بشارت اسم احمد ﷺ سے مذکور ہے اور جب آپ ﷺ عالم وجود میں تشریف لے آئے تو محمد ﷺ کے نام سے پکارے گئے۔ (بحوالہ اسماء النبی ﷺ، شیخ الحدیث حضرت مولانا بدر عالم صاحب مہاجر مدنی)

عجیب نکتہ

شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ یہاں ایک اور عجیب نکتہ لکھ گئے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ حمد ہمیشہ آخر میں ہوتی ہے۔ مثلاً جب ہم کھانی کر فارغ ہو لیتے ہیں تو اللہ جل شانہ کی حمد کرتے ہیں۔ جب کام ختم ہو جاتا ہے تو حمد کرتے ہیں۔ جب سفر ختم کر کے واپس آتے ہیں تو حمد کرتے ہیں۔ اسی طرح جب دنیا کا طویل و عریض سفر ختم کر کے جنت میں داخل ہوں گے تو اللہ جل شانہ کی حمد کریں گے۔ اسی دستور کے مطابق مناسب تھا کہ جب سلسلہ رسالت ختم ہو تو یہاں بھی آخر میں اللہ جل شانہ کی حمد ہو۔ اس لیے جو نبی سب سے آخر میں آئے ان کا نام محمد ﷺ رکھا گیا۔

آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ کب رکھا گیا

حقیق کے عمل سے پہلے سوائے اللہ جل مجدہ کی ذات کے اور کچھ موجود نہ تھا۔ نہ مکان تھا نہ مکین نہ روح تھی نہ مادہ نہ وقت تھا نہ زمانہ نہ عالم تھا نہ جہاں نہ حالت تھی نہ کیفیت نہ سمت تھی نہ جہت بس اللہ تھا اور کچھ بھی نہ تھا۔ پھر کیا ہوا؟ پھر اس نے چاہا کہ اپنی خالقیت کا مظاہرہ کرے۔ اس کے ارادہ فرماتے ہی حقیق عمل میں آگئی اور عدم کو ظہور مل گیا۔ اس نے کن فرمایا اور نیست کو ہست کی صورت مل گئی۔

بے شک بشریت کی ابتدا سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہوئی مگر سرور کائنات، فخر موجودات، خلاصہ کائنات، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کی حقیق سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔

میرے آقا و سردار کا نام محمد ﷺ کب رکھا گیا؟ اس سلسلے میں بہت سی روایتیں ملتی ہیں۔ گو تمام راوی اس بات پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ کا یہ نام حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے بہت پہلے رکھا گیا۔ لیکن اس میں اختلاف ہے کہ کتنا پہلے۔ ان روایات کے مطابق آپ ﷺ کا یہ نام حقیق آدم

علیہ السلام سے کم سے کم دو ہزار سال پہلے اور زیادہ سے زیادہ نو لاکھ سال پہلے رکھا گیا۔ لیکن محدثین نے ایک ایسی حدیث شریف کا ذکر بھی کیا ہے جس سے آپ ﷺ کی ذات بابرکات کا نو لاکھ سال سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہوتا ہے۔

مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرور کائنات ﷺ نے ایک بار حضرت جبرئیل امین علیہ السلام سے پوچھا کہ تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔ وہ ستارہ ہر ستر ہزار برس بعد ایک مرتبہ طلوع ہوتا تھا میں نے اس ستارے کو بہتر ہزار بار طلوع ہوتا دیکھا ہے۔ یہ سن کر حضور پر نور ﷺ نے فرمایا کہ ”اے جبرئیل مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی قسم وہ ستارہ میں ہی تھا“ (مفہوم)۔ (سیرت حلبیہ جلد اول ص: 49، امام یوسف بن اسماعیل بھانی، جواہر البحار ص: 776، امام بخاری، تاریخ کبیر، تفسیر روح البیان، جلد اول ص: 974)

تھا نور محمد ہی سر عرش مطلی
جبرئیل کو صد بار جو تارا نظر آیا

حساب کے عام قاعدہ کی رو سے اگر ہم ستر ہزار کو بہتر ہزار سے ضرب دیں تو حاصل جواب آئے گا پانچ ارب چالیس کروڑ سال۔ اللہ جل مجدہ نے قرآن شریف میں اپنے ایک دن کو ہمارے ایک ہزار سال کے برابر قرار دیا ہے۔ (سورہ الحج، آیت: 47) اگر اس حدیث مبارکہ میں حضرت جبرئیل علیہ السلام کے بتائے ہوئے سالوں کا اس تناسب سے حساب لگائیں تو نور محمدی (ﷺ) کی تخلیق اس وقت ہوئی جہاں تک ہمارا کوئی حساب، کوئی گنتی، کوئی عدد نہیں پہنچ سکتا۔

تخلیق کائنات سے پہلے اسم محمد ﷺ

اس حدیث شریف سے پتہ چلتا ہے کہ سیدالارزاقی آخرا الزماں ﷺ کا نام محمد ﷺ اس وقت رکھا گیا جب کچھ نہ تھا نہ آسمان تھا نہ زمین تھی نہ عرش تھا نہ کرسی تھی نہ جہنم تھا نہ جنت تھی نہ قلم تھا نہ لوح تھی نہ سورج تھا نہ روشنی تھی نہ چاند تھا نہ چاندنی تھی نہ ستارے تھے نہ ان کی چمک تھی نہ دن تھا نہ رات تھی نہ صبح تھی نہ شام تھی نہ فضا تھی نہ ہوا تھی نہ ابر تھا نہ گھاٹی تھی نہ زمانہ تھا نہ مکان تھا نہ حسن تھا نہ جمال تھا نہ گل تھے نہ بوٹے تھے نہ شجر تھے نہ حجر تھے نہ گری تھی نہ سردی تھی نہ نیم تھی نہ شبیم تھی نہ بہار تھی نہ خزاں تھی نہ بلبل تھی نہ چمک تھی نہ سبزہ تھا نہ مہک تھی نہ ڈالی تھی نہ لچک تھی نہ ہیرے تھے نہ جواہر نہ زر

تھے نہ خزینے نہ دولت تھی نہ دینے نہ بحر تھے نہ سفینے نہ دریا تھا نہ کنارہ نہ موج تھی نہ حباب نہ صحرا تھے نہ گلشن نہ ہوا تھی نہ خاک نہ پانی تھا نہ آگ نہ ظلی تھی نہ شباب نہ نشیب تھا نہ فراز نہ ٹری تھا نہ ثریا نہ جبرئیل تھے نہ میکا ئل نہ اسرائیل تھے نہ عزرائیل نہ ملائکہ تھے نہ کرویں نہ عقل تھی نہ حواس نہ آدم تھے نہ آدمیت نہ انسان تھے نہ انسانیت نہ حیوان تھے نہ حیوانیت نہ یہ چہل پہل تھی نہ یہ ریل پیل نہ دیوا کی تھی نہ شعور نہ ہجر تھا نہ وصال نہ اقرار تھا نہ انکار نہ آہ تھی نہ فریاد نہ رونا تھا نہ ہنسا نہ جاگنا تھا نہ سونا نہ جذبہ تھا نہ احساس نہ جوانی تھی نہ بڑھاپا نہ ہوش تھا نہ خرد نہ غرض یہ کہ کچھ بھی نہ تھا سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے آپ ﷺ کے نور کو پیدا فرما کر آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا یہ نور کیا چمکا گویا زندگی میں بہار آگئی سلسلہ چل نکلا۔ چراغ سے چراغ جلنے لگے دیکھتے ہی دیکھتے کائنات وجود میں آگئی اور سارا جہاں جگمگانے لگا۔

معجزہ عظیم

صاحب قاموس محمد الدین فیروز آبادی لکھتے ہیں کہ ”مجملہ دیگر کمالات نبوت اور معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی رسول کریم ﷺ کا نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ بھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف کے بعد تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں آگے بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی اور کوشش کے مطابق جس قدر ترقی کرتا جاتا ہے۔ محض اعتقاد انہیں بلکہ واقعتاً رسول عربی ﷺ کے کمالات پر سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔ یورپ کے علماء اور فضلاء کی اکثریت جیسے جیسے تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے انہیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبان اعتراف کھلنی پڑتی ہے کہ بلاشبہ رسول عربی ﷺ کے قانون دنیا کی ضرورتوں کے کفیل اور آپ ﷺ کی زندگی عالم انسانی کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔

اہل ایشیاء کا رجحان طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ اسی قدر وہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ دنیا کا واحد معجزہ ہے کہ چودہ سو برس سے بھی پہلے سے نام مبارک ان آنے والے حالات کا پتہ دے رہا ہے کہ مستقبل میں دنیا کی عمر جتنی دراز ہوگی۔ اسے کمالات نبوت محمدی ﷺ کے اعتراف کے علاوہ اور کوئی چارہ نہ ہوگا۔“ (تفسیر روح البیان، جلد ہفتم، ص: 220؛ منتہی الادب، جلد اول، ص: 273؛ معالم المتزیل، جلد اول، ص: 358)

مجموعہ خوبی

صاحب المفردات ابوالقاسم حسین بن الفضل راغب اصفہانی لکھتے ہیں کہ: ”مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔ قدرت نے ہر چیز کو

پیدا کرنے کے لیے ایک معیار مقرر کیا ہے۔ مخلوقات کی ہر نوع، ہر قسم کا ایک درجہ کمال ہے کہ جس کے آگے اس کے قدم نہیں بڑھتے۔ حیوانات، نباتات اور جمادات تک میں اس کے ثبوت مل سکتے ہیں۔ صورتیں ایک ہیں، شکلیں متحد ہیں، اوصاف مختلف ہیں۔ لیکن ان مختلف اوصاف کی ایک انتہا ہے جسے جنس اعلیٰ سے تعبیر کیا جاتا ہے کہ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں۔ ہر نوع میں جنس اعلیٰ کو جس پر اوصاف جامعیت کے ساتھ جا کر ختم ہوتے ہیں، ہم مقصود فطرت اور نقطہ تخلیق کہہ سکتے ہیں۔

آج انسان کی شکل و شبہت اس کے اعضاء و جوارح، اس کا ڈھانچہ، جسمانی ساخت غرضیکہ سب چیزیں ٹھیک وہی ہیں جو دنیا کے پہلے انسان کی تھیں۔ لیکن دماغی کیفیتوں کا حال ان سے جداگانہ ہے۔ ان میں برابر ارتقاء اور اختلاف جاری ہے۔ اب اگر غور کیا جائے تو ارتقائے دماغی کی آخری سرحد اگر کوئی ہے تو وہ ذات قدسی صفات آقائے نامدار رسول عربی ﷺ کی ہے۔“ (مفردات، صفحہ: 385، دیکھو المنجد ص: 103، الصراح، جلد اول، ص: 237، برہان الدین اٹکلی، السیرة الحلبيہ، جلد اول، ص: 89)

مخلوق کامل

جیسا کہ اوپر آچکا ہے احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا اصل مادہ حمد (ح+م+د) ہے۔ حمد سے محمد ﷺ اسی طرح بنایا گیا ہے جیسے علم سے معلم۔ (امام ابن قیم، جلاء الافہام) محاورات عرب سے حمد کے یہ بھی معنی ملتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت، اپنی طاقت کے مطابق انجام دینا۔ ان معنوں کو سامنے رکھتے ہوئے بلا تامل کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد ﷺ کے معنی مخلوق کامل کے بھی ہیں۔ مدنی آقا ﷺ مخلوق کامل ہیں۔

محقق عظیم سید محمود آلوسی، قطب الدین رازی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”وہ سارے فضائل و کمالات جو پروردگار عالم نے متفرق طور پر حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے انبیاء کرام اور رسل عظام علیہم السلام کو علیحدہ علیحدہ عطا کئے تھے، وہ یک جا کر کے دامن مصطفیٰ میں ڈال دیئے۔“ (روح المعانی، جلد ہفتم، ص: 217، یوسف بن اسماعیل نعمانی، جواہر البحار، جلد سوئم، ص: 345، جلد چہارم، ص: 130، الکبیر، جلد 13، ص: 71)

کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ پر بیضا داری
آں چہ خوباں ہمہ دراند تو تہا داری

قضاء الحق

حمد کے ایک معنی قضاء الحق کے بھی آئے ہیں اس صورت میں لفظ محمد کے ایک معنی یہ بھی ہوئے کہ وہ جس کا پورا پورا حق ادا کر دیا گیا ہو۔ یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسانی کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق تخلیق مقرر تھا وہ آپ ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔ علم و عمل، خلق و خلق، دماغ اور کردار ارتقائے ذہنی و ارتقائے عملی یہ سب چیزیں انسان کا خلاصہ اور اس کی تخلیق کائنات کا لب لباب ہیں۔ عمل علم پر، کردار دماغ پر مطلق خلق پر قائم ہے۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے۔

تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کردار اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ رسول عربی ﷺ کی ذات مبارک نے پیش کیا۔ عالم انسانی اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دشمن بھی اس کا اقرار کرتے تھے۔ خود اللہ جل شانہ آپ ﷺ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

اِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيْمٌ (سورة القلم، آیت 4)

مفہوم: بے شک آپ ﷺ بلند اخلاق ہیں۔

اور خود آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

”میں محاسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“ (موطا امام مالک)

خاتم النبیین ﷺ

ایک اور عجیب امر یہ ہے کہ یہ نام مبارک آپ ﷺ کے نہ صرف نبی ہونے بلکہ خاتم النبیین ﷺ ہونے کی بھی دلیل ہے۔ لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی اور مخلوق کامل کے جو ہم اوپر بیان کر آئے ہیں اس کے آگے کوئی نقطہ ہے ہی نہیں۔ اسی حالت پر کمال کلی کی انتہا اور معارف کا اختتام ہے۔ جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت اور نہ ہی کسی نبی کا وجود ممکن ہے۔ مستشرقین یورپ میں سے جن لوگوں نے آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا ہے۔ اعتراض کی ہزار کوششوں کے باوجود اعتراف کمال پر مجبور ہوئے۔ سر ولیم میور اور مارگولٹ جیسے سخت تحصب لوگوں کو بھی کھلے اور چھپے الفاظ میں اقرار کرنا پڑا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تعلیم انتہائی سچائی اور حقیقی صداقت پر مبنی ہے۔ عہد نبوت میں بھی اس قسم کے واقعات پیش آچکے ہیں کہ بعض سخت ترین منکرین ایک نگاہ اقدس کی تاب نہ لاسکے۔ نامور یہودی عالم عبداللہ بن سلام کا اسلام لانے کا واقعہ اس کی بہترین مثال ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کے حالات

اور واقعات اپنے اندر کچھ ایسی کشش رکھتے ہیں کہ مخالف سے مخالف اور سخت سے سخت دشمن بھی اعتراف حقیقت پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی خاصیت اور بے اختیارانہ کشش کو نام مبارک میں بیان کیا گیا ہے۔

آپ ﷺ کا جزو جزو قابل تعریف ہے

لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی بیان کئے گئے ہیں کہ وہ جس کا جزو جزو قابل تعریف ہو۔ اصلاح نفس سے لے کر تدبیر منزل تک زندگی کی وہ کون سی شاخ ہے جس کا عملی نمونہ ذات قدسی صفات محمد رسول ﷺ نے پیش نہ کروایا ہو۔ انبیاء علیہم السلام کا تمام تر سلسلہ دنیا میں ایک خاص ترتیب اور نظام کے ساتھ آیا اور ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی کمال لایا۔ یہ باہر کت سلسلہ جب اپنی حد نہایت کو پہنچا تو ضرورت ہوئی کہ عالم انسانی کے سامنے ایک ایسا نمونہ کامل پیش کیا جائے جو ان تمام صفات اور فضائل کا آئینہ ہو جس کی زندگی سامنے رکھنے سے موسیٰ علیہ السلام کی مستی، عیسیٰ علیہ السلام کا اخلاق اور ابراہیم علیہ السلام کی محبت بیک وقت نظر کے سامنے آجائے اور پھر ان تمام اوصاف میں وہ اپنے حقیقت میں (پہلے آنے والوں) سے بالاتر بھی ہو۔

خوش تدبیر

خوش تدبیری اور حسن اسلوب کے موقع پر بھی حمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طرح لفظ محمد ﷺ کے ایک معنی یہ بھی قرار دیئے جاسکتے ہیں کہ وہ جس کے ہاتھوں خوش تدبیری نے ترقی کی۔ آپ ﷺ کی تعلیمات، آپ ﷺ کا لایا ہوا دین اللہ جل شانہ کی خاص مرضی اور خاص تدبیر سے جس سرعت سے اور بغیر کسی خاص جدوجہد کے عالم میں پھیل گیا، اس کی رفتار ترقی پر دنیا آج بھی انگشت بدنداں ہے۔

ایک عجیب پیشین گوئی

غور کریں کہ آپ ﷺ کے اسم مبارک کے لغوی معنی میں ایک پیشین گوئی بھی شامل ہے اور عالم الغیب والشمادۃ کی جانب سے جملہ اہل عالم پر یہ راز آشکارا کیا گیا ہے کہ اس اسم کے سُنی کی مدح و ثناء دنیا میں سب سے بڑھ کر سب سے زیادہ تو الٰہی و تو اتر کے ساتھ کی جائے گی۔

☆ وہ کون ہے جس کا مقدس نام آج کروڑوں انسانوں کی زبان پر جاری اور قلوب پر ساری

ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کے مقدس نام کی نوبت شاہانہ مساجد کے بلند ترین میناروں سے سامعہ نواز

ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کی سیرت پاک انسانی زندگی کے ہر لمحہ و ہر ساعت میں اور ہر درجہ اور ہر مقام پر رہنا ہے۔

☆ وہ کون ہے جو اپنے افعال میں محمود ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کی رفعت فرش سے عرش تک ملی ہوئی ہے۔

☆ وہ کون ہے جس کی تعلیم کی وسعت بحر و بر پر چھائی ہوئی ہے۔

پیشک وہ محمد ﷺ ہیں۔ اسم بھی محمد ﷺ ہے اور منشی بھی محمد ﷺ ہے۔ (قاضی سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللعالمین ﷺ جلد سوئم ص: 178)

اسم محمد ﷺ سے دلیل توحید

اسلام کے رکن اول یعنی شہادت توحید و رسالت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ عقیدہ توحید یعنی لا الہ الا اللہ پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ شہادت رسالت یعنی محمداً عبده و رسوله سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادت توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادت رسالت محمدی ﷺ اس دعوے کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور ﷺ کی ذات سے اور آپ ﷺ کی شہادت سے کائنات کو حاصل ہوا ہے۔

حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن و جمال میں شریک و ہمتا اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں ہمسر ہے۔ انہی گونا گوں خصوصیات اور کمالات کی بنا پر اللہ جل شانہ کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف میرے آقا ﷺ کے حصے میں آئی ہے۔ اس لیے آپ کا نام محمد رکھا گیا (ﷺ)۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں میرے آقا ﷺ کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی توحید و یکتائی کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں اس لیے کہ میرا محبوب ﷺ اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے۔ اور فرمایا جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب ﷺ کو دیکھ لیں اس کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کر لیں انہیں دنیا میں توحید کا سب سے بڑا ثبوت اور سب سے بڑی دلیل ہاتھ آ جائے گی۔

اہل خاندان کے اسماء کی عظمت

خداوند عالم نے اپنے محبوب کے لیے جو نام پسند فرمائے تھے اور بقول حضرت حسان رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ ”اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کا اسم گرامی اپنے نام پاک سے مشتق کیا ہے پس وہ عرش والا محمود اور یہ محمد ﷺ ہیں“ ان کی خبر اللہ جل شانہ نہ صرف یہ کہ انبیاء و رسل کو دیتا رہا بلکہ آپ ﷺ کے اجداد کو بھی اس کی خبر پہنچادی گئی تھی۔ اسی لیے ان دونوں ناموں کی حفاظت بھی ہوتی رہی کہ کسی اور کو ان ناموں کے رکھنے کی جرأت نہ ہو۔ یہی نہیں بلکہ ان ناموں کے صدقے میں یہاں تک اہتمام ہوا کہ آپ ﷺ کے قبیلے اور آباؤ اجداد کے ناموں میں بھی کوئی ایسا نام نہ آنے پائے جو کفر و شرک کی گندگی کا نشان یا علامت لیے ہوئے ہو۔ عرب کی فضا میں شرک اور بت پرستی گھلی ہوئی تھی۔ وہ اپنی اولادوں یا قبیلوں کے جو نام رکھتے وہ یا تو مشرکانہ ہوتے یا مکروہ اشیاء پر رکھے جاتے یا پھر بے معنی ہوتے۔ جیسے عبدالدار (آستانہ کا غلام)، عبدود (دو دیوتا کا غلام)، حرب (لڑائی)، جمل (جہالت)، عبدالشمس (سورج کا غلام)، عبدالعزیز (عزیز و یوی کا غلام)، حزن (غم)، شداو (تند خو) وغیرہ۔

عورتوں کے نام خساء (چھٹی ناک والی)، عاصیہ (نافرمان)، رباب (باجہ)، عفراء (مٹی میں لتھڑی ہوئی) وغیرہ ہوتے۔

جبکہ قبیلوں کے نام بنو اسد (شیر والے)، بنو صہبہ (گموہ والے)، بنو مرہ (چھتے والے) وغیرہم ہوتے۔ یہ سارے نام کفر و جہالت کی نشانیاں اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہیں۔ لیکن شان کریمی اور اے محبوب ﷺ سے محبت کا عالم دیکھئے کہ جس طرح اپنے محبوب ﷺ کے نام کی حفاظت اور بشارت مسلسل چلی آرہی ہے۔ اسی طرح اپنے محبوب ﷺ کے قبیلہ، خاندان اور اجداد کے ناموں میں اتنی احتیاط رکھی کہ کل کفار مکہ اور یہودی کسی بھی نام کو جو آپ ﷺ کے اب و جد (باپ دادا) میں ہو مکروہ بنا کر طعنہ زنی نہ کر سکیں۔ اسی واسطے ان کے ناموں کی بھی حفاظت فرمائی اور یہ اہتمام فرمایا کہ کوئی بھی ایسا نام نہ رکھنے پائے جو اس کے محبوب ﷺ پر طعنہ زنی اور اس کی دل آزاری کا سبب بن سکے۔ اس خاص حفاظت کا نتیجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اہل خاندان کے نام عبداللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کا غلام)، آمنہ رضی اللہ عنہا (امن چاہنے والی)، حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی)، ام ایمن رضی اللہ عنہا (برکت والی)، ثویبہ رضی اللہ عنہا (اعلیٰ اخلاق و کردار والی)، عائشہ رضی اللہ عنہا (زندہ رہنے والی)، ام سلمہ رضی اللہ عنہا (سلامتی والی)، وہب (بخشش)، بنو ہاشم (قحط میں بھوکوں کو روٹی چورہ کر کے کھلانے والے)، بنو زہرہ (کلیوں، غنچوں والے)، بنو سعد (نیک بخت)، شیبہ (سفید بالوں بزرگی والے)، مناف (شریف، ممتاز، بلند) وغیرہ رکھے گئے۔ ان تمام اسماء میں بندگی، شرافت، بزرگی، امن، بخشش، حلم، برکت، سلامتی، شجاعت، اعلیٰ اخلاق، نیک بختی اور خدمت جیسے اوصاف نمایاں ہیں۔ گویا اللہ جل شانہ نے آپ ﷺ کے قبیلے اور خاندان میں آپ ﷺ کی آمد سے پہلے ہی آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو ناموں کی شکل دے کر

پھیلا دیا تھا اور پھر ان سب کو سمیٹ کر کبجا کر کے آپ ﷺ کا جزو بنا دیا۔ یہ سب اللہ جل شانہ کی مشیت کے تحت ہی ہوا۔ میرے آقا ﷺ کے خاندان کے اسماء مبارک عرب کے جاہلانہ و بت پرستانہ ناموں کے مقابلے میں اس طرح خوبیوں اور وصف سے روشن اور ممتاز ہیں جیسے پتھروں میں ہیرے جواہرات جیسے کانٹوں میں گلاب ہیں، حبیب کبریٰ ﷺ کے نام مبارک کی معنوی خوبیاں، شان و عظمت، جلال و ہیبت، لطف و عنایت، حسن و جمال، وصف و کمال، رموز و اسرار انسانی نگاہ سے چھپے ہوئے ہیں۔ لیکن صوری حسن بھی اتنا ہے کہ مداحان رسول ﷺ نے اس کی تفسیروں میں وفتروں کے دفتر گل و گلزار کر دیئے ہیں۔

اسرار پنہانی

نبی کریم ﷺ کے خاندان کے ناموں کو اگر گہرائی سے دیکھا جائے تو پتا چلتا ہے کہ اللہ جل شانہ نے ان میں کیسے کیسے راز چھپا رکھے ہیں۔ آپ ﷺ کے والد مکرم کا نام عبد اللہ رضی اللہ عنہ (اللہ کا غلام) ہے۔ گویا آپ ﷺ ایسے مقدس ہیں کہ آپ ﷺ کا پیکر اطہر عبودیت کے خون سے تشکیل پذیر ہوا۔ والدہ ماجدہ کا نام آمنہ رضی اللہ عنہا (امن چاہنے والی) ہے گویا آپ ﷺ نے امن و شانتی کے لٹن میں مراتب وجود کو مکمل فرمایا۔ آپ ﷺ کی اتالیقی دایہ کا نام حلیمہ رضی اللہ عنہا (حلم والی) ہے۔ گویا آپ ﷺ نے علم و بردباری کے دودھ سے تربیت فرمائی۔ یہ اسرار پنہانی جو ان اسماء مبارکہ میں ہیں ان کا اجتماع (ایک جگہ جمع ہو جانا) محض اتفاق نہیں ہے۔ بلکہ قادر مطلق یہ بتا دینا چاہتا ہے کہ جس بچے کے پیکر عنصری میں ایسے فضائل ایک جگہ جمع ہوں وہ حقیقتاً اسم بائمی ہوگا۔

آپ ﷺ کے ناموں کی حفاظت

آپ ﷺ کے دونوں اسمائے گرامی احمد ﷺ اور محمد ﷺ میں جہاں عجیب خصائص اور بدیع آیات ہیں وہاں ایک اور زبانی بات یہ بھی ہے کہ سرور کون و مکاں ﷺ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جملہ انسانوں کو اپنے بچوں کا نام محمد اور احمد رکھنے سے روک رکھا اور کسی کو ان ناموں سے موسوم نہ ہونے دیا۔ حالانکہ گزشتہ کتب سماویہ میں آپ ﷺ کے یہ دونوں نام مذکور تھے۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ کے اسم گرامی احمد ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کی آمد کی خوش خبری سنائی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی ساری زندگی ”احمد ﷺ“ کے نام سے آپ ﷺ کے ذکر جمیل کا ڈنکا بجاتے رہے۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اس نام کے رکھنے سے روک رکھا۔ (یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نبی کریم ﷺ کے ظہور تک دنیا میں کسی

بھی بیچے کا نام احمد اور محمد نہیں رکھا گیا۔ قاضی عیاض اندلسی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الشفاء و بصیرت حقوق المصطفیٰ (ﷺ) میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ سے پہلے کوئی اس نام کے ساتھ موسوم نہیں ہوا تاکہ ضعیف عقیدے والوں کے دلوں میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ پیدا ہونے پائے (اس صورت میں گمان ہو سکتا تھا کہ شاید اسی شخص کے بارے میں نبی آخر الزماں ﷺ ہونے کی بشارت دی گئی ہے)۔

اسی طرح آپ ﷺ سے پہلے عرب و عجم میں کسی کا نام محمد نہیں رکھا گیا۔ ہاں جب آپ ﷺ کی ولادت باسعادت کا زمانہ قریب آیا اور اس وقت کے اہل کتاب نے لوگوں کو آپ ﷺ کی آمد آمد کی خوشخبری سنائی لوگوں میں یہ شہرت عام ہوئی کہ نبی آخر الزماں ﷺ پیدا ہونے والے ہیں اور ان کا نام پاک محمد (ﷺ) ہوگا۔

اعجاز اسم محمد ﷺ

مردی ہے کہ محمد بن عدی سے پوچھا گیا کہ تمہارا نام محمد کیسے رکھا گیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں نے بھی والد سے یہی سوال پوچھا تھا تو انہوں نے بتایا کہ وہ اور ان کے تین ساتھی شام کے علاقے میں تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ وہاں ایک بستی میں قیام کیا۔ بستی کے بت خانے والوں نے ہمیں اجنبی سمجھ کر ہم سے ہمارے وطن کے بارے میں دریافت کیا ہم نے انہیں بتایا کہ ہم عربی ہیں اور قبیلہ معصر سے تعلق رکھتے ہیں۔ مندر کے پردہت نے ہمیں بتایا کہ ہماری قوم میں عنقریب نبی آخر الزماں ﷺ کا ظہور ہونے والا ہے۔ اور اس نے ہمیں ہدایت دی کہ ہم جلد واپس جا کر ان سے فیوض و برکات حاصل کریں کیونکہ وہی خاتم النبیین ﷺ بھی ہوں گے۔ ہم نے اس سے پوچھا کہ ان کا نام کیا ہوگا تو ہمیں بتایا گیا کہ ان کا نام محمد ﷺ ہوگا۔ اس پر ہم چاروں ساتھیوں نے منت مانی کہ اگر ہمارے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو ہم اس کا نام محمد رکھیں گے۔ چنانچہ ہم جب لوٹے تو ہم سب کے ہاں لڑکے پیدا ہوئے۔

اس روایت کو مد نظر رکھتے ہوئے علماء کرام نے لکھا ہے کہ اگر حمل کے دوران یہ منت مان لی جائے کہ ہونے والے بچے کا نام محمد رکھا جائے گا تو یقیناً لڑکا پیدا ہوگا۔ اس آسان نسخے پر صدق دل سے عمل کریں۔ وقت مباشرت اللہ تعالیٰ سے عہد کریں کہ اے باری تعالیٰ میری رفیقہ حیات کا دامن زیست اگر سرسبز ہوا تو میں تو مولود کا نام تیرے محبوب ﷺ کے نام پر محمد رکھوں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ رحمت و کرم کا بادل چمچم ہم پر سے گا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس کی عورت حمل سے ہوا اور وہ نیت کر لے کہ پیدا ہونے والا بچہ کا نام محمد رکھوں گا تو انشاء اللہ تعالیٰ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔ اگر حمل میں لڑکی بھی ہوگی تو اس

اسم مبارک کی برکت سے وہ لڑکا ہو جائے گی۔ (انسان العیون، جلد اول، ص: 36)

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جو چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو تو اسے چاہیے کہ حاملہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر عہد کرے کہ اگر لڑکا ہوا تو میں اس کا نام محمد رکھوں گا۔ اللہ کے فضل سے اس کے یہاں لڑکا ہی ہوگا۔

(فتاویٰ مجلس المدینہ سخی)

اسم محمد ﷺ کا ہر لفظ با معنی ہے

الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو بھی کم کر دیا جائے تو لقیہ حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں۔ مثلاً ریاض ایک با معنی لفظ ہے اور ری۔ ا۔ ض کا مجموعہ ہے۔ اگر ان حروف میں سے ایک حرف بھی کم کر دیا جائے تو لقیہ حروف بے معنی ہو کر رہ جائیں گے لیکن رب العزت جل شانہ کا اسم ذاتی ”اللہ“ اور میرے آقا و مولا ﷺ کے دونوں اسمائے ذاتی محمد ﷺ اور احمد ﷺ اس قاعدے، کلمے، فارمولے سے مستثنیٰ ہیں۔

لفظ محمد ﷺ ایسا صحیح اور با معنی لفظ ہے کہ اگر اس لفظ میں سے کوئی ایک حرف بھی کم کر دیا جائے تو بھی بتایا حروف با معنی رہیں گے۔ مثلاً اگر اس کا پہلا حرف ”میم“ ہٹا دیا جائے تو ہمارے پاس ”حم“ باقی رہ جاتا ہے جس کے معنی ہیں بے پایاں تعریف و توصیف، یعنی محمد ﷺ ایسی ہستی ہیں جو بے پایاں ستائش و توصیف کے لائق ہیں اور واقعی آج ہر دیدہ و بینا گواہ ہے کہ مغرب سے مشرق تک اور شمال سے لے کر جنوب تک کرہ ارض پر ہر جگہ و ہر مقام پر نبی کریم ﷺ کی تعریف و توصیف ہو رہی ہے۔ دنیا کا کوئی کونا ایسا نہیں ہے جس میں آپ ﷺ کا نام نامی لوگوں کے دلوں میں جاگزیں نہ ہو۔ ہر مسجد میں روزانہ پانچ بار آپ ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا ڈنکا بلند آواز سے بجتا ہے۔ دنیا میں قریہ قریہ، بستی بستی یہی حال ہے۔ پھر کائنات کا خالق حقیقی خود اور اس کے بے حد و حساب فرشتے ہر وقت میرے آقا ﷺ کے حضور درود و سلام کے گلدستے بھیج رہے ہیں۔ واقعی آپ اللہ جل شانہ کا وہ شاہکار ہیں جس کی جتنی تعریف و توصیف کی جائے کم ہے۔

اگر محمد ﷺ میں سے ح کو کم کر دیا جائے تو ”مد“ باقی رہ جاتا ہے۔ یعنی مدد کرنے والا۔ عطاء خداوندی سے آپ ہمیشہ سے اپنے چاہنے والوں کی مدد فرماتے رہے ہیں۔

اگر محمد ﷺ میں سے ابتدا کی میم اور ح حذف کر دیے جائیں تو باقی رہ جاتا ہے ”مد“ جس کے معنی ہیں ”کشیدن“ یعنی کھینچنا۔ آپ ﷺ کی تعلیم پاک ایسی پرکشش ہے کہ ایک دنیا کو آپ ﷺ نے اپنی

طرف پہنچ لیا ہے ور آپ ﷺ کی کشش نے ایک دنیا کو آپ ﷺ کے قدموں میں لا ڈالا ہے۔ مد کے ایک معنی بلند اور دراز کے بھی ہیں۔ یہ میرے آقا ﷺ کی عظمت و رفعت کی طرف اشارہ ہے۔

اور اگر دوسرے میم کو بھی ہٹا دیا جائے تو صرف ”ذ“ (دال) باقی رہ جاتا ہے۔ جس کا ایک مفہوم ہے دلیل دینے والا۔ یعنی اسم محمد ﷺ اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔ دال کے ایک اور معنی ہیں رہنما۔ گویا حضور پر نور شافع یوم نشور ﷺ ساری دنیا کے لیے رہنما ہیں۔ ﷺ

لفظ محمد ﷺ کی طرح لفظ احمد ﷺ کا بھی ہر حرف با مقصد اور با معنی ہے۔ شروع کا الف ہٹا دینے سے حمد باقی رہ جاتا ہے جو با معنی لفظ ہے۔ اگر شروع کا الف اور ح نکال دیں تو ”مذ“ رہ جاتا ہے۔ یہ بھی با معنی لفظ ہے۔ اگر اس میں سے میم کو بھی حذف کر دیا جائے تو دال رہ جاتا ہے۔ یہ بھی با معنی لفظ ہے اور ان سب الفاظ کی تشریح اوپر آ چکی ہے۔

ہر گل میں ہر شجر میں محمد ﷺ کا نور ہے

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل حدیث میں آیا ہے کہ کائنات کی ہر شے اپنی تخلیق میں نور محمد ﷺ کی مرہون منت ہے۔ آپ ﷺ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (امام محمد نووی شافعی الدر المنہج فی شرح خصائص النبویہ ﷺ)

اللہ جل شانہ نے جب تکوین کائنات کا ارادہ کیا تو سب سے پہلے اپنے نور سے اپنے محبوب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نور کو پیدا فرمایا پھر اس نور سے کائنات کی ایک ایک شے وجود میں لائی گئی۔ ہر چیز ہر نعمت، محبوب خدا ﷺ کے طفیل، انہی کی خاطر پیدا کی گئی ہے اور کل کائنات میں جو کچھ بھی ہے، خالق کل نے وہ سب کا سب اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے قبضہ و اختیار میں دے دیا ہے اور ہر شے پر نام ”محمد“ (ﷺ) لکھ دیا ہے تاکہ سب جان لیں کہ ہر چیز ”محمد“ (ﷺ) کی ملکیت ہے۔ ہر شے کے مالک محمد ہیں۔ ﷺ

محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

نام محمد ﷺ کی کیا بات ہے، وہ چشم بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے۔ نام محمد ﷺ کہاں نہیں؟ محبتوں کی روزن سے نظارہ تو کرو۔ عالم بالا کا وہ کونسا عنصر ہے جس پر اس مقدس اسم کی حکمرانی اور سلطانی نہ ہو۔ زمین و آسمان کا وہ کونسا گوشہ ہے جس پر اس نام نامی کی بادشاہت نہیں ہے۔ حق تعالیٰ کو اپنے محبوب کا نام پاک، اسم مبارک محمد ﷺ اس قدر پیارا ہے کہ اس نے یہ نام کائنات کے ذرے ذرے پر لکھ دیا ہے۔

ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے کائنات آسمانی کا کونا کونا دیکھ ڈالا کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جہاں اسم محمد ﷺ لکھا ہوا نہ ہو۔ آسمانوں کے کونے کونے پر ساق عرش پر لوح محفوظ میں حوروں کے سینوں پر فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان جنت کے ہر دروازے پر یہ نام نامی اسم گرامی لکھا ہوا ہے۔

کتنے ہی خوش نصیبوں کو اللہ جل مجدہ نے اس عالم زیریں میں اپنے محبوب ﷺ کے نام مقدس کا نظارہ کروایا جس کو خالق دو جہاں نے اس خاکدان گیتی کی مختلف اشیاء پر اپنی قدرت سے رقم فرمایا۔ دیکھنے والوں نے دیکھا کہ درختوں کے تنوں پر پھولوں کی پتیوں پر پھلوں پر پھیلیوں کے پہلوؤں پر سبز کیڑوں کی جلد پر بادلوں کی پیشانی پر سونے کی مدفون تختیوں پر پتھروں کے سینوں پر چٹانوں کے ماتھوں پر انسانوں کے چہروں پر بچوں کی آنکھوں پر گلاب کی پگھڑیوں پر یہ ہی پیارا نام لکھا ہوا ہے۔

ہر صحف ساوی میں توریت میں انجیل میں زبور میں صحیفہ آدم علیہ السلام میں صحیفہ ابراہیم علیہ السلام میں صحیفہ اسحاق علیہ السلام میں کتاب حقوق علیہ السلام میں شعیب علیہ السلام کے اقوال میں سلیمان علیہ السلام کے مزامیر میں اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور پرانوں میں گوتم بدھ کے ملفوظات میں آپ کے دونوں نام احمد ﷺ اور محمد ﷺ جلوہ گر ہیں۔ غرضیکہ نہ صرف کتابوں میں بلکہ زمین و آسمان ملک و فلک عرش و فرش حجر و مدثر و شجر و ثمر پر یہ پاکیزہ کلمہ مکتوب ہے۔ حتیٰ کہ یہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام نامی محمد ﷺ لکھا دیکھا ہے۔ دور جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا ہے کہ انسان کی سانس کی نالی پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہے اور داہنے پھیپھڑے پر محمد رسول اللہ مکتوب ہے۔

سبحان اللہ۔ عارف کامل حضرت سلطان باہو علیہ الرحمۃ کا یہ ارشاد کچھ معنی رکھتا ہے کہ ہر جاندار کا سانس اسم ”ہو“ سے نکلتا ہے۔

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں
وہ جن و بشر میں وہ حور و ملک میں
وہ روح رواں ہیں زمین و فلک میں
وہ ذروں تاروں کی نوری چمک میں
حسینوں کے چہروں کی تاب و جھلک میں

نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

کلی میں، کلی میں، نبی و ولی میں
صدیق و عمر عثمان و علی میں
وہ ظاہر و باطن، خفی و جلی میں
اٹھاراں اکاسی لکھے ہر تلی میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

سفر میں حضر میں، وہ نیم و خطر میں
شجر میں حجر میں، قلب و نظر میں
وہ جینے میں مرنے میں، وہ ساتھی قبر میں
بجز اس کے کون ہوگا ساتھی حشر میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

نمازوں میں اذانوں میں ہر ایک امر میں
پیشوں میں، جزموں میں، زیر و زبر میں
وہ بیٹھا محمد ﷺ جو ہے ہر ثمر میں
وہ چمکتا و مکتا شمس و قمر میں
نہاں میں عیاں میں غرض دو جہاں میں
محمد ﷺ کا جلوہ ہے کون و مکاں میں

جگمگ جگمگ نام محمد ﷺ

اللہ جل مجدہ نے اپنے محبوب کے نام کو عالم میں روشن کر کے اعلان فرمادیا وَرَفَعْنَا لَكَ

ذکرک ہم نے تمہارے نام کو بلند کر دیا۔ یہ کوئی دور کی بات نہیں 1926ء میں الہ آباد میں 1927ء میں جبل پور بھوپال بریلی اور ساگر میں 1928ء میں آگرہ پرتاب گڑھ فرید پور اور امرتسر میں ایک عالم نے نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ آسمان پر نورانی قلم سے لکھا دیکھا۔

الہ آباد میں اس روحانی منظر کا نظارہ کرنے والے خوش نصیبوں کا کہنا ہے کہ 2 فروری 1926ء کو بعد غروب آفتاب آسمان پر ایک سیدھا چمکتا ہوا خط نہایت تیزی کے ساتھ مثل بجلی کے ظاہر ہوا۔ اس کے بعد اس میں حرکت پیدا ہوئی جس سے پہلے میم پھر اس کے بعد پھر میم اور وال بنا اس طرح بجز عربی محمد ﷺ کا پورا نام مبارک آسمان پر جگمگا اٹھا۔ قریب دس پندرہ منٹ یہ صورت قائم رہی۔ بھوپال میں اس واقعہ کا مشاہدہ کرنے والوں کا بیان ہے کہ 8 فروری 1927ء کو بعد نماز مغرب انہوں نے دیکھا کہ آسمان کی مغربی سمت میں جہاں ایک چمک دار ستارہ شام سے لگتا ہے اس ستارے کے قریب ایک اور بہت روشن ستارہ ٹونا جس سے ایک روشن لیکرسی بن گئی جو رفتہ رفتہ ترتیب پا کر نام محمد ﷺ میں تبدیل ہو گئی۔ تقریباً نصف گھنٹے تک یہ نام مبارک آسمان پر قائم رہا پھر کم ہوتے ہوتے غائب ہو گیا۔ (مولانا مفتی محمد شفیع، شہادت کائنات)

ایسا ہی ایک اور دلربا منظر 1967ء میں نواب شاہ میں پیش آیا۔ مئی 1967ء کے پہلے عشرے میں ایک روز غروب آفتاب کے کافی دیر بعد مغرب کی طرف آسمان پر روشنی کی تیز شعاعیں نظر آئیں جو دیکھتے ہی دیکھتے میرے آقا سردار کے اسم مبارک محمد ﷺ میں تبدیل ہو گئیں۔ یہ ایمان افروز نظارہ کوئی بیس منٹ تک نظر آیا آس پاس کے علاقے والوں نے بھی قدرت کے اس اعجاز کا مشاہدہ کیا۔ (روزنامہ مشرق لاہور 10 مئی 1967ء)

مرغوب ہے کیا صل علی نام محمد ﷺ
 آنکھوں کی ضیاء دل کی جلا نام محمد ﷺ
 اللہ رے رفعت کہ سر عرش خدا نے
 اپنے پد قدرت سے لکھا نام محمد ﷺ
 ہر حور کے سینے پہ ہر اک شے پہ جناں کی
 ہے قدرت خالق سے گھدا نام محمد ﷺ
 ادراک پہ طوبی کے فرشتوں کی نگہ میں
 کس شان سے منقوش ہوا نام محمد ﷺ

کبیر میں کلموں میں نمازوں میں اذان میں
 ہے نام الہی سے ملا نام محمد ﷺ
 دن حشر کے جنت میں وہ جائے گا بلا ریب
 تعظیم سے یاں جس نے لیا نام محمد ﷺ

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کائنات کا ذرہ ذرہ بارگاہ الہی میں سجدہ ریز ہے۔ پوری کائنات پروردگار عالم کے حضور تسبیح کے گلدستے پیش کر رہی ہے۔ تحت العزى سے لے کر عرشِ علائک ہر ذرہ حمد کے ترانے الاپ رہا ہے۔ اسی طرح کائنات کے ہر گوشے سے ذکر مصطفیٰ ﷺ کی آوازیں سنائی دے رہی ہیں۔ کیونکہ جہاں جہاں خالق کل کی بادشاہت ہے وہاں وہاں تاجدارِ مدینہ ﷺ کی رسالت و رحمت ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

”اے میرے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام جہاں جہاں میرا ذکر ہوگا وہاں وہاں میرے ساتھ تمہارا ذکر بھی ہوگا۔“

تب ہی تو اہل مشاہدہ ہر جگہ دستِ قدرت سے مکتوبِ اسمِ گرامی کا نظارہ کرتے ہیں۔ لیکن اکثر لوگ یہ تصویر نہیں دیکھ پاتے۔ اس کی نظیر رب کائنات کا یہ فرمان ہے۔
 ”ہر شے باری تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے لیکن تم ان کی تسبیح سمجھ نہیں پاتے۔“
 (ملا علی قاری علیہ الرحمۃ شرح شفاء جلد دوم ص: 228)

کہتے کبیر سنو بھئی سادھو نام محمد ﷺ آئے

سکھ مذہب کے بانی گردنا تک صاحب نے حساب کے ذریعے سے یہ ثابت کیا ہے کہ نور محمدی ﷺ کائنات کی ہر شے میں جلوہ گر ہے۔ اپنے ایک شہد میں انہوں نے بڑے یقین کے ساتھ کہا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی شے اسم محمد ﷺ سے خالی نہیں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

نام لیو جس پکش کا کرو چو گناتا
 دو ملاذ بیخ گن کرو کاٹو بیس بنا
 نانک جو بیچے سونو گنے دو اس میں ملا
 اس بدھر کے نام سے نام محمد ﷺ بنا

یہی بات ہندی زبان کے مشہور شاعر بھگت کبیر داس بنا رہی ہے اپنے ایک عجیب و غریب دوہے میں کہی ہے جس کی رو سے دنیا کے تمام الفاظ اور جملوں سے ”محمد ﷺ“ کا عدد (92) برآمد ہوتا ہے۔ یہ دوہا اس بات کا غماز ہے کہ دنیا کی کوئی چیز نام محمد ﷺ سے خالی نہیں ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ:

نام لو ہر دستو کا چوکن کر لو دوائے

دو ملاؤ بیچ گن کر لو اور ہمیں کا بھاگ لگائے

باقی بچے کو نوگن کر لو اور دو دیو ملائے

کہتے کبیر ہر دستو میں نام محمد ﷺ پائے

یعنی دنیا کی کسی بھی چیز کا نام لو۔ پہلے ابجد کے حساب سے اس کے عدد نکالو۔

علم الاعداد کے ماہرین کسی چیز جگہ شے یا وجود کے نام کے اعداد نکالنے کے لیے حروف ابجد

کی جدول سے استفادہ کرتے ہیں۔ یہ جدول درج ذیل ہے۔

ابجد

ا	ب	ج	د
۱	۲	۳	۴

ہوز

ہ	و	ز
۵	۶	۷

حطی

ح	ط	ی
۸	۹	۱۰

کلمن

ک	ل	م	ن
۲۰	۳۰	۴۰	۵۰

سمفص

س	ع	ف	ص
۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

قرشت

ق	ر	ش	ت
۱۰۰	۲۰۰	۳۰۰	۴۰۰

نخذ

ذ	خ	ث
۷۰۰	۶۰۰	۵۰۰

ضظع

ض	ظ	ع
۸۰۰	۹۰۰	۱۰۰۰

علم الاعداد میں تمام حروف کی مندرجہ بالا قیمتیں شمار کی جاتی ہیں۔ اس سلسلے میں مندرجہ ذیل مزید امور کا خیال رکھنا بھی ضروری ہے۔

- 1- مد (سہ) اور ہمزہ (ء) کا کوئی عدد شمار نہیں کیا جاتا۔
- 2- اللہ الہی رحمن اور اسی طرح کے دوسرے الفاظ میں بعض حروف پر جو چھوٹا الف ہوتا ہے اس کا کوئی عدد شمار نہیں کیا جاتا۔
- 3- پ کے عدد کے برابر شمار کئے جاتے ہیں۔
- 4- ث کے عدد کے برابر لیے جاتے ہیں۔
- 5- ڈ کے عدد کے برابر شمار ہوتے ہیں
- 6- ج کے عدد کے برابر لیے جاتے ہیں
- 7- ژ کے عدد کے برابر شمار ہوتے ہیں۔

8- ڈ کے عدد کے برابر لیے جاتے ہیں۔

9- گ کے عدد کے برابر شمار ہوتے ہیں۔

ان اشارات کے مطابق ہم کسی بھی چیز شے یا وجود کے نام کے اعداد معلوم کر سکتے ہیں۔

میرا نام ریاض الرحیم ہے۔ علم الاعداد کے حساب سے میرے نام کے اعداد یہ ہوں گے۔

ر+ی+ا+ض+ا+ل+ر+ح+ی+م

$$40+5+10+200+30+1+800+1+10+200=$$

$$1297=$$

گرونا تک اور بھگت کبیر داس بنا رسی کے فارمولے کے مطابق پھر اس حاصل شدہ عدد کو 4

سے ضرب دیں۔

$$1297 \times 4 = 5188$$

حاصل ضرب میں دو جمع کر دیں۔

$$5188+2 = 5190$$

حاصل جمع کو 5 سے ضرب دیں۔

$$5190 \times 5 = 25950$$

حاصل ضرب کو 20 پر تقسیم کر دیں۔

$$25950 \div 20$$

باقی بچیں گے 10۔

تقسیم کے بعد باقی بچنے والے عدد کو 9 سے ضرب دیں۔

$$10 \times 9 = 90$$

حاصل ضرب میں 2 جمع کر دیں۔

$$90+2 = 92$$

اس عمل سے 92 کا عدد حاصل ہوگا جو محمد (ﷺ) کا عدد ہے۔ یعنی

$$م + ح + م + د = محمد$$

$$92 = 4 + 40 + 8 + 40$$

اس طرح آپ اس عمل کا حاصل ہمیشہ نام محمد (ﷺ) پائیں گے۔ سبحان اللہ۔ اس سے چا چل

ہے کہ کائنات کی ہر شے نہ صرف یہ کہ نور محمدی ﷺ سے مشتق (پیدا کی گئی) ہے بلکہ اس کا نام بھی نام نامی اسم گرامی محمد ﷺ سے مشتق ہے۔ اس طرح دیکھنے والی آنکھ دنیا کی ہر شے میں نور محمدی کا جلوہ دیکھ سکتی ہے۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے جو گردنا تک اور کبیر داس بنارس کے دوہے سے ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت یہ فارمولہ سید العارفین حضرت ابوالحسن قدس سرہ عرف امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ کا ہے جسے ہندی کے شاعر کبیر داس اور سکھوں کے گردنا تک سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ اس حیرت انگیز کلمے کی ایک اور سادہ اور آسان صورت یوں ہے۔

ہر شے میں محمد ﷺ ہیں یہ بڑھ بڑھ کے صدا دو
مگر کو حساب ابجد و ہوز کا سکھا دو
ہر شے پہ لکھا اسم مبارک ہے خدا نے
یہ صفتِ خالق ہے اسے سب کو بتا دو
ترکیب ہے یہ لفظ کے اعداد کی مجموع
مضروب کرو چارے پھر دو کو ملا دو
پھر ضرب کرو پانچ سے اور میں سے تقسیم
باقی جو بچیں ضرب انہیں نو سے ذرا دو!
پھر حاصل مضروب میں دو اور ملا دو!
زاں بعد محمد ﷺ کے عدد سب کو دکھا دو
بے شبہ ہوئے مالک کوہین محمد ﷺ
یہ پیکر عاجز کا سخن سب کو سنا دو



علم الاعداد اور فنِ حمل کے اعتبار سے نام نامی محمد (ﷺ) کا عدد 92 ہے۔ اس کو مختصر کریں
11 بنتے ہیں (11 = 9+2) مزید مختصر کریں تو 2 بنتے ہیں (2 = 1+1) اب اس عدد کی آپ ﷺ
کی حیاتِ طیبہ میں جلوہ گری ملاحظہ فرمائیں۔

1- سرکارِ دو عالم ﷺ کی شادی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر
40 سال تھی اور آپ ﷺ کی 25۔ دونوں کے اعداد کا مجموعہ 65 ہوتا ہے اس کو مختصر کریں تو
11 بنتے ہیں (11 = 6+5) اسے اور مختصر کریں تو دو بنتے ہیں (2 = 1+1)۔

2- سرکارِ دو عالم ﷺ رسول اللہ ہیں۔ اس کے عدد 362 بنتے ہیں۔ اس کو مختصر کریں تو 11 بنتے

- ہیں (11 = 2+6+3) مزید اور مختصر کریں تو 2 بنتے ہیں۔ (2 = 1+1)۔
- 3- میرے آقا اور سردار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ خاتم الانبیاء بھی ہیں۔ اس کے عدد 1136 بنتے ہیں۔ اس کو مختصر کریں تو 11 بنتے ہیں (11 = 1+1+3+6)۔ مزید اور مختصر کرنے پر 2 کا عدد حاصل ہوتا ہے۔ (2 = 1+1)۔

اللہ اور محمد ﷺ میں مماثلت

حضور اکرم ﷺ کے ذاتی نام مبارک ”محمد“ ﷺ اور رب جلیل کے ذاتی اسم مبارک ”اللہ“ جل جلالہ میں بہت مماثلت ہے۔

- 1- محمد ﷺ میں چار حرف ہیں۔ اللہ میں بھی چار۔
- 2- محمد ﷺ میں تشدید ایک اللہ میں بھی ایک۔ مگر اسم اللہ کی تشدید پر الف ہے اور یہاں نہیں جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی ذات بادشاہ ہے۔
- 3- اللہ جل جلالہ کا اسم نقطوں سے خالی ہے اسی طرح محمد ﷺ میں بھی کوئی نقطہ نہیں ہے۔
- 4- اسم جل جلالہ میں ایک سکون ہے تو اسم رسالت پناہ ﷺ میں بھی ایک ہی سکون ہے۔
- 5- اسم جلالت میں دو حرف احاد (ا-ہ) ہیں تو اسم رسالت میں بھی دو ہی حرف احاد (ح اور د) ہیں۔ (حرف احاد وہ حروف تہجی ہیں جن کا عدد ایک سے لے کر 9 تک یعنی اکائی-Unit ہو۔)
- 6- اسم اللہ میں دو حرف عشرات (ل ل) ہیں تو اسم محمد ﷺ میں بھی دو ہی حرف عشرات (م م) ہیں (حرف عشرات وہ حروف تہجی ہیں جن کا عدد دہائی میں ہو یعنی 10, 20, 30, 40, 90)
- 7- اسم اللہ میں ایک ہی جنس کے دو حروف (ل ل) ہیں تو اسم محمد ﷺ میں بھی ایک ہی جنس کے دو حرف (م م) ہیں۔
- 8- اسم اللہ کے اعداد (66) جفت ہیں۔ اسی طرح اسم محمد ﷺ کے اعداد (92) بھی جفت ہیں۔
- 9- اسم اللہ کے اعداد کی اکائی (6) دو پر تقسیم ہوتی ہے تو اسم محمد ﷺ کے اعداد کی اکائی (2) بھی دو پر تقسیم ہوتی ہے۔
- 10- اسم اللہ کے اعداد کی دہائی (6) تین پر تقسیم ہوتی ہے تو اسم محمد ﷺ کے اعداد کی دہائی (9) بھی تین پر تقسیم ہوتی ہے۔
- 11- اسم اللہ کے اعداد کی اکائی اور دہائی کو آپس میں ضرب دے کر حاصل ضرب کو جمع کر دو تو 9 کا

ہندسہ آتا ہے۔

$$66 \text{----} 6 \times 6 = 36 \text{----} 3 + 6 = 9$$

اسی طرح اگر اسم مبارک کے عدد 92 کی اکائی اور دہائی کو آپس میں ضرب دے کر حاصل ضرب کی اکائی اور دہائی کو جمع کر دیں تو 9 آتا ہے۔

$$92 \text{----} 9 \times 2 = 18 \text{----} 1 + 8 = 9$$

9 کا عدد سب سے بڑا عدد ہے۔ اس کی خاصیت ہے کہ یہ کبھی فنا نہیں ہوتا۔ اس میں یہ عجیب تماشا ہے کہ سارے پہاڑے میں 9 کو گن جاؤ۔ نو ہی رہے گا۔

$$9 = 9 \text{ یکم}$$

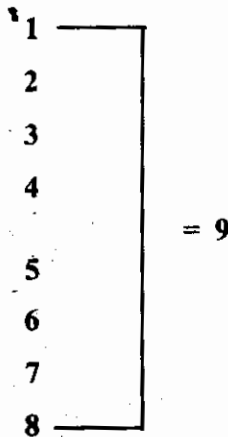
$$9 = 1 + 8 = 18 \text{ دومی}$$

$$9 = 2 + 7 = 27 \text{ تہا}$$

$$9 = 3 + 6 = 36 \text{ چہ کے}$$

اسی طرح ایک سے لے کر آٹھ تک کی اکائیاں لو۔ جب کناروں کی اکائیاں بلاؤ گے تو 9 ہی

بے کا ہے



میرے آقا و مولانا ﷺ کے نام مبارک کی دہائی کو ایسی بقاء ملی ہے تو ذات کا عالم کیا ہوگا؟ اسم اللہ کو ملفوظی کر کے لکھیں۔ پھر اس کی تلخیص کریں۔ یعنی مکرر حرف نکال دیں۔ اب باقی

ماندہ حروف کے اعداد کبیر کو علم جفر کے طریقے پر بسیط، بسیط کو صغیر، صغیر کو اصغر، تا میں تو تین باقی رہتا ہے۔

اللہ (جل مجدہ)

الف۔ ل۔ ام۔ ل۔ ام۔ ہا۔

اس میں ا۔ ل۔ م مکرر آئے ہیں۔ اس لیے ان تمام حروف کا ایک ایک حرف چھوڑ کر باقی حروف کم کر دیں تو باقی رہیں گے۔

ا۔ ل۔ ف۔ م۔ ہ۔

ان کے اعداد ہوئے۔

$$5+40+80+30+1$$

تنخیص کے بعد یہ اعداد کم ہو کر رہ گئے۔

$$5+4+8+3+1 = 21$$

$$2+1 = 3$$

بالکل اسی طرح اگر اسم رسالت محمد ﷺ کو بھی اس قاعدہ سے گذاریں تو تین ہی باقی رہے گا۔

محمد (ﷺ)

م۔ ی۔ م۔ ح۔ ا۔ م۔ ی۔ م۔ م۔ ی۔ م۔ دال

اس میں م۔ ی۔ ا۔ مکرر آئے ہیں۔ مکرر حروف کم کرنے کے بعد بچے۔

م۔ ی۔ ح۔ ا۔ د۔ ل۔

ان کے اعداد ہوئے۔

$$30+4+1+8+10+40$$

تنخیص کے بعد یہ اعداد کم ہو کر رہ گئے۔

$$3+4+1+8+1+4 = 21$$

$$2+1 = 3$$



اللہ کا نام لو تو دونوں ہونٹ علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ جس میں یہ اشارہ ہے کہ اللہ کی ذات سب سے اونچی ہے۔ خالق اور مخلوق میں فاصلے ہی فاصلے ہیں اور وہاں تک پہنچنا ہمارے لیے ناممکن نہیں تو

مشکل ضرور ہے۔ لیکن جب محمد ﷺ کا نام لیتے ہیں تو نیچے کا ہونٹ اوپر والے ہونٹ سے مل جاتا ہے۔ جس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات ہم حقیر بندوں کو اس اونچی ذات سے ملانے کا ذریعہ ہے۔

چار کا ماجرا

- 0 "احمد" اور "محمد" (ﷺ) رسول اللہ ﷺ کے اسم ذاتی ہیں۔ باقی اسمائے طیبہ اسمائے صفاتی ہیں۔ ان دونوں نام مبارک میں چار حرف ہیں اور رب تعالیٰ کے اسم ذات "اللہ" میں بھی چار ہی حرف ہیں۔
- 0 آپ ﷺ سے پہلے پیغمبران اولوالعزم صاحب شرائع بھی چار ہی تھے۔ نوح، ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام۔
- 0 آپ ﷺ کی بعثت کے وقت چار نبی زندہ تھے۔ دوزمین پر حضرت خضر اور حضرت الیاس علیہما السلام اور دو آسمانوں پر یعنی حضرت ادریس اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام (تفسیر و منشور، جلد پنجم، ص: 285)۔
- 0 آسمانی کتابیں بھی چار ہیں۔ توریت، انجیل، زبور اور قرآن حکیم۔
- 0 حمد کے ماڈے سے آپ ﷺ کے جو اسمائے گرامی بنے ہیں وہ بھی چار ہی ہیں۔ حامد، محمود، احمد اور محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام۔
- 0 قرآن میں بھی چار حرف ہیں۔
- 0 آپ ﷺ کا نام مبارک محمد ﷺ قرآن مجید میں صرف چار بار آیا ہے۔
- 0 قرآن کے خزانے کی کنجی بسم اللہ الرحمن الرحیم میں بھی چار ہی کلمے ہیں۔ اسی طرح کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ میں بھی صرف چار کلمے ہیں۔
- 0 ملائکہ مقررین بھی چار ہی ہیں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام۔
- 0 عرش کو اٹھانے والے فرشتے بھی چار ہیں۔
- 0 آپ ﷺ کے خلفائے راشدین بھی چار ہی ہیں۔ ابوبکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔
- 0 آپ ﷺ کے دین اسلام میں سلاسل صوفیہ کرام بھی چار ہیں۔ قادریہ، نقشبندیہ، چشتیہ اور سہروردیہ۔

○ آپ ﷺ کی امت میں مجتہدین عظام بھی چار ہیں امام اعظم حضرت ابوحنیفہ، امام شافعی، امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم۔

○ انہی کے اعتبار سے امت میں چار گروہ ہو گئے۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی۔

○ اولاد آدم میں بھی چار ہی گروہ افضل ہیں۔ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔

○ اجزائے انسان و حیوان بھی چار ہیں جنہیں اربعہ عناصر بھی کہتے ہیں یعنی آگ، پانی، خاک اور ہوا۔

○ مخلوقات کی طبعیں (طباع) بھی چار کیفیتوں کے ساتھ حکیف ہیں۔ یعنی حرارت (گرمی)، برودت (خشک)، رطوبت (پانی) اور یسوت (خشکی)۔

○ ہر شے کا جو دو چار علتوں (علتین) پر موقوف ہے۔ مادی، صوری، فاعلی اور علت غائی۔

○ جہات عالم بھی چار ہیں۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب۔

○ موسم بھی چار ہی ہیں۔ موسم بہار، موسم گرما، موسم خزاں اور موسم سرما۔

○ بہشت میں دریا بھی چار ہی ہیں۔ دریائے شہد، دریائے شیر (دودھ)، دریائے آب (پانی) اور دریائے شراب۔

○ جنت میں نہرں بھی چار ہی ہیں۔ زنجیل، سلسبیل، ریحق اور تسنیم۔

○ سدرۃ المنتہی کی جڑ سے بھی چار ہی نہرں نکلتی ہیں نیل، فرات، سیحون اور جنحوں۔

○ بہشت میں سرائیں بھی چار ہی ہیں۔ دارالحیوان، دارالخلد، دارالسلام اور دارالقمام۔

○ بہشت کے باغ بھی چار ہیں۔ جنت الفردوس، جنت النعیم، جنت عدن اور جنت المادوی۔

○ آپ ﷺ کی شریعت میں عمدہ عبادات بھی صرف چار ہی ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج۔

○ فرائض وضو بھی چار ہیں۔ ہاتھ پاؤں، منہ دھونا اور چوتھائی سر کا مسح کرنا۔

○ روزے میں بھی چار چیزیں فرض ہیں۔ نیت کرنا، کھانے پینے اور جماع (بہمستری) سے بچنا۔

○ زکوٰۃ چار ہی قسم کے جانوروں پر فرض ہے۔ اونٹ، گھوڑا، گائے اور بکری۔

○ حج کی صحت بھی چار ہی باتوں پر موقوف ہے یعنی اسلام، احرام، وقوف عرفات اور وقت پر حج کرنا۔

○ غسل مسنون بھی چار ہیں۔ غسل جمعہ، عید الفطر، عید النہی اور وقت احرام۔

○ اور جو کلمات اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں وہ بھی چار ہی ہیں۔ سبحان اللہ، والحمد للہ، ولا الہ

اللہ۔ واللہ اکبر۔

اللہ جانے چار میں کیا خصوصیت ہے۔

چار رسل، فرشتے چار، چار کتب ہیں، دین چار
سلسلے دونوں چار چار لطف عجب ہے چار میں
آتش و آب و خاک و باد سب کا انہی سے ہے ثبات
چار کا سارا ماجرا، ختم ہے چار یار میں

حضرت خواجہ غلام فرید قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اسم گرامی کے چاروں حروف ساری کائنات کے حاکم ہیں، انہی کے اشارہ اور پر نظام کائنات قائم ہے جبکہ حضرت سلطان العارفین سلطان باہو قدس سرہ کا ارشاد ہے کہ اسم محمد (ﷺ) کے چاروں حروف سے دونوں جہان روشن ہیں۔

معنی اور مفہیم کا سمندر

حروف منقطعہ کی طرح آپ ﷺ کے دونوں اسم گرامی احمد ﷺ اور محمد ﷺ کا ایک ایک حرف اپنے اندر معنی اور مفہیم کا سمندر سموئے ہوئے ہے۔ حضرت شیخ شہاب الدین احمد بن احمد العماد الافقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسم گرامی محمد ﷺ کے چاروں حروف میں جو اسرار درموز ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں۔

حرف اول میم کے ایک معنی ہیں مٹانا کفر کا دین اسلام کے ساتھ۔ اسی لیے آپ ﷺ کا ایک وصفی اسم مبارک ”ماجی ﷺ“ بھی ہے جس کے معنی ہیں کفر مٹانے والا۔ حرف اول کے ایک معنی یہ بھی ہیں مٹانا نبی کریم ﷺ کے غلاموں کے گناہوں کا۔ اس کے معنی یہ بھی ہیں کہ آپ ﷺ وقت ولادت سے ہی اپنی امت، جمع کائنات کے مالک و قابض ہیں۔

حرف اول میم کے ایک اور معنی ہیں۔ مقام محمود۔ جی ہاں میدان حشر میں آپ ﷺ ہی مقام محمود پر جلوہ گن ہوں گے۔ جہاں اولین و آخرین آپ ﷺ کی حمد و ثناء میں مشغول ہوں گے اور آپ ﷺ کی شفاعت کے طالب ہوں گے۔

اس مبارک کے دوسرے حرف ”ح“ سے مراد ہے کہ آپ ﷺ اللہ کے احکام کے ساتھ مخلوق میں حکم فرماتے ہیں۔ جو بھی بد بخت کا رو بار حیات میں آپ ﷺ کا حکم تسلیم نہیں کرتا اور آپ ﷺ کے فیصلے پر دل و جان سے مطمئن نہیں ہوتا، رب کائنات اس کے لیے فرماتا ہے کہ وہ ایمان

سے محروم ہے۔ (دیکھئے سورۃ النساء)۔ اس سے آپ ﷺ کی امت کے لیے پیغام حیات بھی مراد ہے۔ شاعر مشرق علامہ اقبال علیہ الرحمۃ فرما گئے ہیں کہ:

ہو نہ یہ پھول تو بلبل کا ترنم بھی نہ ہو
چمن دہر میں کلیوں کا تبسم بھی نہ ہو
یہ نہ ساتی ہو تو پھر مے بھی نہ ہو خم بھی نہ ہو
بزمِ توحید بھی دنیا میں نہ ہو تم بھی نہ ہو
خیمہ الملاک کا ایستادہ اسی نام سے ہے
بعض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

میم ثانی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لیے اللہ جل شانہ کی مغفرت ساتھ لائی ہے۔ جی ہاں زندگی بھر رؤف الرحیم نبی کریم ﷺ اپنی امت کے لیے بخشش کی دعائیں فرماتے رہے۔ پیدائش کے وقت صفیہ بنت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کے ہونٹ ہلتے دیکھے۔ اپنا کان قریب کیا۔ آپ ﷺ فرما رہے تھے۔ ”اے میرے پروردگار۔ میری امت کو بخش دے۔“

جبکہ حرف آخر ”وال“ سے دعوت الی اللہ کی طرف اشارہ ہے۔ بے شک معلم کائنات ﷺ نے دعوت الی اللہ کا حق ادا کر دیا۔ اس حرف سے یہ بھی مراد ہے کہ آپ ﷺ انسانیت کو جہنم کی طرف جانے والے راستوں سے ہٹا کر جنت کی طرف گامزن کرنے کی دلیل ہیں۔ جی ہاں آپ ﷺ ہی دنیا میں جنت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں اور آخرت میں بھی آپ ﷺ ہی کے صدقے میں آپ ﷺ کی امت جنت میں داخل ہوگی۔

نکتہ درحروف محمد ﷺ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ اسم محمد ﷺ کی تفسیر بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

☆ میم کے معنی امین اور مامون ہے۔

☆ ح سے حبیب و محبوب مراد ہے۔

☆ میم ثانی میمون کی ترجمان ہے۔ اور

☆ وال دین کی علامت ہے۔

بعض صوفیاء نے مزید لکھا ہے کہ میم سے مراد منت ح سے حب (محبت) میم ثانی سے مراد

مغفرت اور وال دوام (پیشگی) کی دلیل ہے۔

ایک اور تشریح یہ ہے کہ م سے ملکوت الہی کی طرف اشارہ ہے۔ عاشق زار نے اپنے محبوب کو ملکوت الہی پر حکمرانی عطا فرمائی ہے حب ہی تو عالم کے ذرے ذرے پر آپ ﷺ کا اسم گرامی متعوش ہے۔

ح سے حفظ و حیات کی طرف اشارہ ہے۔ نیز اس کائنات میں جو رنگینی حیات ہے وہ اسی ذات اقدس کی وجہ سے ہے وہی کائنات کے بدن کی روح ہے۔

حا کے بعد میم ثانی ملکوت ظاہر اور ملکوت باطن پر دلیل ہے۔ دونوں پر آپ ﷺ کی حکومت ہے۔

حرف آخر ”دال“ دوام کی طرف اشارہ ہے۔ ہر منٹ ہر سیکنڈ ان پر رب کریم کی حمایت کی چمچم چمچم بارش ہو رہی ہے۔ یہ سلسلہ ازل سے شروع ہے اور ابد تک جاری رہے گا۔

ایک صاحب ذوق عربی شاعر کیا خوب نکتہ سنجی کر رہا ہے۔
ترجمہ: محمد ﷺ کا میم کفر کے لیے موت ہے۔ اور حا، قلب مومن کے لیے زندگی ہے۔
دوسرا میم بخشائش کی موع ہے۔ اور دال بلاشبہ بہترین دال ہے۔ گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے اور جائے پناہ جو آپ ﷺ کا انکار کرے اس کے دونوں ہاتھ تباہ ہوں۔



آپ ﷺ کے اسم مبارک محمد ﷺ کا پہلا حرف میم ہے۔ اور میم کا مخرج ختام الخارج ہے۔ گویا اسم مبارک کا پہلا حرف نظر و فکر کو تیار رہا ہے کہ اس کا مسمی نبوت کے لعل بدخشاں تاج سے مشرف ہے۔

میم مشدّد کا ماجرا

اسم گرامی کی میم ثانی یعنی میم مشدّد میں ایک اور عجیب و غریب نکتہ بھی کار فرما ہے۔ یاد رہے کہ حرف مشدّد کا تعلق اپنے سے پہلے والے حرف سے بھی ہوتا ہے اور اپنے سے بعد والے حرف سے بھی۔ جبکہ پہلے اور بعد والے حرف کا ایک دوسرے سے تعلق اسی حرف مشدّد کے ذریعہ سے ہوتا ہے۔ اس نکتہ نظر سے دیکھا جائے تو اسم مبارک کے میم مشدّد کا پہلا تعلق ح سے اور دوسرا (بعد والا) تعلق ”ذ“ سے ہے۔ ”ح“ سے حق کی طرف اشارہ ہے اور ”ذ“ سے دنیا کی طرف۔ اس سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ آپ ﷺ کا پہلا اور اول تعلق خالق کائنات سے ہے۔ اس کے بعد دنیا سے دنیا اور آخرت کی تمام نعمتوں کی برسات پہلے آپ ﷺ پر ہوتی ہے اور پھر آپ ﷺ کے ذریعہ سے ساری کائنات میں تقسیم ہوتی ہے۔

برزخ کبری

اسی لیے علمائے حق آپ ﷺ کو برزخ کبریٰ بھی کہتے ہیں کہ مخلوق میں صفات الہی کا ظہور اور احکام خداوندی کا نزول آپ ﷺ کے توسط (ذریعہ) سے ہوتا ہے اور مخلوق کی دعائیں اور عرضداشتیں آپ ﷺ کے توسط اور وسیلہ سے اللہ جل مجدہ تک پہنچتی ہیں۔ آپ ﷺ نہ خالق سے قریب ہو کر مخلوق سے الگ اور نہ ہی مخلوق میں شامل ہو کر خالق سے بے تعلق ہیں۔

ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل
خواص اس برزخ کبریٰ میں ہے حرف مشدود کا

حروف کا فیض

پروردگار عالم نے بعض انبیاء کرام علیہم السلام کو اپنے محبوب (ﷺ) کے نام اقدس کا ایک ایک حرف عطا فرمایا۔

میم	آدم، ابراہیم، اسماعیل، موسیٰ، سلیمان، مسیح، یسویٰ، اور رارمیا علیہم السلام کو عطا ہوا۔
حا	نوح، صالح، یحییٰ اور اسحاق علیہم السلام کو ملا۔
دال	ہود، داؤد، آدم اور ادریس علیہم السلام کو دی گئی۔

کل کائنات کی کنجی نام محمد ﷺ

سورہ انعام میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

عِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ (آیت: 59)

مفہوم: غیب کی چابیاں اسی کے پاس ہیں۔

اسی طرح سورہ الزمر اور سورہ الشوریٰ میں فرمایا کہ:

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ (آیت: 12, 63)

مفہوم: آسمانوں اور زمینوں کی چابیاں اسی کے لیے ہیں۔

مفاتح اور مقالید دونوں کے لغوی معنی کنجیاں، چابیاں ہیں۔ اگر مفاتح کا پہلا اور آخری حرف

یعنی ”م“ اور ”ح“ لیا جائے اور اسی طرح مقالید کا پہلا اور آخری حرف یعنی ”م“ اور ”ذ“ لیا جائے تو بنتا

ہے محمد ﷺ۔ اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ میرے آقا و مولا ﷺ کی ذات مبارک ہی ظہور عالم

کی کنجی ہے۔

درد کا درماں، زخم کا مرہم

آپ ﷺ کا اسم مبارک تسکین جان حزیں بھی ہے۔ اس مقدس نام سے اضطراب و پریشانی کی شدید آندھیاں ختم جاتی ہیں۔ بے قراریاں کوچ کر جاتی ہیں۔ کائنات کی سب سے عظیم مخلوق عرش معلیٰ ہے۔ جب اس کے ایک پائے پر لا الہ الا اللہ لکھا جاتا ہے تو وہ خوف و دہشت سے کاٹنے لگتا ہے۔ لیکن جب اس کے دوسرے پائے پر محمد رسول اللہ نقش کیا جاتا ہے تو اضطراب سکون میں اور بے قراری طمانیت میں بدل جاتی ہے۔

بلاؤں سے بچنے جو نام لے دل سے محمد ﷺ کا
اثر مہم مشد میں ہے ذوالقرنین کی سد کا

امیر مینائی

اختلاج قلب کا علاج

اس اسم میں سکون ہی سکون ہے۔ یہ نام بدن کی بے قراری کے لیے بھی باعث سکون ہے اور روح کے اضطراب کے لیے بھی۔ یہ عمل مجرب ہے کہ جس کو دل کی تکلیف ہو وہ اپنے دل کی جگہ پر سورۃ رعد کی آیت ”الَاٰ بَدِئِكُمْ اللّٰهُ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ“ اپنی انگلی سے لکھ لے یا لکھو الے اور نام محمد ﷺ کی بار بار تلاوت کرے۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔

دل کے سکون کا راز ہے اتنا جو پوچھے اس سے کہہ دینا
لیتے رہو بس نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بہرا لکھنوی

نہ آدم علیہ السلام یا فتنے توبہ نہ نوح علیہ السلام از غرق نجینا

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ہر نبی علیہ السلام مشکل کے وقت اپنے رب کے حضور نور محمدی ﷺ کے توسل سے پناہ مانگتا رہا۔ چنانچہ سیدنا آدم علیہ السلام کی لغزش اسی نام کے وسیلے سے قبول ہوئی۔ حضرت ادریس علیہ السلام کو اس نام کی وجہ سے ہی بلند مقام میں رفع کیا گیا۔ حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں انہی کا وسیلہ پکڑا اور حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام انہیں کو شفع لائے اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ﷺ ہی کو وسیلہ ٹھہرایا۔ (میلاذنبوی ص: 2)

کشتی نوح علیہ السلام میں نار نمود میں
 بطن مابھی میں یونس علیہ السلام کی فریاد پر
 آپ ﷺ کا نام نامی اے صل علی
 ہر جگہ ہر مصیبت میں کام آگیا

سکندر لکھنوی

تسخیر کائنات

حضرت سلیمان علیہ السلام تمام روئے زمین پر حکمرانی کرتے تھے۔ تمام انسان و جن، چرند و پرند آپ ﷺ کی رعایا تھے اور ہر وقت خدمت اقدس میں ہاتھ باندھے کھڑے رہتے تھے۔ یہ شاہی یہ حکمرانی، یہ تعظیم، یہ ادب، یہ شان، یہ شوکت، یہ کبر و فرسب کا سب آپ علیہ السلام کی انگوٹھی کے سبب تھا جس پر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ ابن ثابت سے مروی میرے آقا و مولا ﷺ کے ارشاد مبارک کے مطابق لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ نَقَشَ تَحَا۔

قدر و منزلت

خالق ارض و سماء کی بارگاہ میں اس نام کی کتنی قدر و قیمت ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ باقیامت قرآن حکیم میں اس کا یہ ارشاد محفوظ کر دیا گیا ہے کہ انجیر کی قسم۔ زیتون کی قسم۔ طور سیناء کی قسم۔ اس امن والے شہر کی قسم۔ ہم نے انسان کی مخلیق احسن تقویم پر کی۔ یہ احسن تقویم کیا ہے؟ جس کی خاطر رب العالمین نے تمام کبریائیوں، عظمتوں، بلند چوں اور رفعتوں کا مالک ہونے کے باوجود ایک دو تین، نہیں چار چار قسمیں کھائی ہیں۔ یہ قسمیں احسن تقویم کے حسن و جمال، رعنائی و زیبائی، عزت و شرف، عظمت و رفعت کی دلیل ہیں۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ اللہ جل مجدہ کے نزدیک یہ احسن تقویم بڑی ہی شان و شوکت والی بڑی ہی معزز و مکرم شے ہے۔ یہ احسن تقویم کیا ہے؟ یہ احسن تقویم اسم محمد ﷺ کا نقش ہے۔

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم علیہ السلام کو مکرم مخلوق بنایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ"۔ اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نام محمد ﷺ کی شکل پر پیدا ہوا۔ چنانچہ اس کا گول سر محمد ﷺ کی میم ہے۔ اور اس کے ہاتھ حا (ح) کے مانند ہے۔ اور اس کے پاؤں دال (د) کی طرح ہیں۔ اعلیٰ حضرت بریلوی اتنے مؤدب اور متقی تھے کہ کبھی پاؤں دراز کر کے نہ سوتے تھے۔ چوبیس گھنٹوں میں صرف ڈیڑھ دو گھنٹے آرام فرماتے اور وہ بھی داہنی کروٹ پر

اس طرح کہ دونوں ہاتھ ملا کر سر کے نیچے رکھ لیتے اور پاؤں مبارک سمیٹ لیتے گویا اسم محمد ﷺ کا نقشہ بن جاتے۔ اس طرح سونے کا قاعدہ یہ ہے کہ ستر ہزار فرشتے رات بھر اس نام مبارک کے گرد درود شریف پڑھتے ہیں جن کا ثواب سونے والے کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے۔

دقائق الاخبار (صفحہ 3) میں ہے کہ نماز معراج المومنین اس لیے ہے کہ اس میں ”احمد ﷺ“ کا نقشہ بننا پڑتا ہے۔ قیام بصورت ”الف“ کے ہے۔ رکوع کی حالت میں ہم ”ح“ کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ جبکہ سجدے کی حالت میں ”میم“ اور قعدہ کی حالت میں ”دال“ کا مظہر ہوتا ہے۔ ان تمام کا مجموعہ احمد ﷺ ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ نماز اگرچہ مختصر سی عبادت ہے لیکن کیونکہ اس میں خالق کائنات کے محبوب ﷺ کے نام نامی اسم گرامی کا نقشہ بننا پڑتا ہے اس لیے یہ تمام عبادتوں کی سر تاج قرار پائی ہے۔ قیامت کے دن دنیا دیکھے گی کہ اہل جہنم کو دوزخ میں داخل کرنے سے پہلے ان کو انسانی شکل سے محروم کر دیا جائے گا۔ ان کے سر سے احسن تقویم کی چادر اتار کر ان کو میدان حشر میں ذلیل و رسوا کیا جائے گا۔

ایک حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ (مفہوم) جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی انسانی شکل کو نسخ کر کے شیطانی صورت پر نکھیر دیا جائے گا کیونکہ انسانی شکل میرے نام (محمد ﷺ) کی شکل پر ہے۔ حق تعالیٰ اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ میرے نام کی صورت پر عتاب نازل کرے۔

(معارج المنہوت)

برکتوں کا گنجینہ

میرے آقا و مولیٰ ﷺ کا نام مبارک برکتوں کا گنجینہ ہے۔ اس نام اقدس کی تعظیم و تکریم پر باران رحمت جھوم جھوم کے برستا ہے۔ اس نام پاک کے ادب و احترام پر عنایات خداوندی گنت گنا رہے کاروں کو اپنے دامن کرم میں چھپا لیتی ہیں۔ اس لیے جب بھی نام محمد ﷺ زبان پر شہد گھولے یا نام محمد ﷺ کی شیریں آواز پردہ سماعت پر قوس و قزح بکھیرے تو فوراً لبوں پر درود و سلام کے زعرے بج اٹھنے چاہئیں۔ یہ تقاضا محبت ہے بلکہ صرف تقاضائے محبت ہی نہیں تقاضائے ایمان و اسلام بھی ہے۔

تعظیم پر انعام و اکرام

یہ نام اقدس اس مقدس ہستی کا ہے (ﷺ) جن کا عشق اصلی ایمان بھی ہے اور تکمیل ایمان بھی۔ اس لیے جب بھی جہاں بھی ذکر مصطفیٰ ہو (ﷺ) درود و سلام کا نذرانہ عقیدت ضرور پیش کریں۔ یقین کریں اللہ جل مجدہ کا وعدہ ہے کہ اگر تم یہ نذرانہ عقیدت ایک بار پیش کرو گے تو میری رحمتیں تم پر برس

بارٹوٹ ٹوٹ کر برسوں کی۔

اس نعمتِ محبت پر خالق کائنات کی طرف سے عطاؤں کی جو بارش برتی ہے اس کے تذکرہ سے قلم و زبان دونوں حیرت زدہ ہیں۔ یہ عنایات کثیرہ بھی ہیں اور عظیمہ بھی۔ مختصراً یہ سمجھ لیں کہ اخلاص اور محبت کے ساتھ جو نئی زبان پروردگار کے نفع کی شیرینی و حلالت کھلتی ہے۔ خالق ارض و سما، جل و علا کی رحمتیں چم چم برتی ہیں۔ قدسی استغفار کرنے لگتے ہیں۔ رحمت کی چادریں تن جاتی ہیں۔ خطائیں مٹا دی جاتی ہیں۔ پاکیزگی اعمال عطا کی جاتی ہے۔ درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ گناہوں کو بخشش ڈھانپ لیتی ہے۔ دلوں کا رنگ دور ہوتا ہے۔ احد کے پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنے کا اجر ملتا ہے۔ دنیا اور آخرت کے امور میں کفایت حاصل ہوتی ہے۔ غلام کو آزاد کر دینے سے بڑھ کر ثواب ملتا ہے۔ پریشانیوں سے نجات ملتی ہے۔ دعائیں مقبول ہوتی ہیں۔ شہادتِ مصطفیٰ ﷺ نصیب ہوتی ہے۔ شفاعت کی ضمانت ملتی ہے۔ رضائے الہی حاصل ہوتی ہے۔ اللہ کے غصہ سے امان ملتی ہے۔ روزِ محشر عرشِ الہی کے سایہ میں جگہ نصیب ہوگی۔ قبر نور سے بھر دی جاتی ہے۔ نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوتا ہے۔ حوضِ کوثر سے جامِ طہور لیتے ہیں۔ دوزخ سے آزادی کا پروانہ ملتا ہے۔ پلِ صراط سے گزرنا آسان ہوگا۔ مرنے سے پہلے جنت میں اپنے مقام کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ حوروں کی کثیر تعداد دلہن بنتی ہے۔ بیس خزاں سے زیادہ کی فضیلت ملتی ہے۔ فقراء پر صدقہ کرنے جیسا اجر ملتا ہے۔ مال و دولت میں برکت ہوتی ہے۔ حاجت پوری ہوتی ہیں۔ فقر و تنگدستی دور ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا تقرب اور دربار رسالت کی حضوری کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ دشمنوں پر فتح حاصل ہوتی ہے اور کائنات کی عظیم ترین سعادت دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

ہم نامی کا انعام

سیرتِ حلبی میں ہے کہ قیامت کے دن اعلان ہوگا کہ اے محمد ﷺ اٹھئے اور بغیر حساب کتاب جنت الفردوس میں تشریف لے جائیے۔ یہ اعلان فرحت و مسرت تو دور حقیقت صرف میرے آقا اور سردار ﷺ کی ذاتِ باریکات و الامصاف کے لیے ہوگا۔ لیکن یہ مژدہ جاں فرماں کر ہر وہ شخص جس کا نام محمد ہوگا۔ اس خیال سے کھڑا ہو جائے گا کہ یہ پکار شاید اس کے لیے بھی ہے۔ اب کیا ہوگا؟ محبتِ الہی کا سمندر جوش میں آئے گا اور اپنے محبوب ﷺ سے ہم نامی کے انعام میں ہر اس شخص کو جس کا نام احمد یا محمد ہوگا بغیر حساب و کتاب جنت میں داخلے کی سعادتِ عظمیٰ سے نوازدے گا۔

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے اپنے محبوب ﷺ سے وعدہ فرمایا ہے کہ

اے میرے محبوب ﷺ مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم میرے جس بندہ کا نام تمہارے نام پر ہوگا اے ہرگز ہرگز دوزخ کا عذاب نہیں دوں گا۔ (منہوم)

ڈبل رحمت

حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ راوی ہیں کہ جس دسترخوان پر احمد یا محمد نام کا فرد حاضر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس گھر پر دن میں دو بار رحمت بھیجتا ہے۔

مشورہ میں برکت

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ سید دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قوم باہم مشورہ کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص محمد نامی ہو اور وہ اسے اپنے مشورہ میں شریک نہ کریں تو ان کے اس مشورہ میں ان کے لیے برکت نہیں ہوگی۔ (منہوم)

نجات کا وسیلہ

صلوٰۃ مسعودی میں درمنثور کے حوالے سے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص الکبریٰ میں ابو نعیم محدث نے حلیۃ الاولیاء میں اور علامہ اسماعیل حقی علامہ حللی اور علامہ یوسف جمانی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفسرین نے حضرت وہب بن منہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ بنی اسرائیل کا ایک شخص بہت گنہگار اور اللہ کا نافرمان تھا۔ جب وہ مر گیا تو لوگوں نے اس کی لاش کو اس کی بدکاری کے سبب کوڑے پر پھینک دیا۔ لوگوں کو اس کی موت سے دلی غمخوشی ہوئی اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں نماز شکرانہ ادا کی۔ ادھر اللہ جل شانہ نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ! میرے بندوں میں سے میرا ایک بڑا پیارا بندہ فوت ہو گیا ہے۔ میرے دشمنوں نے اس کی لاش کو کوڑے پر پھینک دیا ہے۔ جاؤ اور اس شخص کی نعش کو غسل دے کر اس کی تجھیز و تکفین کرو اور اپنی قوم کو اس کی نماز جنازہ پر جمع کرو۔ تاکہ اس کی نماز جنازہ میں شرکت کی برکت سے وہ لوگ بھی نجات حاصل کریں۔ موسیٰ (علیہ السلام) فرمان خداوندی پر اس جگہ تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ ایک خستہ لاش منہ کے بل کوڑے پر پڑی ہے۔ غور سے دیکھا تو وہی فاسق و فاجر انسان تھا۔ موسیٰ (علیہ السلام) نے اللہ جل مجدہ سے عرض کیا کہ یا الہی ہر شخص یہ جانتا ہے کہ تیرے اس بندے نے دو سو سال تک تیری نافرمانی کی ہے پھر تو نے اس کو کیسے معاف کر دیا؟ فرمایا بے شک میرے بندوں نے اس شخص کی بے ادبیوں اور گستاخیوں کے سینکڑوں واقعات دیکھے ہیں اور یہ بالکل ویسا ہی تھا جیسا کہ تم نے اس کے بارے میں کہا

مگر ایک روز جب یہ تو ریت پڑھ رہا تھا اس کی نظر میرے حبیب محمد مصطفیٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے نام مبارک پر پڑی۔ اس کے دل میں میرے حبیب ﷺ کی محبت نے جوش مارا اور یہ دیوانہ وارانہ اور اوراق کو چومنے اور آنکھوں پر ملنے لگا جس پر اسم محمد ﷺ لکھا ہوا تھا (ایک روایت یہ بھی ہے کہ اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا) مجھے اس کی یہ ادا بہت پسند آئی۔ اس کے شکر یہ اور صلے میں میں نے اس کے تمام گناہ معاف کر کے اسے بخش دیا اور اسے اپنے مقربین میں جگہ دے کر ستر حوریں اس کے نکاح میں دے دیں۔ (خصائص الکبریٰ جلد اول ص: 42، سیرت حلبیہ جلد اول ص: 136، حجة اللہ علی العالمین ص: 124، حلیۃ الاولیاء جلد چہارم ص: 42)

سبحان اللہ! یہ ہے اعجاز حضور ﷺ کے نام نامی سے محبت کرنے کا جو آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے بھی وسیلہ نجات تھا۔

اعزاز ہی اعزاز

سید البشر میرے آقا و مولا ﷺ فرماتے ہیں کہ ایک دن جبرئیل امین علیہ السلام میرے پاس آئے اور بولے کہ:

(مفہوم) ”یا محمد (ﷺ) آپ ﷺ کے رب نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے اپنی عزت کی قسم۔ مجھے اپنے جلال کی قسم جس شخص کا نام آپ ﷺ کے نام پر ہوگا اس پر میں نے جہنم کا عذاب حرام کر دیا ہے۔ میری محبت کو یہ ہرگز گوارا نہیں ہے کہ کسی کا وہ نام ہو جو میرے محبوب ﷺ کا نام ہے اور میں اسے عذاب میں مبتلا کروں۔“ (ابو نعیم فی الحلیۃ)

دوزخ سے نجات کا پروانہ

حشر کا میدان ہے۔ برے اور بھلے کا انتخاب ہو رہا ہے۔ اعمال بد کی پاداش میں حفاظ قرآن کے ایک گروہ کو جہنم میں داخل کیا جا رہا ہے۔ اسم رسالت ان کے ذہن سے بھلا دیا گیا ہے۔ لیکن دیکھو کہ اس نام کو دربار ایزدی میں اتنی شرافت و عظمت حاصل ہے کہ رحمت الہی کو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ جس ذہن کی سختی پر اس کے محبوب ﷺ کا نام لکھا ہوا ہو اسے دوزخ کا عذاب دیا جائے۔ جبرئیل امین علیہ السلام کو حکم ہوتا ہے کہ ان عذاب الہی میں گرفتار حفاظ قرآن کو ان کے ذہنوں سے محوشدہ نام محمد (ﷺ) یاد دلاؤ۔ جیسے ہی یہ نام لوح قلب و ذہن پر ابھر کر زبان سے جاری ہوتا ہے جہنم کی آگ سرد پڑ جاتی ہے اور دوزخ سے نجات کا پروانہ مل جاتا ہے۔ (امام محمد المہدی القاسمی، مطالع

المسرات شرح دلائل الخیرات ص: 49)

اللہ جل شانہ کو حیاء آتی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میرے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن دو بندوں کو اللہ جل شانہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ حکم دیں گے کہ میرے ان دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ۔ اس پر وہ دونوں بہت خوش ہوں گے اور عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب ہم جنت میں داخل ہونے کا ذرا سا بھی حق نہیں رکھتے کیونکہ جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل ہمارے نامہ اعمال میں نہیں ہے۔ ہم اس عزت و اکرام کا سبب معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ اس پر اللہ جل جلالہ فرمائیں گے کہ تم میرے محبوب کے ہمنام ہو۔ لیکن تم نے دنیا میں اس کی لاج نہیں رکھی۔ تمہیں اس نام کے ساتھ میری نافرمانی کرتے وقت شرم بھی نہ آئی۔ لیکن مجھے حیاء آتی ہے کہ تمہیں عذاب دوں کیونکہ تمہارا نام میرے محبوب ﷺ کے نام پر ہے۔ پھر فرشتوں کو حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جاؤ۔

مفلسی دور ہوتی ہے

ایک حدیث شریف ہے کہ جس گھر میں احمد یا محمد یا عبداللہ نام کا شخص ہوگا اس گھر میں مفلسی کبھی بھی داخل نہیں ہوگی۔ (مفہوم)

گرہیں گھل جاتی ہیں

یہ نام مبارک سوئی ہوئی قسمت کو جگاتا ہے۔ خفتہ بخت کو بیدار کرتا ہے۔ مردہ روح کو زندگی عطا کرتا ہے۔

ہیثم بن ہشام سے روایت ہے کہ ایک دن ہم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس تھے۔ ان کا پیر سن ہو گیا۔ کسی شخص نے انہیں مشورہ دیا کہ اے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے محبوب ترین شخص کا نام لو۔ یہ سن کر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً نعرہ مستانہ بلند کیا۔
یا محمد (ﷺ)

یہ ایسے بیدار ہو گیا جیسے اس کی گرہ کھول دی گئی ہو۔

فرشتوں کی مزدوری میں شرکت

حدیث شریف ہے کہ جب بندہ مومن اپنے بیٹے کا نام محمد رکھتا ہے اور اس کو اس نام سے

پکارتا ہے تو تمام حاملین عرش جواب میں یا تو لبیک کہتے ہیں یا "ولی اللہ" سے جواب دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ اے ولی تجھے بشارت ہو کہ تو ہماری مزدوری یعنی ہماری اطاعت اور عبادت میں برابر کا شریک ہے اور تجھے اس شرکت کا اجر دیا جائے گا۔ (مفہوم)

رزق میں اضافہ

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ انہوں نے اہل مکہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس گھر میں محمد نامی شخص رہتا ہو اس گھر میں برکت ہوتی ہے اور انہیں اور ان کے آس پاس کے (مسائیں) کے چالیس گھرانوں کو اس نام کی برکت سے وافر روزی دہی جاتی ہے۔

فرشتوں کی عبادت

حضرت سرج بن یونس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عز و جل نے بعض ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں جو زمین پر کھوٹے پھرتے رہتے ہیں۔ ان کا کام یہ ہے کہ ہر اس گھر کی زیارت کے لیے جاتے ہیں جہاں محمد یا احمد نام کا کوئی شخص رہتا ہو۔ ان فرشتوں کی عبادت یہی ہے۔

جاہل

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے ایک کا بھی نام محمد نہ رکھے تو یقیناً وہ جاہل ہے۔ (مفہوم) اپنے بچوں کا نام محمد یا احمد رکھنا تقاضائے محض و مشق بھی ہے اور فرمان مصلوٰی کی تعمیل بھی۔ آپ ﷺ کے نام مبارک پر اپنے بچے کا نام رکھنا باعث برکت نفع دینے والا اور دنیا و آخرت میں حفاظت کا ضامن ہے۔

جنت میں داخلہ

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہر وہ بندہ مومن جو اپنے بیٹے کا نام میرے ساتھ دوستی و محبت کی بناء پر میرے نام پر رکھتا ہے وہ اور اس کا بیٹا یقیناً میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ (مفہوم)

پاک نبی۔ پاکیزہ نام

غرضیکہ اسلام کی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ جو غیر اسلام کے دلوں کو نام مبارک اپنے معنی

کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کے مرقع، بے شمار برکات و فضائل کا خلاصہ اور معجزہ عظیم ہیں۔ ایک طرف وہ اپنے منہی کے کام اور کام کے انجام کی پیشین گوئی ہیں تو دوسری طرف اس کے کاموں کی تاریخ اور اس کی تعلیم کا لب لباب ہیں۔ پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی ﷺ کے ایسے پاک نام رکھے اور پاکیزہ ہے وہ نبی ﷺ جسے اس کے معبود نے ایسی فضیلتوں سے آراستہ کیا۔ ﷺ

لا یمکن اللہ ما کان حقہ

غلو کبھی نہ کیا مدح مصطفیٰ میں امید
وہ لاجواب تھے ہم لاجواب لکھتے رہے

امید فاضلی

تاجدار مدینہ، شاہ انبیاء، رحمت دو جہاں، جلوۂ نور حق ﷺ، اللہ جل مجدہ کے جو خالق ہے ارض و سماء کا مالک ہے کون و مکان کا، کے محبوب ہیں اس کا فضل ہیں اس کی رضاء ہیں اس کا احسان ہیں۔ آپ ﷺ کے فضائل اور کمالات کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار ہے۔ نہ کسی کی مجال کہ وہ ان کو صحیح صحیح اور مکمل طور پر بیان کر سکے۔ آپ ﷺ کی عزت و عظمت، مدح و ثناء کے باب میں ہم جو کچھ بھی کہہ جائیں، جتنا کچھ بھی بیان کر جائیں، وہ سب کچھ اس رتبہ عالی اور مقام اولیٰ سے جو ان کو ان کے رب نے عطا فرمایا ہے کم ہے بہت کم ہے بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

مبالغہ مبالغہ نہیں رہتا

اس لیے رسول اللہ ﷺ کی تعریف و توصیف (مدح و ثناء) میں مبالغہ بھی مبالغہ نہیں رہتا۔ کیوں کہ شان حبیب رب المشرقیین والمغربین ﷺ اور مراتب و مقام باعث ایجاد کل ﷺ تک کسی بھی انسان کی نہ تو نگاہ ہی جاسکتی ہے اور نہ ہی خیال۔ اور جہاں تک ہمارا خیال بھی نہ جاسکتا ہو وہاں تک مبالغہ جو فکر انسانی کا نتیجہ ہے، کیوں کر پہنچ سکتا ہے؟ یہ صرف میرا ہی خیال نہیں ہے بلکہ یہ کہنا ہے شیخ عبدالعزیز دیرینی قدس سرہ اور امام بوصری رحمۃ اللہ علیہ کا۔

امام دیرینی نے اپنی کتاب طہارۃ القلوب میں لکھا ہے کہ:

(مفہوم) حضور ﷺ کے فضائل کا شمار ہو ہی نہیں سکتا اور نہ ہی آپ ﷺ کے فضائل کا اختتام ممکن ہے۔ اے نبی کریم ﷺ کی تعریف کرنے والے آپ ﷺ کی تعریف میں جتنا بھی مبالغہ کر سکتا ہے کر لیکن یاد رکھو تو پھر بھی ہرگز ہرگز آپ ﷺ کی وہ تعریف و توصیف بیان نہیں کر سکتا جو آپ ﷺ کی شایان شان ہو۔ آپ ﷺ کی ستائش شریا کی مانند ہے۔ بھلا شریا تک بھی کسی کا ہاتھ پہنچا ہے؟

حضرت امام یومیری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مشہور زمانہ تصدیقہ بردہ شریف میں فرماتے ہیں کہ:
 (مفہوم) ”حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں وہ نعت چھوڑ کر جو عیسائیوں نے اپنے نبی کی
 شان میں کہی کہ انہیں اللہ کا بیٹا بنا ڈالا اس کے سوا اپنے نبی کریم ﷺ کی شان اور عزت و عظمت میں جو
 کلمات جی چاہے بلا جھجک حکم لگا کر اور فیصلہ کر کے کہہ (شعر نمبر 43, 44, 45)

آپ ﷺ کی شان اقدس میں شر و ظلم میں آج تک جتنی بھی لعینیں لکھی جا چکی ہیں ان کا شمار
 ناممکن ہے۔ اور تو اور قرآن حکیم کی ان آیات کی تفسیر میں جن میں رسول مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مدح
 و ثناء (تعریف و توصیف) بیان کی گئی ہے دفتر کے دفتر لکھے جا چکے ہیں لیکن یہ تقاسیر آج تک بھی مکمل نہیں
 ہو سکی ہیں اور یقیناً ان کے ایک ایک لفظ کی تشریحات کا سلسلہ تا قیامت جاری و ساری رہے گا۔

نور فرمائیے کہ دنیا میں نہ جانے کتنی قومیں کتنی زبانیں وجود میں آئیں اور آ کر ختم ہو گئیں۔
 جن میں سے کچھ کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے۔ جیسے قبلی، سریانی، عبرانی، سسکرت وغیرہ۔ جبکہ بہت سی ایسی
 قومیں اور زبانیں ہوں گی جو تاریخ کی بھول بھلیوں میں گم ہو گئیں اور جن کے بارے میں ہم کچھ بھی نہیں
 جانتے۔ یہ بات صرف اللہ جل جہدہ کے علم میں ہی ہوگی کہ آج تک کتنی قومیں اور زبانیں وجود میں آئیں
 اور اب ناپید ہیں۔ کتنی امتیں فنا ہو گئیں کتنے آسانی چھینے نازل ہوئے جو اٹھالپے گئے یا گم ہو گئے۔ ان
 تمام میں کس قدر نعت شاہ والا ﷺ لکھی گئیں پڑھی گئیں سنی گئیں۔ کون ان کا شمار کر سکتا ہے۔ بقائے
 انسانی کے ساتھ ساتھ فروغ نسل کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ کون جانے آج سے قیامت تک کتنی نسلیں، کتنی
 قومیں اور کتنی زبانیں وجود میں آئیں گی۔ یہ عدم سے وجود میں آنے والے آپ ﷺ کی شان میں کیا
 کچھ نہ کہیں گے اس کا حساب کتاب کون لگا سکتا ہے۔

یہ تو تھا انسانوں کا ذکر جو اشرف المخلوقات ہے ان کے علاوہ اللہ کی کس کس مخلوق میں کب
 سے کس طرح حبیب کبریا ﷺ کا ذکر مبارک ہوتا رہا ہے، پورا رہا ہے اور ہوتا رہے گا اس کا شمار کون
 کر سکتا ہے۔ روزانہ ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار فرشتے شام کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ
 مبارک پر حاضر ہو کر آپ ﷺ کے حضور درود و سلام کے گلہ دستے پیش کرتے ہیں۔ جنات نے بھی نبی
 اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور مدح و ثناء کے نذرانے پیش کئے ہیں۔ شجر و حجر نے سلام و کلام کیا ہے۔
 جانوروں نے آپ ﷺ کے سایہ رحمت تلے پناہ لی ہے۔ حضرت آدم سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہا
 السلام تک تمام انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کے ذکر کو حرز جاں بنایا ہے۔ مخلوق میں سے کسی کو بھی
 جنت کی وسعت اور اس کے طول و عرض کا کچھ بھی اندازہ نہیں ہے۔ اس حد خیال سے بھی زیادہ وسیع اور
 عریض بہشت بریں کے ہر برگ و شجر پر ہر قبیلے اور محل پر ہر درود دیوار پر حتیٰ کہ حوروں کے سینوں پر اور

فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان مکتوب آپ ﷺ کا نام نامی اسم گرامی آپ ﷺ کی مدحت بیان کر رہا ہے۔

پھر روز قیامت مقام محمود پر فائز ہونے پر آپ ﷺ کی جو مدح و ثناء ہوگی، ان تمام کو یکجا کرنے اور شمار کرنے سے عقل انسانی نہ صرف یہ کہ قاصر ہے بلکہ عاجز بھی ہے۔ اسی لیے تو امام بوصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی شان والا تبار میں جو کچھ کہنا چاہتے ہو بلا جھجک کہہ دو اور جو حکم لگانا چاہو لگاؤ۔

عقل دنگ ہے

اب تک ہم نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ خود ماہرین شاریات کی عقلیں دنگ کر دینے کے لیے کافی ہے۔ لیکن ہم ایک قدم اور آگے چلے ہیں اور باعث ایجاد کل، ختم الرسل، دانائے سبل ﷺ کی مدح و ثناء کے شمار بے شمار کا ایک ایسا حیران کن حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ایک دنیا محو حیرت ہو جائے گی۔ اس بیسیویں (20) صدی میں جہاں سائنس اپنے معراج پر پہنچ چکی ہے۔ ہم خالق کون و مکان کی ان تمام نعمتوں کا جو اس نے اپنے بندوں کو از آدم علیہ السلام تا امروز عطا فرمائی ہیں، تذکرہ تو کجا صرف سمندروں میں پیدا ہونے والی مچھلیوں اور ان کی اقسام کا نہ تو حسی طور پر شمار کر سکے ہیں اور نہ ہی کبھی کر سکیں گے۔ فضائے بسیط میں پھیلی ستاروں کی دنیا میں ہماری کہکشاں کی وہی حیثیت ہے جو ایک قطرے کی سمندر میں ہوتی ہے۔ ہماری اس کہکشاں میں کیا کچھ ہے اہل علم ابھی اسی کی تلاش و جستجو میں غرق ہیں۔ باقی دنیا کے بارے میں تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے۔ سائنس کی ترقی کا یہ حال ہے کہ انسان چاند کی تغیر کے بعد اس سے بھی آگے جانے کی سوچ رہا ہے۔ لیکن ہمیں ابھی تک اپنے جسم کے مسام، بال، رگوں اور اعصاب تک کے صحیح شمار کا علم نہیں ہے۔

حیرت کا مقام

الغرض علم الابدان ہو یا علم الارض، علم سیارگان ہو یا علم نباتات، علم لسانیات ہو یا کوئی بھی دوسرا علم ان علوم میں اللہ جل شانہ کی نعمتوں کا شمار عقل انسانی کے بس سے باہر ہے۔ لیکن حیرت کا مقام ہے کہ اتنی بے شمار نعمتوں کے متعلق اللہ جل مجدہ قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ:

قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ (سورہ النساء، آیت: 77)

مفہوم: اے میرے محبوب ﷺ فرمادیجئے کہ دنیاوی متاع بہت تھوڑی ہے۔

کیا یہ مقام حیرت نہیں ہے کہ جن نعمتوں کا ایک چھوٹا سا خاکہ میں نے آپ کے سامنے پیش

کیا اور جس کو شمار کرنے سے عقل انسانی عاجز اور قاصر ہے اسے اس کا تخلیق کرنے والا قلیل (بہت تھوڑا) بہت کم (بہتار) ہے

جب اللہ میاں اپنے بارے میں فرماتے ہیں کہ میری صفات عظیم ہیں تو یقیناً ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ خالق کون و مکان ہیں۔ یہ ہنگام زندگی انہیں کا پیدا کردہ ہے۔ لیکن جب وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح میری صفات عظیم ہیں اسی طرح میرے محبوب ﷺ کی صفات بھی عظیم ہیں تو نہ صرف یہ کہ حیرت ہوتی ہے بلکہ مسرت اور شادمانی بھی ہوتی ہے۔

قرآن حکیم کی سورہ بقرہ کی 255 ویں آیت (آیت الکرسی) میں اپنے بارے میں اللہ میاں کا ارشاد ہے کہ:

وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ

مفہوم: میری صفات عظیم ہیں۔

دوسری طرف سورہ قلم کی چوتھی آیت میں اپنے محبوب ﷺ کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ:

وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقِي عَظِيمٌ

مفہوم: میرے محبوب کا اخلاق (خوب) عظیم ہے

جبکہ قرآن حکیم کی سورہ النساء کی آیت 113 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَكَانَ فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ عَظِيمًا

مفہوم: اے محبوب ﷺ آپ پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔

اس فضل عظیم میں آپ ﷺ کی تمامی صفات شامل ہیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ

کی ہر صفت عظیم ہے۔

اندازہ لگائیے کہ اللہ جل مجدہ کی ذات پاک بھی عظیم، حضور سرور کائنات ﷺ کی سیرت پاک بھی عظیم اور حضور ﷺ پر اللہ جل مجدہ کا فضل و کرم بھی عظیم اور اس کے مقابلے میں ”متاع الدنیا“ جن کا شمار ہمارے بس سے باہر ہے وہ سب قلیل ہیں پھر کیونکر ممکن ہے کہ کوئی بصری، کوئی جامی، کوئی سعدی، کوئی رومی آپ ﷺ کی شان باکمال کو صحیح صحیح اور پوری طرح بیان کر سکے۔

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من و جہک المہر لقد نور القمر

لا یسکن النشاء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کا بیان ناممکن ہے

قرآن حکیم کی سورہ الکہف کی آیت نمبر 109 میں اللہ جل مجدہ فرماتے ہیں کہ:
قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِذَابًا لَّكَلِمَتِ رَبِّي لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ
كَلِمَتِ رَبِّي

مفہوم: اے نبی ﷺ تم ان کو بتا دو کہ اگر سمندر میرے رب کے کلمات لکھنے کے لیے سیاہی بن جائے تو لکھتے لکھتے یہ سمندر ختم ہو جائے گا لیکن میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوں گی۔

بعض مفسرین کرام نے اس آیت کے لفظ کلمت (کلمات) سے اللہ جل مجدہ کی معلومات، اس کی قدرت و حکمت اور اس کی صفات مراد لی ہیں۔ یہ تفسیر بھی صحیح ہے۔ بیشک اللہ جل شانہ کے علم و قدرت، فضل و کمال کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ لیکن حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ العزیز نے کلمت سے حضور سرور عالم، نور مجسم ﷺ کے فضائل و کمالات اور آپ ﷺ کے علوم و برکات مراد لیے ہیں۔ (مدارج النبوت، جلد اول، ص: 145) اس طرح اس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اگر دنیا بھر کے نعت خواں، نعت گو، واعظین، علماء، فضلاء، خطباء، مفکرین، دانشور اور کاتب حضرات سمندروں کے پانی کی روشنائی بنا کر حضور اقدس ﷺ کے صفات اور کمالات لکھنا چاہیں تو یہ روشنائی ختم ہو جائے گی۔ قلم رک جائے گا، زبان عاجز آ جائے گی اور عقل و فکر کی جولانی سرد پڑ جائے گی مگر حضور ﷺ کے اوصاف جمیلہ بیان نہ ہو سکیں گے۔

انبیاء سابقین کلمتہ الرب ہیں اور ہمارے حضور ﷺ کلمات الرب ہیں

قرآن مجید کی سورہ النساء کی آیت نمبر 171 میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا کلمہ قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ

مفہوم: مسیح عیسیٰ ابن مریم (علیہا السلام) اللہ کے رسول اور اس کا کلمہ ہیں۔

چونکہ آپ علیہ السلام کی پیدائش کا کوئی ظاہری سبب نہ تھا۔ آپ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لیے آپ علیہ السلام کی طرف ”کن“ کی نسبت کی گئی۔ اس بناء پر خصوصی طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کلمتہ اللہ کہا گیا۔ ورنہ ہر وہ چیز جو من جانب اللہ ہو کلمتہ اللہ ہے۔ قرآن آسمانی کتابیں، معجزات اور تمام انبیاء کرام چونکہ منجانب اللہ ہیں اس لیے ”کلمتہ اللہ“ ہیں۔

ظاہر ہے کہ انبیاء سابقین کو علیحدہ علیحدہ فرداً جو کمال عطا ہوا وہ منجانب اللہ ہی ہے تو اس بناء پر ہر نبی کلمہ رب ہے اور ہمارے نبی ﷺ میں تمام نبیوں کے کمالات ایک ساتھ جمع ہیں۔ کلمہ رب نہیں ”کلمات رب“ ہیں۔ لوح علیہ السلام کلمہ الرب، موسیٰ علیہ السلام کلمہ الرب، عیسیٰ علیہ السلام کلمہ الرب اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کلمات الرب اور کلمات الرب کے بارے میں قرآن حکیم نے سورہ کہف کی مذکورہ آیت میں وضاحت کر دی ہے کہ اگر کلمات رب کو لکھنے کے لیے سمندر کے پانی کو روشنائی قرار دے دیا جائے تو سمندر کا پانی ختم ہو جائے گا لیکن کلمات رب رقم نہ ہو سکیں گے۔

صرف اس ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ سورہ لقمان میں مزید وضاحت فرمادی کہ:

وَلَوْ أَنَّ مَالِيَ الْأَرْضِ مِنْ شَجَرِهِ أَفْلَاقًا وَالْبَحْرِ يَمْدُةً مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةَ
أَبْحُورٍ مَا نَفَعْتُكَ اللَّهُ

مفہوم: اور اگر زمین میں جس قدر درخت ہیں ان سب کے قلم بنائے جائیں اور تمام سمندری سیاحی میں تبدیل کر دیے جائیں اور ان کے ساتھ سات ایسے ہی اور سمندر ملا لیے جائیں تب بھی یہ قلم اور سیاحی ختم ہو جائیں گے لیکن کلمات الہی ختم نہ ہوں گے۔ (آیت: 27)

اللہ اکبر۔ دنیا کے سات سمندروں کی روشنائی بنائی جائے پھر ایسے ہی سات اور سمندر ہوں ان سے بھی روشنائی کا کام لیا جائے۔ دنیا بھر کے درختوں کی قلمیں بنائی جائیں اور کلمات الرب لکھنے کی کوشش کی جائے تو سات درسات سمندروں کا پانی اور درختوں کے قلم ختم ہو جائیں گے مگر کلمات الرب رقم نہ ہو سکیں گے۔ سبحان اللہ! اور مجسم ﷺ کلمات الرب ہیں اور کلمات الرب کا بیان و اظہار ناممکن ہے۔

شمار کرنے چلیں اس کی خوبیوں کا اگر

تو ساتھ چھوڑ دیں تھک تھک کے نسل سکلہ پدم

فکر انسانی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ و مقام کے صحیح بیان سے عاجز ہے۔ یہ محض جذباتی بات نہیں ہے۔ بلکہ عقل و نقل سے واضح و ثابت ہے۔ کسی کی تعریف وہی کر سکتا ہے جو ممدوح (تعریف کئے گئے) کے متعلق پوری معلومات رکھتا ہو۔ اب اگر کوئی حضور ﷺ سے زیادہ یا آپ ﷺ کے برابر علم رکھتا ہو تو وہی آپ ﷺ کی تعریف کر سکتا ہے اور یہ بات متفق علیہ ہے کہ مخلوقات میں سے کوئی بھی نہ تو آپ ﷺ کے برابر کا علم رکھتا ہے اور نہ ہی زیادہ تو پھر بھلا یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم آپ ﷺ کے شایان شان آپ ﷺ کی تعریف کر سکیں۔

نبوت ایسا عظیم منصب ہے جس کی معرفت عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ پھر آپ ﷺ عام نبی نہیں ہیں۔ نبیوں کے سردار ہیں۔ اس لیے آپ ﷺ کی تعریف اور تعارف صرف اللہ جل مجدہ ہی کر سکتے ہیں۔ غیر نبی میں یہ طاقت نہیں ہے کہ آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کو شایان شان طور پر بیان کر سکے۔

غالب جو امراء و سلاطین کا قصیدہ خواں اور بارگاہ حسن و جمال میں شعر و شاعری کا امام مانا جاتا ہے جب میرے آقا اور سردار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے حسن و جمال اور فضائل و کمالات پر شعر موزوں کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو بہت جلد مذکورہ بالا حقیقت کو پا کر عرض کرتا ہے کہ:

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گذاشتم

کاں ذات پاک مرتبہ داں محمد ﷺ است

واضح ہوا کہ ہمارے حضور رحمت دو عالم ﷺ کے مرتبہ و مقام کی عظمت کا بیان اور آپ ﷺ کے فضائل و کمالات کا اظہار ناممکن ہے۔ اسی لیے حضور ﷺ نے اصدق الصادقین امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ:

مطبوع: ”اے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری حقیقت کو سوائے میرے رب کے کوئی نہیں جانتا۔“

خدا و مصطفیٰ ﷺ کی رمز سے ادراک عاجز ہے

خدا کو مصطفیٰ ﷺ جانے، محمد ﷺ کو خدا جانے



حضرت محمد ﷺ

علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ

سنت ابراہیمیؑ کے مطابق عربوں، بالخصوص قریش مکہ میں عقیدہ کرنے کا دستور تھا، چنانچہ جناب عبدالمطلب نے ساتویں دن اپنے لاڈلے پوتے کا عقیدہ کیا اور ختنہ کرایا (آپ کے مختون پیدا ہونے کی روایات بھی منقول ہیں۔) اس موقع پر جانور ذبح کر کے قریش کو کھانے کی دعوت بھی دی۔ کھانے کے بعد قریش نے پوچھا: اے عبدالمطلب! آپ نے اپنے جس بیٹے کے لیے ہماری ضیافت کی ہے اس کا نام کیا رکھا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آسمان میں اللہ اور زمین میں اس کی مخلوق آپ کی تعریف کرے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کا مفہوم ہے تمام صفات خیر اور اوصاف حمیدہ کا جامع۔ یہ بھی روایات ہیں کہ آپ کا اسم گرامی محمد البہامی ہے نیز آپ کی والدہ ماجدہ نے خالق حقیقی کی طرف سے اشارہ پا کر آپ کا نام احمد رکھا (ابن سعد: طبقات، 104: ابن کثیر، السیرۃ النبویہ، 1: 206-210، عیون الاثر، 1: 30)

آنحضرت ﷺ کے اسمائے گرامی محمد ﷺ اور احمد ﷺ کا مادہ حمد ہے اور حمد کا مفہوم یہ ہے کہ کسی کے اخلاق حسنہ، اوصاف حمیدہ، کمالات جلیلہ اور فضائل و محاسن کو محبت، عقیدت اور عظمت کے ساتھ بیان کیا جائے۔ اسم پاک محمد مصدر تہمید (باب تفعیل) سے مشتق ہے اور اس باب کی خصوصیت مبالغہ اور تکرار ہے۔ لفظ محمد اسی مصدر سے اسم مفعول ہے اور اسی سے مقصود وہ ذات بابرکات ہے جس کے حقیقی کمالات ذاتی صفات اور اصلی محامد کو عقیدت و محبت کے ساتھ بکثرت اور بار بار بیان کیا جائے۔

لفظ محمد میں یہ مفہوم بھی شامل ہے کہ وہ ذات ستودہ صفات جس میں خصال محمودہ اور اوصاف حمیدہ بدرجہ کمال اور بکثرت موجود ہوں۔ اسی طرح احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک یہ اسم فاعل کے معنی میں ہے اور بعض کے نزدیک اسم مفعول کے معنی میں۔ اسم فاعل کی صورت میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کرنے والا اور مفعول کی صورت میں سب سے زیادہ تعریف کیا گیا اور سراہا گیا۔ (الروض الانف 1: 106، فتح الباری 6: 403، لسان العرب اور تاج العروس بذیل مادہ)

رسول اللہ ﷺ سے پہلے زمانہ جاہلیت میں صرف چند اشخاص ایسے ملتے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ لسان العرب اور تاج العروس میں سات آدمیوں کے نام ضبط کیے گئے ہیں اور بعض نے زیادہ بھی نقل کیے ہیں۔ ان لوگوں کے والدین نے اہل کتاب سے یہ سن کر کہ جزیرۃ العرب میں ایک نبی ظاہر ہونے والا ہے جس کا نام محمد ہوگا اس شرف کو حاصل کرنے کے لیے یہ نام رکھ لیا۔ البتہ کسی نے احمد نام نہیں رکھا۔ مشیت الہیہ دیکھئے کہ محمد نام کے ان لوگوں میں سے کسی نے بھی نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں کیا۔ (فتح الباری 7: 404-405)

آنحضرت ﷺ کا اسم گرامی احمد قرآن مجید میں صرف ایک مرتبہ مذکور ہے اور وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کے طور پر:

وَمُهَيَّبًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (61 القف: 6)

یعنی میں (عیسیٰ) اس پیغمبر کی بشارت سنا تا جو میرے بعد آئے گا اور جس کا نام احمد ہوگا۔ آپ کا اسم گرامی محمد چار مرتبہ قرآن مجید میں آیا ہے اور ہر مرتبہ آپ کے منصب رسالت کے سیاق و سباق میں:

(1) وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ (3 آل عمران: 144)

یعنی محمد ﷺ تو اللہ کے رسول ہیں۔

(2) مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ (33 الاحزاب: 40)

یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول اور انبیاء (کی نبوت) کی مہر یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں۔

(3) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (3) وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ (47 محمد: 2)

یعنی اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (کتاب) محمد ﷺ پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے اور وہ ان کے رب کی طرف سے برحق ہے ان سے ان کے گناہ معاف کر دیئے اور ان کی حالت سنواری۔

(4) مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ (48 الفتح: 29)

یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ان چاروں آیات میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کا نام لے کر آپ کی رسالت و نبوت کے منصب کو واضح طور پر بیان فرمایا ہے تاکہ کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔ اسی مناسبت کی بنا پر آپ نے اور آپ کی امت نے دنیا کی تمام قوموں اور امتوں سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کی اور قیامت تک کرتی رہے گی۔ ہر کام کے آغاز و اختتام پر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور حمد کا حکم دیا گیا اور امت کا ہر فرد یہ فریضہ انجام دے رہا ہے۔ بالکل اسی طرح آنحضرت ﷺ کے محامد و محاسن اور خصال محمودہ، اوصاف حمیدہ اور فضائل و کمالات کا بیان اور ذکر جس کثرت سے کیا گیا ہے اور بد تک کیا جاتا رہے گا اس کی مثال بھی دنیا میں نہیں مل سکتی۔



اسم گرامی کے حروف کی برکات

علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ

کعب الاحبار رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کو مکرم مخلوق بنایا وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ اور اس کی کرامت یہ ہے کہ وہ نام محمد ﷺ کی شکل پر پیدا ہوا ہے چنانچہ اس کا گول سر محمد ﷺ کی میم ہے اور اس کے ہاتھ حاکی مانند ہیں اور جوف دار حکم میم ثانی اور اس کے پاؤں دال کی طرح ہیں یہی وجہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جس کافر کو بھی دوزخ میں ڈالیں گے اس کی انسانی شکل کو مسخ کر دیں گے اور شیطانی بیعت پر پھیر دیں گے کیونکہ انسانی شکل میرے نام کی شکل پر ہے جو کہ محمد ﷺ ہے۔ حق تعالیٰ اس بات کو میرے نام کی صورت پر عذاب نہیں کرتا وہ بندہ جو میرا ہم نام فرما نیر دار اور محبت ہو اس کو کیسے عذاب دے گا اس باب میں ایک الگ فصل لاتے ہیں۔ وَبِاللّٰهِ تَوَفّٰیقٌ۔

احادیث میں حضور ﷺ کے اسمائے گرامی

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب قیامت کے روز تمام اڈلین و آخرین مخلوق سے ان کے برے اعمال کا مواخذہ ہوگا۔ دو بندوں کو خدا تعالیٰ کے سامنے کھڑا کریں گے حق سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے کہ میرے ان دونوں بندوں کو جنت میں لے جاؤ وہ بندے انتہائی مسرت و خوشی سے واجب العطا یا کے حضور مناجات کریں گے اور عرض کریں گے کہ خداوند! ہم اپنی ذات میں جنت میں داخل ہونے کی کوئی صلاحیت اور استحقاق نہیں رکھتے اور ہمارے نامہ اعمال میں جنتیوں کا سا کوئی بھی عمل نہیں ہے۔ ہم اپنے متعلق اس عزت و اکرام کا سبب

معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ حکم ہوگا کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میرے کرم سے یہ بات بعید ہے کہ احمد اور محمد جس کا نام ہوا سے دوزخ میں ڈالوں۔

حدیث دوم

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس گھر میں ان تین ناموں احمد، محمد، عبد اللہ میں سے کسی نام والا شخص ہو اس گھر میں فخر نہیں آتا۔

حدیث سوم

ابن مسعود رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا۔ ہر وہ بندہ مومن جو اپنے فرزند کا نام میرے ساتھ دوستی و محبت کی بنا پر میرے نام پر رکھتا ہے وہ اور اس کا فرزند میرے ساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔

حدیث چہارم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ فرمایا جب بندہ مومن اپنے بیٹے کا نام محمد رکھتا ہے اور جب وہ لڑکا خود کو محمد پکارتا ہے اور کہتا ہے۔ یا محمد۔ تمام حاملین لبیک یا ولی اللہ سے جواب دیتے ہیں اور پھر کہتے ہیں اے ولی تجھے بشارت ہو کہ تو ہماری مزدوری میں شریک ہے یعنی ہماری طاعات و عبادات میں ہمارے ساتھ شریک ہے اور اس کا اجر تجھے دیا جائے گا اور حق تعالیٰ اسے قیامت کے روز حاملین عرش کا ثواب عنایت فرمائے گا۔

حدیث پنجم

عبدالرحمن بن عمرو بن جبابہ رشتہ بنت سعید سے وہ ام کلثوم بنت عقبہ سے اور وہ اپنی ماور جلیلہ بنت عبد الجلیل سے نقل کرتا ہے اس نے کہا ایک روز میں نے مصطفیٰ ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوتا ہے مگر بچپن ہی میں فوت ہو جاتا ہے۔ مجھے آپ کیا حکم فرماتے ہیں۔ فرمایا اس وقت جب تجھے حمل ہو جائے تو تہیہ کر لینا کہ اپنے فرزند کا نام محمد رکھے گی۔ مجھے امید ہے کہ وہ لڑکا لمبی عمر پائے گا اور اس کی نسل میں برکت ہوگی۔ وہ کہتی ہیں میں نے ایسا ہی کیا۔ میرا وہ بچہ زندہ رہا اور بحرین میں جو ایک جگہ ہے اس کی اولاد سے زیادہ کسی قبیلہ کے افراد نہیں ہیں۔ وَاللّٰهُ الْهَادِي۔



حضرت محمد ﷺ

حافظ ابن کثیرؒ

دستور عرب اور نام

نبیؐ (ابو عبد اللہ الحافظ محمد بن کامل قاضی محمد بن اسماعیل سلمیٰ ابو صالح عبد اللہ بن صالح معاویہ بن صالح) ابو الحکم تنوخی سے نقل کرتے ہیں کہ قریش کے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا تو دستور تھا اسے صبح تک قریشی عورتوں کے سپرد کر دیتے، وہ اس پر ہانڈی اونڈھی ڈال دیتیں چنانچہ عبد المطلب نے آپ کو حسب دستور عورتوں کے سپرد کیا اور انہوں نے آپ پر ہانڈی الٹا کر رکھ دی۔ صبح سویرے انہوں نے دیکھا تو ہانڈی دو گلڑے ہو چکی تھی اور آپ آنکھیں کھولے آسان کو دیکھ رہے تھے چنانچہ انہوں نے عبد المطلب کو کہا، ہم نے ایسا بچہ کبھی نہیں دیکھا۔ ہم نے صبح دیکھا تو ہانڈی دو نیم تھی اور وہ آسان کو آنکھیں کھولے دیکھ رہا تھا، تو عبد المطلب نے کہا اس کی خوب حفاظت کرو مجھے امید ہے کہ وہ عظیم الشان انسان ہوگا۔ ساتویں روز کچھ جانور ذبح کر کے قریش کی دعوت کی، خورد و نوش سے فارغ ہو کر انہوں نے عبد المطلب سے بچے کا نام پوچھا تو عبد المطلب نے ”محمد“ بتایا تو انہوں نے کہا کہ اپنے خاندانی ناموں سے ہٹ کر تم نے یہ نام کیوں تجویز کیا؟ تو اس نے کہا میری خواہش ہے کہ اللہ آسمان پر اس کی تعریف و ستائش کرے اور زمین پر مخلوق۔ بغوی کہتے ہیں کہ اچھی عادات و خصال کے جامع ہر انسان کو محمد کہتے ہیں کسی نے کہا۔

الیک ابیت اللعن اعملت نافتی

الی الماجد القوم الکریم المّمحمد

بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اسم محمد اللہ عزوجل نے ان کو الہام کیا تھا کیونکہ آپ عمدہ خصال و صفات کے پیکر تھے تاکہ اسم اور منجی صورت و معنی کے مطابق ہو جائے جیسا کہ ابو طالب نے کہا اور یہ حسان سے بھی منقول ہے۔

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِجَلِّهٖ

فَلَوِ الْعَرْشُ مَخْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

(اللہ تعالیٰ نے اس کی عظمت و جلالت ظاہر کرنے کے لیے اس کا نام اپنے نام سے مشتق کیا

ہے، سنو! اب عرش محمود ہے اور وہ محمد ہے)

نام کی عظمت اور محمد نام کے چھ اشخاص

شفا میں قاضی عیاض م (1149ء/544ھ) نے بیان کیا ہے کہ اسم احمد جو آسمانی کتابوں میں مذکور ہے اور انبیائے کرام نے ان کی آمد کا مرثدہ سنایا ہے۔ بہ تقاضائے حکمت الہی (یا حسن اتفاق سے) کوئی شخص بھی اس نام سے موسوم نہ ہو اور نہ ہی اس نام سے کسی کو پکارا گیا کہ ضعیف الاعتقاد اور شکلی مزاج انسان کو التباس نہ ہو۔ ایسے ہی اسم محمد کو بھی عرب و عجم میں کسی نے بطور نام استعمال نہیں کیا، البتہ رسول اکرم ﷺ کی پیدائش سے کچھ عرصہ قبل یہ مشہور ہو گیا تھا کہ محمد ﷺ نامی نبی مبعوث ہوگا پس نبوت کی امید میں بعض اہل عرب نے اپنے بیٹوں کا یہ نام تجویز کیا تھا (واللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ) اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں رکھے گا چنانچہ یہ ہیں چھ اشخاص جو اس نام سے موسوم ہوئے۔ (1) محمد بن الصیغہ بن جداح ادوی (2) محمد بن سلمہ انصاری (3) محمد بن براء کندی (4) محمد بن سفیان بن مجاشع (5) محمد بن حمران ہنسی اور (6) محمد بن خزاعی سلمی، ان کا سوا تو اس کوئی نہیں۔ بعض کہتے ہیں سب سے اول محمد بن سفیان اس نام سے موسوم ہوا۔ یعنی کہتے ہیں محمد بن محمد ازدی۔

جو شخص بھی اس نام سے موسوم ہوا، اللہ نے اس کو دعوائے نبوت سے محفوظ رکھا کسی نے بھی اس کی نبوت کا اقرار کیا ہو یا اس پر نبوت کے کچھ آثار ہو یا نہ ہوں جن سے اشتباہ کا خطرہ لاحق ہو، یہاں تک کہ دونوں باتیں آپ کے لیے بلا نزاع محقق ہو گئیں یعنی بذات خود دعوائے نبوت اور عوام کی تائید و تصدیق۔



اسم محمد کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

أَنْ صِيغَةَ التَّضْعِيلِ تَدُلُّ عَلَى تَجَدُّدِ الْفِعْلِ وَحُدُوثِهِ وَقَتْنَا بَعْدَ
اِعْرَابِ بِشْكَلٍ مُسْتَمَرٍّ مُتَجَدِّدًا أَنَا بَعْدَ اِنْ وَعَلَى ذَلِكَ يَكُونُ
مُحَمَّدًا أَيُّ يَتَجَدَّدُ حَمْدُهُ أَنَا بَعْدَ اِنْ بِشْكَلٍ مُسْتَمَرٍّ حَتَّى بَضْضُهُ
اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ۔

تفعلیل کا صیغہ کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لمحہ بہ لمحہ وقوع پذیر ہونے پر
دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے
ظاہر ہوتا ہے۔ اس تشریح کے مطابق محمد کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی
بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی نو بنو تعریف و ثنا کی جاتی ہو۔“

علامہ سیبلی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَالْمُحَمَّدُ فِي اللُّغَةِ هُوَ الَّذِي يُحْمَدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ وَلَا يَكُونُ
مَفْعَلٌ مِثْلَ مُضْرَبٍ وَمَمْدَحٍ إِلَّا لَمَنْ تَكَرَّرَ فِيهِ الْفِعْلُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ
”یعنی لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے کیونکہ مفعول
کے وزن میں اس فعل کا تکرار مقصود ہوتا ہے۔ مضرب اور ممدوح ان کا وزن بھی
مفعول ہے اور ان کے معنی میں بھی تکرار ہے۔“

دوہرا مشہور و معروف نام نامی احمد ہے۔ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ علی نبینا وعلیہما السلام نے
حضور ﷺ کو اس نام سے یاد کیا۔

احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے احمد الحامدین، یعنی ہر حمد کرنے والے سے زیادہ اپنے
رب کی حمد کرنے والا۔

ویسے تو حضور ﷺ کا کلمہ لوح اپنے رب کریم کی حمد و ثنا سے آباد ہے۔ حضور ﷺ کی تحمید و
تمجید کی ہر اداسب سے نزالی اور سب سے ارفع و اعلیٰ ہے لیکن حضور ﷺ کی یہ شان احمدیت پوری آب
و تاب سے روز محشر آشکارا ہوگی جب حضور ﷺ رب ذوالجلال کے عرش کے سامنے حاضر ہو کر سر بسجود
ہوں گے اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے لیے اپنے حبیب کا سینہ منشرح فرمائے گا۔ حمد کے سردی
خزانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ صدر انور میں معرفت الہی کا بحر بیکراں ٹھاٹھیں مارنے
لگے گا۔ حضور کی زبان فیض ترجمان اس کی تہ سے حمد کے موتی چن چن کر بکھیر رہی ہوگی جملہ اہل محشر پر
کیف و سرور کی مستی چھا جائے گی اس بے مثل اور بے نظیر تحمید و تجمید کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اپنے

محبوب ﷺ کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا دست مبارک میں لواء حمد تھمائے گا اس وقت انوار الہی کی ضوفشانوں اور شان احمدی کی ضیاء پاشیوں کا کیا عالم ہوگا۔ ہر چیز وجد کناں سبحان اللہ سبحان اللہ الحمد للہ اللہ اکبر کے ترانے الاپ رہی ہوگی۔ ہم گنہ گاروں اور عصیاں شعاروں کی بھی بن آئے گی۔ حضور پہلے احمد تھے سب سے زیادہ اپنے رب کی تعریف و ثنا کے زمرے بلند ہوتے رہیں گے۔ نہ زبانیں خاموش ہوں گی اور نہ قلم کو یارائے صبر ہوگا نہ معانی و معارف کے موتی ختم ہوں گے۔ نہ ان موتیوں کے ہار پرونے والے بس کریں گے۔ جمال مصطفوی کے گلشن میں نت نئے پھول کھلتے رہیں گے۔ سلیقہ شعرا رگل چین انہیں چھتے رہیں گے جھولیاں بھرتے رہیں گے۔ اور مشک بارگلدستے تیار کر کے بزم کونین کو سجاتے رہیں گے اور فضائے عالم کو خیرین بناتے رہیں گے۔

رحمت عالم و عالیشان ﷺ کے بزم رنگ و بو میں رونق افروز ہونے سے پہلے یہ بات مشہور ہو چکی تھی کہ نبی آخر الزمان کی ولادت کا زمانہ قریب آ گیا ہے اور ان کا اسم گرامی محمد ہوگا کئی لوگوں نے اس آرزو میں اپنے بچوں کو اس نام سے موسوم کیا کہ شاید یہ سعادت انہیں ارزانی ہو۔ ابن فورک نے کتاب الفصول میں تین ایسے بچوں کا ذکر کیا ہے جو اس نام سے موسوم ہوئے۔ ساتھ ہی لکھا ہے کہ ایک چوتھا بچہ بھی تھا لیکن مجھے وہ یاد نہیں رہا۔

ابن فورک کا یہ قول نقل کرنے کے بعد علامہ ابن سید الناس نے چھ ایسے بچوں کے نام گنوائے

ہیں جو اس نام سے موسوم ہوئے اور وہ یہ ہیں:

1- محمد بن اوحید بن الجلال الاوسی

2- محمد بن مسلمہ انصاری

3- محمد بن براء الکبری

4- محمد بن سفیان بن مجاشع

5- محمد بن حمران الجعفی

6- محمد بن خزاعی السلسی

لیکن ان میں سے کسی نے اپنے لیے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ کسی اور شخص نے ان میں سے کسی شخص کو نبی مانا اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے دعویٰ نبوت کو ہر قسم کے التباس سے محفوظ رکھا تا کہ کوئی شخص اپنی سادہ لوحی سے کسی غیر نبی کو نبی سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر راہ حق سے ہٹک نہ جائے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ویسے تو بے شمار اسماء گرامی ہیں جو حضور کی مختلف شانوں اور صفات

کی ترجمانی کرتے ہیں لیکن پانچ نام ایسے ہیں جن کو سرکارِ دو عالم ﷺ نے خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔
امام ترمذی نے جبیر بن مطعم کے حوالہ سے یہ حدیث نقل کی ہے:

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي أَسْمَاءَ
أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِجِيُّ الَّذِي يَمْحُوا اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ وَأَنَا
الْحَاشِرُ الَّذِي يَحْشُرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ
بَعْدِي نَبِيٌّ

”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے کئی نام ہیں، میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں
الماحی ہوں یعنی اللہ تعالیٰ میرے ذریعہ سے کفر کو مٹا دے گا، میں الحاشر ہوں
لوگ حشر کے دن میرے قدموں پر جمع ہوں گے، میں عاقب ہوں۔ یعنی میرے
بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔“ (عیون الاثر بن سید الناس ص 31 جلد اول)

امام ترمذی نے اس کو صحیح کہا ہے۔ امام بخاری، مسلم اور نسائی نے حضرت جبیر کی حدیث کو روایت کیا ہے۔

”حضور ﷺ کا ذکر خیر تورات و انجیل میں

عطاء بن یسار سے مروی ہے آپ کہتے ہیں میری ملاقات حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عامر
رضی اللہ عنہ سے ہوئی میں نے کہا حضور ﷺ کی جن صفات کا ذکر خیر تورات میں آیا ہے ان سے مجھے
آگاہ فرمائیے آپ نے کہا بیک تورات میں حضور ﷺ کی وہی صفات بیان کی گئی ہیں جو قرآن میں
بیان ہیں۔ پھر آپ نے تورات کی مندرجہ ذیل آیت تلاوت کی۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَجِزْرًا لِلْأُمِّيِّينَ
أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمِّتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَسْتَ بِفَيْطٍ وَلَا غَلِيظٍ
وَلَا صَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا تَجْرِي بِالسَّيْنَةِ السَّيْتَةِ وَلَكِنْ تَعْفُو
وَتَغْفِرُ وَلَنْ يُبْهَضَ اللَّهُ حَتَّى يَقِيمَ بِهِ أَلْمَلَةَ الْفَوْجَاءَ بَأَنْ يَقُولُوا لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ لِيَفْتَحَ بِهِ أَعْيُنًا عَمِيًّا وَأَذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

(انفرد بخاری بخاری)

تورات کی آیت کا ترجمہ:

”اے نبی! ہم نے بھیجا ہے آپ کو گواہ بنا کر، خوشخبری دینے والا۔ بروقت
ڈرانے والا، امتیوں کے لیے جائے پناہ، تو میرا بندہ ہے اور میرا رسول ہے میں

نے تیرا نام التوکل رکھا ہے نہ تو درشت خو ہے نہ سخت دل اور نہ بازروں میں شور
 مچانے والا ہے۔ تو برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتا بلکہ معاف کر دیتا ہے اور بخش
 دیتا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی طرف نہیں بلائے گا یہاں تک کہ ایک ٹیڑھی ملت کو
 آپ کے ذریعہ درست کر دے گا اور وہ سب کہنے لگیں لا الہ الا اللہ۔ اللہ تعالیٰ
 آپ کے ذریعے سے اندھی آنکھوں کو دیکھنا، بہرے کانوں کو سناؤ۔ غلافوں میں
 لپٹے ہوئے دلوں کو نور ہدایت سے منور کر دے گا۔“

(الوفال ابن الجوزی صفحہ 38-37 جلد اول)

اس مفہوم کی بہت سی روایات ہیں جو علامہ ابن جوزی نے اس مقام پر تحریر کی ہیں۔ یہاں
 اس ایک روایت کے لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں۔

بہت سی ایسی روایات بھی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ اہل کتاب حضور نبی کریم ﷺ کو
 پہچانتے تھے لیکن محض حسد اور عناد کی وجہ سے ایمان لانے کے لیے تیار نہ ہوتے تھے۔
 علامہ ابن قیم لکھتے ہیں:

حضرت صفیہ (جن کو بعد میں ام المومنین بننے کا شرف حاصل ہوا) یہ جی بنی امیہ بنی
 یہودی بنی تمیم ان کے چچا کا نام ابویاسر بنی امیہ بنی امیہ بنی امیہ بنی امیہ بنی امیہ
 بنیوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت کرتے تھے۔ جب بھی میں ان سے ملاقات کرتی تو مجھے اٹھا کر سینے
 سے لگا لیتے جب اللہ کے پیارے رسول قبا ﷺ میں تشریف لائے اور بنی عمرو بن عوف کے محلہ میں قیام
 فرمایا تو میرا والد اور میرا چچا صبح اندھیرے منہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے گئے اور
 سورج غروب ہونے کے بعد واپس لوٹے۔ جب وہ واپس آئے میں نے محسوس کیا کہ وہ تھکے ہوئے
 ہیں۔ افسردہ خاطر ہیں اور بڑی مشکل سے ہولے ہولے چل رہے ہیں میں نے حسب معمول ان کو محبت
 بھرے کلمات سے مرحبا کہا لیکن ان دونوں میں سے کسی نے میری طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا میں
 نے اپنے چچا ابویاسر کو اپنے باپ سے یہ کہتے ہوئے سنا کیا یہ وہی ہیں؟ اس نے کہا بیشک خدا کی قسم! پھر
 چچا نے پوچھا کیا تم نے ان کو تورات میں بیان کردہ نشانیوں اور صفات سے پہچان لیا ہے اس نے جواب
 دیا بیشک خدا کی قسم پھر چچا نے پوچھا تاؤ اب کیا خیال ہے میرے باپ نے جواب دیا۔ ”عداوتہ واللہ
 بالیقین“ خدا کی قسم جب تک زندہ رہوں گا ان سے عداوت کرتا رہوں گا۔

(ہدایۃ الحیاری صفحہ 40 ابن قیم)

بنو قریظہ یہودی قبیلہ تھا جو یرشلم میں دوسرے یہودی قبائل کے ساتھ رہائش پذیر تھا۔ عاصم

بن عمر بن قتادہ بیان کرتے ہیں کہ بنی قریظہ قبیلہ کے ایک رئیس نے مجھ سے پوچھا تمہیں معلوم ہے کہ شعبہ کے دونوں بیٹے اسد اور ثعلبہ اور عبیدہ کا بیٹا اسد کیوکر مسلمان ہوئے؟ میں نے کہا نہیں! اس نے کہا کہ شام سے ایک یہودی ہمارے پاس آیا۔ اس کا نام ”ابن الہیمان“ تھا۔ اور ہمارے پاس آ کر رہائش پذیر ہو گیا۔ بخدا ہم نے اس سے بہتر کوئی اور نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا وہ حضور ﷺ کی بعثت سے دو سال قبل یہاں آیا تھا جب کبھی ہم قحط سالی کا شکار ہوتے تو ہم اس سے دعا کی درخواست کرتے وہ ہمیں صدقہ دینے کے لیے کہتا پھر وہ کھلے میدان میں جا کر دعا مانگتا جب وہ دعا مانگ رہا ہوتا تو بادل گھر کر آ جاتے اور بارش برسنے لگتی۔ یہ ہمارا بارہا کا تجربہ تھا۔ وہ جب مرنے لگا تو ہم سب اس کے ارد گرد اکٹھے ہو گئے اس نے کہا اے گروہ یہود تم جانتے ہو کہ سرزمین شام جو ہر طرح کی آسائشوں اور فراوانیوں کی سرزمین ہے اسے چھوڑ کر میں تمہارے اس شہر میں کیوں آیا جہاں افلاس اور بھوک کے بغیر کچھ نہیں۔ ہم نے جواب دیا اس کی وجہ تو یہی بہتر جانتا ہے اس نے کہا کہ میں اس لیے اپنا وطن چھوڑ کر یہاں غریب الوطنی کی زندگی بسر کرتا رہا اور اب اسی حالت میں مر رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے ایک نبی کے ظہور کی توقع تھی اور اس کے ظہور کا زمانہ بالکل قریب آ گیا ہے۔ اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ ہے اے گروہ یہود! جب وہ تشریف لائے تو اس کی پیروی اختیار کرنا اور خیال رکھنا کوئی اور تم سے اس معاملہ میں بازی نہ لے جائے۔ پھر وہ مر گیا پس جب وہ رات آئی جب بنو قریظہ کی گڑھیاں فتح ہوئیں وہ تینوں جوان آئے وہ بالکل نو عمر تھے انہوں نے کہا اے گروہ یہود! یہ نبی وہی ہے جس کا ذکر تمہارے سامنے ابن الہیمان نے کیا تھا یہودیوں نے کہا یہ وہ نہیں ہے ان نو جوانوں نے کہا بخدا! یہ وہی ہے اور اس میں وہ تمام صفات پائی جاتی ہیں جن کا ذکر اس نے کیا تھا۔ وہ اترے اور حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف باسلام ہو گئے۔ اپنے بال بچے اور مال دولت کی انہوں نے ذرا پرواہ نہ کی جو یہودیوں کے قبضہ میں تھا۔

(ہدایۃ البیاری لابن قیم صفحہ 18-17 الوفا لابن الجوزی صفحہ 55)

الغرض اس قسم کے بہت سے واقعات ہیں جن سے کتب تاریخ بھری پڑی ہیں جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ یہودیوں میں سے جو اہل علم تھے وہ ان علامات کی وجہ سے حضور کو پہچانتے تھے جو تو رات میں مذکور تھیں۔ لیکن حسد کی بنا پر وہ ایمان لانے سے محروم رہے۔

ابن ابی نسلہ سے منقول ہے کہ یہود بنی قریظہ اپنی کتابوں میں نبی کریم ﷺ کا ذکر پڑھا کرتے۔ اور اپنی اولاد کو بھی حضور ﷺ کی صفات اور اسم مبارک سے آگاہ کرتے اور یہ بھی بتاتے کہ مدینہ حضور ﷺ کی ہجرت گاہ ہے لیکن جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو ہمارے حسد و عناد کے حضور ﷺ پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ (الوفا لابن الجوزی صفحہ 42)

مالک بن سنان کہتے ہیں کہ میں ایک روز (ایک یہودی قبیلہ) بنی عبدالاشہل کے ہاں آیا کہ گفتگو کروں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب کہ ہمارے درمیان اور بنی عبدالاشہل کے درمیان عارضی جنگ بندی کا معاہدہ ہو چکا تھا۔ میں نے یوشع یہودی کو کہتے سنا کہ ایک نبی کے ظہور کا وقت قریب آ گیا ہے اس کا نام نامی احمد ہوگا جو حرم سے نکلے گا۔ خلیفہ بن ثعلبہ الاشہلی نے ازراہ استہزاء کہا کہ اس کا حلیہ تو بتاؤ۔ یوشع نے کہا نہ وہ پست قد ہوگا نہ طویل قامت اس کی آنکھوں میں سرخی ہوگی وہ دستار باندھے گا اونٹ پر سوار ہوگا اس کی تلوار اس کی گردن میں جمائے ہوگی یہ شہر (یثرب) اس کی ہجرت گاہ ہے۔ مالک کہتے ہیں تو میں یہ سن کر اپنی قوم کے پاس گیا مجھے یوشع کی بات سے حیرت ہو رہی تھی۔ ہم میں سے ایک آدمی بولا یہ بات صرف یوشع تو نہیں کہتا بلکہ یثرب کا ہر یہودی کہتا ہے مالک بن سنان کہتے ہیں کہ وہاں سے میں بنی قریظہ کے پاس آیا وہاں ان کے چند آدمی جمع تھے انہوں نے بی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر شروع کر دیا۔

قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ بَاطِلَا: فَلَدَلَعَ الْكُؤُكُوبُ الْأَخْمَرَ الَّذِي لَمْ يَطْلُعْ إِلَّا
لِخُرُوجِ نَبِيِّ أَوْ ظَهُورِهِ وَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ إِلَّا أَحْمَدُ وَهَذَا مَهَاجِرُهُ
”زبیر بن باطلانے کہا کہ وہ سرخ ستارہ طلوع ہو گیا ہے یہ ستارہ صرف اس وقت
طلوع ہوتا ہے جب کسی نبی کا ظہور ہو اور اب سوائے احمد کے اور کوئی نبی باقی
نہیں رہا اور یہ شہر اس کی ہجرت گاہ ہے۔“

عیسائیوں میں بھی ان کے علماء حضور ﷺ کی آمد کے بارے میں پوری طرح باخبر تھے۔ اور حضور ﷺ کی علامات اور صفات ان کے ذہن میں نقش تھیں۔ چنانچہ اہل نجران کا جو وفد مدینہ طیبہ حاضر ہوا ان میں ابی حارثہ بن علقمہ ان کا سب سے بڑا عالم امام اور مدرس تھا۔ اس کے علم و فضل کی وجہ سے روم کے عیسائی بادشاہ اس کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ اور اس پر وقتاً فوقتاً انعامات کی بارش کرتے رہتے تھے جس سے اس کی مالی حالت بڑی مستحکم ہو گئی تھی۔ ایک روز وہ اپنے خنجر پر سوار ہو کر بارگاہ رسالت میں حاضری دینے کے لیے جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کا بھائی کرز بن علقمہ بھی جا رہا تھا۔ اچانک ابی حارثہ کا خنجر پھسلا تو کرز نے کہا تَعَسَّ الْأَبْعَدُ جو بہت دور ہے وہ ہلاک ہو اس کا اشارہ حضور ﷺ کی ذات پاک کی طرف تھا ابی حارثہ غصہ سے بے قابو ہو گیا کہنے لگا بَلْ أَنْتَ تَعَسَّتْ وَهِيَ نَهَيْتَ بَلْ كَمْ هَلَاكٌ هُوَ۔ کرز نے پوچھا میرے بھائی یہ تم نے کیا کہا ابو حارثہ نے کہا بخدا یہ وہی نبی ہے جس کا ہم انتظار کر رہے تھے کرز نے کہا اگر حقیقت یہ ہے تو پھر تم حضور ﷺ پر ایمان کیوں نہیں لاتے اس نے کہا ہماری قوم ہماری بڑی عزت افزائی کرتی ہے انہوں نے مالی طور پر ہمیں خوشحال بنا دیا

ہے وہ ان پر ایمان لانے کے لیے تیار نہیں۔ اگر ان پر میں ایمان لے آؤں گا تو مجھے اس اعلیٰ منصب سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اور مالی نوازشات کا سلسلہ بھی بند ہو جائے گا بایں ہمہ اس کا بھائی کرز اس کو مجبور کرتا رہا جب وہ مایوس ہو گیا تو کرز نے حضور ﷺ کے دست مبارک پر اسلام کی بیعت کر لی۔
(ہدایۃ النبیاری صفحہ 27)

اسی طرح نجاشی کو جب حضور ﷺ کا گرامی نامہ ملا تو اس نے بلا تامل حضور ﷺ کی دعوت کو منظور کر لیا۔ اور اس بات پر بڑی حسرت کا اظہار کیا کہ حکومت کی مجبوریاں اس کے لیے زنجیر پا ہیں ورنہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور کفش برداری کی خدمت بجا لاتا۔
عہد قدیم کے کئی ملوک و سلاطین ایسے گزرے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کی تعریف آوری سے پہلے حضور ﷺ کی نبوت پر ایمان لے آنے کا اعلان کیا۔ ان میں سے خاندان تبع کے ایک بادشاہ کا تذکرہ آپ پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں۔

آگے بڑھنے سے پہلے اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ سابقہ آسمانی کتابوں میں حضور ﷺ کے محمد و کمالات کا ذکر خیر ہے یا نہیں۔ اس وقت عیسائیوں کے پاس چار انجیلیں ہیں جن کو مستند قرار دیا گیا ہے۔ انجیل متی، انجیل مرقس، انجیل لوقا، انجیل یوحنا۔ ان میں سے کوئی انجیل بھی 70ء سے پہلے مدون نہیں ہوئی انسایکلو پیڈیا بریٹانیکا کے یہ الفاظ غور طلب ہیں:

It's exact date and exact place of origin are uncertain, but it appears to date from the later years of the 1st century.

”اس کی متعین تاریخ اور اس کے معرض وجود میں آنے کا صحیح مقام غیر یقینی ہے لیکن ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا تعلق پہلی صدی کے آخری سالوں سے ہے۔“

(انسائیکلو پیڈیا آف بریٹانیکا صفحہ 513 جلد سوم)

اس کے چند سطر بعد اسی کالم میں رقمطراز ہیں:

We have no certain knowledge as to how or where the fourfold gospel canon came to be formed.

”ہمارے پاس کوئی یقینی علم نہیں ہے کہ یہ چار مستند انجیلیں کیسے اور کہاں معرض وجود میں آئیں۔“

جن لوگوں نے انہیں مرتب کیا وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صحابہ میں سے نہ تھے بلکہ اس وقت انہوں نے نصرانیت کو قبول ہی نہیں کیا تھا۔ اور نہ ان مرتب کرنے والوں نے ان لوگوں کا نام بتایا ہے جن کے واسطے سے ان تک پہنچا گیا۔ آپ خود سوچئے کہ ستر سال تک جو کتاب مرتب نہیں ہوئی اور اس طویل عرصہ کے بعد جن لوگوں نے اسے مرتب کیا انہوں نے یہ بتانے کی زحمت گوارا نہیں کی کہ کن لوگوں سے انہیں یہ چیز ملی ہے تاکہ ان کے بارے میں جانچ پڑتال کی جاسکے تو ایسے مجموعہ پر کس طرح اعتماد کیا جاسکتا ہے۔

اس پر طرفہ یہ کہ وہ اصلی نسخے جو سریانی زبان میں لکھے گئے تھے وہ سرے سے غائب ہیں ان کا سراغ تک نہیں ملتا تاکہ ان تراجم کا اصل کے ساتھ موازنہ کیا جاسکے ان سریانی اناجیل کا ترجمہ بعد میں یونانی زبان میں کیا گیا۔ لیکن ان تراجم کا بھی کوئی اصلی نسخہ دستیاب نہیں۔ اناجیل کا جو سب سے قدیم یونانی ترجمہ ملتا ہے وہ چوتھی صدی کا تحریر شدہ ہے۔

جہاں صورت حال یہ ہو وہاں آپہ آسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اناجیل کیا سے کیا بن گئی ہوں گی؟ اور ان میں کس طرح کے تصرفات راہ پا چکے ہوں گے اس لیے اگر ایسی انجیلوں میں یہ بشارت نہ ملے تو قرآن پر اعتراض نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان ملاحظہ ہو کہ تحریف و لگاڑ کے سیلاب کے باوجود جو صدیوں موجزن رہا اب بھی بڑی صریح عبارتیں موجود ہیں جن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بارے میں پیشین گوئیاں کی گئی ہیں یہاں بطور نمونہ انجیل کی چند آیتیں پیش کی جاتی ہیں۔

1- اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے۔ اور میں باپ سے درخواست کروں گا کہ وہ تمہیں دوسرا مدگار بننے کا کہہ دے تاکہ تمہارے ساتھ رہے گا۔

(انجیل یوحنا باب 14 آیت نمبر 16-17)

مدگار کے لفظ پر بائبل کے حاشیہ میں یاوکیل یا شفیع بھی تحریر ہے۔

2- اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا کیونکہ دنیا کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔ (انجیل یوحنا باب 14 آیت 31)

3- لیکن جب وہ مدگار آئے گا جس کو میں تمہارے پاس باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی سچائی کا روح جو باپ سے صادر ہوتا ہے تو وہ میری گواہی دے گا۔ اور تم بھی گواہ ہو کیونکہ شروع سے میرے ساتھ ہو۔ (یوحنا باب 15 آیت 26-27)

یہاں بھی مدگار کے لفظ پر حاشیہ میں یاوکیل یا شفیع مرقوم ہے۔

4- لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ

مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ اور وہ آ کر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔

(یوحنا باب 16 آیت 9-8)

5- اس باب کی تیرہویں اور چودھویں آیات ملاحظہ فرمائیں۔

مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہے مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی سچائی کا روح آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا اس لیے وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔

(کتاب مقدس مطبوعہ پاکستان بائبل سوسائٹی انارکلی لاہور)

مندرجہ بالا حوالہ جات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ کوئی آنے والا ہے جس کی آمد کی خبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بار بار اپنے امتیوں کو دے رہے ہیں۔ اس آنے والے کی جن صفات و خصوصیات کا ذکر ان آیات میں کیا گیا ہے ان کا مصداق بجز ذات پاک حبیب کبریا ﷺ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ازراہ تعصب اگر کوئی اصرار کرے کہ مجھے انجیل میں حضور ﷺ کا اسم مبارک دکھاؤ تو ہم اس کی یہ خواہش بھی پوری کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن یہ بات اس کے ذہن نشین رہے کہ انجیل جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی سریانی زبان میں تھی کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سریانی تھی اس اصلی نسخے کا کہیں کوئی نام و نشان نہیں۔ 70ء میں اس کا یونانی میں ترجمہ ہوا ہے۔ اور یہ یونانی ترجمہ بھی تایاب ہے۔ انجیل کے جو یونانی ترجمے اس وقت موجود ہیں وہ چوتھی صدی عیسوی کے لکھے ہوئے ہیں ان یونانی تراجم کا پھر ترجمہ لاطینی زبان میں کیا گیا جو سلطنت روم کی علمی زبان تھی اس لاطینی ترجمہ سے دنیا بھر کی زبانوں میں انجیل کے ترجمے کیے گئے۔ ترجمہ در ترجمہ کے اس عمل سے اس انجیل میں جو رد و بدل اور تحریف وقوع پذیر ہوئی ہوگی وہ محتاج بیان نہیں اگر ان تراجم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی نہ ملے تو قطعاً محل تعجب نہیں۔

لیکن طالبان حق کی خوش قسمتی ملاحظہ ہو کہ جب مسلمانوں نے فلسطین وغیرہ ممالک کو فتح کیا تو اس وقت وہاں کے لوگوں کی زبان بدستور سریانی تھی۔ مسلمان علماء اہل کتاب کے علماء سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرتے رہتے تھے اور ان ملاقاتوں میں افادہ اور استفادہ کا سلسلہ ان کی مادری زبان میں ہوتا تھا۔ اس طرح اناجیل کے بارے میں علماء اسلام کو جو معلومات وہاں کے علماء اہل کتاب سے حاصل ہوئیں وہ اصل سے زیادہ قریب تھیں کیونکہ وہ انہیں سریانی سے بلا واسطہ عربی میں منتقل کرتے تھے ترجمہ در ترجمہ کے جو جاببات عیسائیوں کو درپیش آئے، مسلمان علماء کو ان سے سابقہ نہیں پڑا اس لیے جب ہم سیرت ابن

ہشام کا مطالعہ کرتے ہیں تو حقیقت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔ یاد رہے کہ علامہ ابن ہشام نے جن کی وفات 213ھ میں ہوئی محمد بن اسحاق سے جن کی وفات 151ھ میں ہوئی اپنے استاد ابو محمد البرکائی العامری کے واسطے سے نقل کی ہے برکائی کی وفات کا سال 183ھ ہے اس میں یوحنا کے باب 15 کی آیت 26 کا عربی متن یوں ہے:

فَلَوْ قَدْ جَاءَ الْمُنْحَمْنَا هَذَا الَّذِي يُرْسَلُهُ اللَّهُ إِلَيْكُمْ مِّنْ عِنْدِ الرَّبِّ
رُوحَ الْقُدُسِ هَذَا الَّذِي مِّنْ عِنْدِ الرَّبِّ خَرَجَ فَهُوَ شَهِيدٌ عَلَيْنَا وَانْتُمْ
أَيْضًا لِأَنكُمْ قَدِيمًا كُنْتُمْ مَعِيَ لِهَذَا قُلْتُ لَكُمْ لِكَيْ مَا لَا تَشْكُرُوا
”اور جب تمہارا آئے گا جسے اللہ تعالیٰ رسول بنا کر بھیجے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کے پاس
سے آئے گا تو وہ میری سچائی کا گواہ ہوگا اور تم بھی میری سچائی کے گواہ ہو کیونکہ تم
عرصہ دراز سے میرے ساتھ ہو میں نے تم سے یہ باتیں اس لیے کہی ہیں تاکہ تم
شک میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔“

اس کے بعد لکھتے ہیں:

الْمُنْحَمْنَا بِالسُّرْيَانِيَّةِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالرُّومِيَّةِ
الْبَرْقَلَيْطُسُ يَعْنِي مُخَمَّنًا سُرْيَانِي لَفْظٌ هُوَ أَوْ اس كَامَعْنَى مُحَمَّدٍ هُوَ رُومِي زَبَانٍ مِّنْ اس كَا تَرْجَمَهُ بَرْقَلَيْطُسُ
ہے۔ بَرْقَلَيْطُسُ كَارُومِي سَجْدَا كَرِيه هُو (Perklytos) پھر تو معاملہ صاف ہے۔ اور اس كَامَعْنَى هُو تَعْرِيف
كِيَا كِيَا اور ”محمد“ كَا بَهِي بَعِيْنَه بَهِي مَعْنَى هُو۔ لِيَكِن اَكْر اس كَا سَجْدَا يُو (Paracletus) تو اَكْر سَجْدَا
دُوْنُو لَفْظُوْنُو كُو تَلْفِظُ مِّنْ بَرِي مَشَابَهْت هُو لِيَكِن اس كَامَعْنَى پَهْلُو لَفْظُ سُو مَخْتَلَف هُو خُوْد اَنْجِيْل كُو
مُتَرْجَمِيْن كُو اس كَا تَرْجَمَهُ كَرْنُو مِّنْ بَرِي دَقْتُ بِيْشِ آتِي۔ اَرْدُو كِي بَابِل كُو مَتْن مِّنْ اس كَا تَرْجَمَهُ مَدَد كَار كِيَا
كِيَا هُو اور حَاشِيَه پَر وِكِيْل يَاشْفِعُ مَرْتُوْم هُو كَسِي نُو اس كَا تَرْجَمَهُ (ابن هِشَام جِلْد اَوَّل ص 215 مَطْبَع
مَجَازِي مِصْر) (Consolator) ”تسلي دِينُو اَلَا“ كَسِي نُو (Teacher) تُبْحَرُ اسْتَاذ اَر كَسَا ئُن نُو
(Advocate) وِكِيْل كِيَا هُو۔

كِيَا خَبْر لَفَاظ كَا يَهِي بَحِيْر عِيَسَا ئِي عِلْمَاء كُو مَعْمُوْل كَا كَر شِمَه هُو اور اِسِي وَجِه سُو وَه خُوْد بَهِي پَر يَشَانِي
كَا شَكَار هُو كَرْنُو هُو۔

يَهِي صُوْرَت حَال تُو اس وَاقْت هُو جَب كُو ان چَار اَنْجِيْلُوْنُو پَر اِعْتِمَاد كِيَا جَانُو لِيَكِن صَد يُوْنُو كِي
كَمْنَا ي كُو بَعْد پَر دَه غِيْب سُو اِيَك اَنْجِيْلُ ظُهْرُو مِّنْ آتِي هُو جَس كُو اَنْجِيْلُ بَر نَابَا س كُوْتُو هُو۔ اس كُو
مَطَالَعُو سُو بَرُو بَرُو وَبَحِيْرَه عَقْدُو حَل هُو جَاتُو هُو اور شَكُوْكَ وَشَبَهَات كَا غُبَار خُوْد نُو خُوْد چَهْطُ جَاتَا

ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بیسیوں ایسے ارشادات موجود ہیں جن میں نام لے لے کر حضور ﷺ کی آمد کی بشارتیں دی گئیں ہیں اور بار بار اپنے امتیوں کو حضور ﷺ کا دامن رحمت مضبوطی سے تھام لینے کے تاکیدی احکام دینے گئے ہیں۔ اس سے پیشتر کہ ہم وہ ایمان افروز حوالہ جات آپ کے سامنے پیش کریں، پہلے برناباس اور اس کی انجیل کے بارے میں کچھ وضاحتیں ضروری ہیں تاکہ کوئی شخص بلاوجہ اور نامعقول اعتراض کر کے آپ کو پریشان نہ کر سکے۔

برناباس قبرص کا باشندہ تھا۔ اس کا پہلا مذہب یہودیت تھا۔ اس کا نام Joses تھا لیکن دین عیسوی کی اشاعت اور ترقی کے لیے اس نے سردھڑ کی بازی لگادی تھی۔ حواری اس کو برناباس کے نام سے پکارتے تھے جس کا معنی ہے ”واضح نصیحت کا فرزند“ بڑا کامیاب مبلغ تھا۔ جاذب قلب و نظر شخصیت کا مالک تھا۔ حضرت مسیح کے ساتھ مدت العمر جو قرب اسے نصیب رہا اس نے اس کو اپنے حلقہ میں بڑا اہم مقام عطا کر دیا تھا۔

ابتداء میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پیروکار اپنے آپ کو یہود سے الگ کوئی امت تصور نہیں کیا کرتے تھے۔ نہ ان کی علیحدہ عبادت گاہیں تھیں، لیکن یہودی انہیں شک و شبہ کی نظر سے دیکھتے تھے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حقیقت آپ کی فطرت اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ آپ کا تعلق ان کے پہلے ماننے والوں کے نزدیک قطعاً وجہ نزاع نہ تھا۔ سب آپ کو انسان اور اللہ کا برگزیدہ بندہ سمجھتے تھے۔ اس وقت کے عیسائی یہودیوں سے بھی زیادہ توحید پرست تھے۔ یہاں تک کہ سینٹ پال نے عیسائی مذہب قبول کیا۔ اس طرح عیسائیت میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا جس کے نظریات اور معتقدات کا منبع انجیل یا حضرت مسیح کے اقوال نہ تھے، بلکہ اس کی ذاتی سوچ بچار کا نتیجہ تھی۔ پال یہودی تھا۔ طرسوس کا باشندہ تھا۔ کافی عرصہ روم میں رہا۔ ان کے فلسفہ اور مشرکانہ عقائد سے وہ بہت متاثر ہوا۔ عیسائیت کو اس نے اسی مشرکانہ سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جو عوام کو بہت پسند تھا۔ لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری اس کو قبول کرنے کے لیے تیار نہ تھے۔ اپنے مذہب کی ترقی اور اشاعت کے لیے برناباس اور سینٹ پال کچھ عرصہ ایک ساتھ کام کرتے رہے، لیکن دن بدن اختلافات کی خلیج بڑھتی گئی۔ پال نے حلال و حرام کے بارے میں موسوی احکام کو بالائے طاق رکھ دیا۔ نیز ختنہ کی سنت ابراہیمی کو بھی نظر انداز کر دیا۔ برناباس کے لیے اس کے ساتھ مل کر کام کرنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ دونوں علیحدہ ہو گئے۔ پال کو عوام الناس کی تائید کے علاوہ حکومت کی ہمدردیاں بھی حاصل تھیں۔ اس لیے اس کے پھیلائے ہوئے عقائد کو لوگوں نے دھڑا دھڑ قبول کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح برناباس اور اس کے ساتھی پس منظر میں چلے گئے۔ بائیس ہجرتی صدی عیسوی تک برناباس کے ہم عقیدہ لوگ کافی تعداد میں موجود تھے جو خدا

کی باپ کی حیثیت سے نہیں، بلکہ مالک الملک اور قادر مطلق کی حیثیت سے عبادت کرتے تھے۔ اس وقت اٹلا کیہ کے بشپ پال کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ نہ خدا ہیں نہ خدا کے بیٹے، بلکہ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اٹلا کیہ کا دوسرا بشپ جس کا نام Lucian تھا اور جو تقویٰ اور علم میں بڑی شہرت کا مالک تھا۔ وہ بھی تثلیث کے عقیدے کا سخت مخالف تھا۔ اس نے انجیل سے ایسی عبارتیں نکال دیں جن سے تثلیث ثابت ہوتی تھی۔ اس کا خیال تھا کہ یہ جملے بعد میں بڑھائے گئے۔ اس کو 312ھ میں شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد اس کا شاگرد Arius نے توحید کا پرچم بلند کیا۔ اسے کئی بار کلیسا کے عہدے پر کبھی فائز کیا گیا اور کبھی معزول کیا گیا۔ لیکن اس نے اپنا مشن جاری رکھا۔ کلیسا کی مخالفت کرنا آسان کام نہ تھا۔ لیکن Arius نے ان مشرکانہ عقائد کی ڈٹ کر مخالفت کی اور لوگ جو جوق اس کے نظریات کو قبول کرتے چلے گئے۔

اسی اثناء میں دو ایسے واقعات رونما ہوئے جنہوں نے یورپ کی تاریخ بدل کر رکھ دی۔ شاہ قسطنطین جس نے یورپ کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا تھا، اس نے عیسائیت قبول کیے بغیر عیسائیت کی امداد شروع کر دی، لیکن عیسائی فرقوں کے باہمی اختلافات نے اسے سرا سیمہ کر دیا۔ شاہی محل میں بھی یہ نظریاتی کشمکش زوروں پر تھی۔ مادر ملکہ تو پال کے نظریات کی حامل تھی جب کہ بادشاہ کی بہن ایریس کی معتقد تھی۔ بادشاہ کے پیش نظر تو صرف ملک میں امن و امان کا قیام تھا اور اس کی صرف یہ صورت تھی کہ سارے فرقے ایک کلیسا کو قبول کر لیں۔ ایریس اور بشپ الیگزینڈر کی مخالفت روز بروز شدت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ بادشاہ کے لیے مداخلت ناگزیر ہو گئی، چنانچہ 325ء میں ”نیقیہا“ کے مقام پر ایک کانفرنس کا اہتمام کیا گیا۔ متواتر کئی روز تک اس کے اجلاس ہوتے رہے۔ فیصلہ نہ ہو سکا۔ بادشاہ نے امن و امان کی خاطر کلیسا کی حمایت حاصل کرنا ضروری سمجھا، اس لیے اس نے ایریس کو جلاوطن کر دیا۔ اس طرح توحید کے بجائے تثلیث کا عقیدہ ملک کا رسمی مذہب بن گیا۔ کلیسا کی منظور شدہ انجیل کے بغیر کوئی انجیل اپنے پاس رکھنا جرم قرار دیا گیا۔ دوسو سے مختلف انجیلوں کے نسخے نذر آتش کر دیئے گئے۔ شہزادی قسطنطین کو یہ بات ناپسند ہوئی۔ اس کی کوشش سے 346ء میں ایریس کو واپس بلا لیا گیا۔ جب وہ فاسخانہ انداز میں قسطنطنیہ میں داخل ہو رہا تھا، اس کی موت واقع ہو گئی۔ بادشاہ نے اسے قتل عمد قرار دیا۔ اس جرم کی پاداش میں سکندریہ کے بشپ کو دو اور بیٹوں کے ساتھ جلاوطن کر دیا اور خود ایریس کے ایک معتقد بشپ کے ہاتھ پر عیسائیت قبول کرنی توحید سرکاری مذہب قرار پایا۔ 341ء میں اٹلا کیہ میں ایک کانفرنس ہوئی اور توحید کو عیسائی مذہب کا بنیادی عقیدہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ 359ء میں سینٹ جیروم (S. Jerome) نے لکھا کہ ایریس کا مذہب مملکت کے تمام باشندوں نے قبول کر لیا۔ پوپ ہونوریس

(Honourous) (یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم عصر تھا) کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ 638ء میں اس نے وفات پائی۔ لیکن 680ء میں پھر تھیٹکس کے حق میں ایک لہر اٹھی قسطنطنیہ میں پھر اجلاس ہوا جس میں پوپ ہونوریس کو مطعون اور مردود قرار دیا گیا اور اس کے نظریات کو مسترد کر دیا گیا۔ اگرچہ آج عیسائی دنیا تھیٹکس کو ایک مسلمہ اصول کی حیثیت سے تسلیم کرتی ہے اس کے باوجود ان میں ایسے لوگ بکثرت موجود ہیں جو اللہ تعالیٰ کی توحید کے قائل ہیں۔ لیکن اس کے اظہار سے کتراتے ہیں۔

برناباس کی انجیل 325ء تک مستند انجیل تسلیم کی جاتی رہی۔ ایرانیس (Iranæus) نے جب سینٹ پال کے مشرکانہ عقائد کے خلاف مہم شروع کی تو اس نے برناباس کی انجیل سے بکثرت استدلال کیا اس سے پتہ چلتا ہے کہ پہلی دو صدیوں میں یہ انجیل معتبر تسلیم کی جاتی تھی اور اپنے دین کے بنیادی مسائل ثابت کرنے کے لیے اس کی عبارتوں کو بطور حجت پیش کیا جاتا تھا، لیکن 325ء میں جو کانفرس نقیقا میں ہوئی، اس میں یہ طے پایا کہ عبرانی زبان میں مثنوی انجیلیں موجود ہیں۔ ان سب کو ضائع کر دیا جائے۔ جس کے پاس یہ انجیل ملے اس کی گردن اڑادی جائے۔

383ء میں پوپ نے انجیل برناباس کا نسخہ حاصل کیا اور اپنی پرائیویٹ لائبریری میں اسے محفوظ کر لیا۔ زینو بادشاہ کی حکمرانی کے چوتھے سال برناباس کی قبر کھودی گئی۔ اس انجیل کا ایک نسخہ جو اس نے اپنے قلم سے لکھا تھا اس کے سینے پر رکھا ہوا ملا۔ پوپ (Siritus) (90-1585ء) کا ایک دوست تھا جس کا نام فر مارینو (Fra Marino) تھا۔ اسے پوپ کی ذاتی لائبریری میں اس کا وہ نسخہ ملا۔ فراکو اس سے بڑی دلچسپی تھی۔ کیونکہ اس نے ایرانیس کی تحریروں کا مطالعہ کیا تھا جس میں اس نے برناباس کی انجیل کے بکثرت حوالے دیئے تھے۔ اطالوی زبان میں لکھا ہوا یہ مسودہ مختلف لوگوں سے ہوتا ہوا ایمسٹرڈم (Amsterdam) کی ایک مشہور و معروف ہستی کے ہاں پہنچا۔ یہاں سے پرشیا کے بادشاہ کے مشیر جے۔ ایف کریمر کو ملا۔ اس سے سیوے کے ایک علم دوست شہزادے یوگین (Eugene) نے 1713ء میں حاصل کیا۔ 1738ء میں شہزادے کی پوری لائبریری کے ساتھ یہ نسخہ بھی واپس پہنچا۔ اب بھی یہ نسخہ وہاں محفوظ رکھا ہے۔

ٹولینڈ (Toland) نے اپنی تصنیف "Miscellaneous Works" جو اس کی وفات کے بعد 1747ء میں شائع ہوئی، کی جلد اول صفحہ 380 پر ذکر کیا کہ انجیل برناباس کا قلمی نسخہ اب بھی محفوظ ہے۔ اسی کتاب کے پندرہویں باب میں لکھا ہے کہ 496ء میں ایک حکم کے ذریعے اس انجیل کو ان کتب میں شامل کیا گیا جن کو کلیسا نے ممنوع قرار دے دیا تھا۔ اس سے پہلے 465ء میں پوپ انوینٹ (Pope Innocent) نے بھی اسی قسم کا حکم جاری کیا تھا۔ نیز 382ء میں مغربی کلیسا نے

متفقہ طور پر اس پر بندش عائد کی تھی۔

مسٹر اور مسز ریگ (Ragg) نے 1907ء میں ایک لاطینی نسخے سے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا جو اب ہمارے سامنے ہے آکسفورڈ کے کلیرٹن پریس نے اسے چھاپا۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے اسے شائع کیا۔ جب اس کا انگریزی ترجمہ چھپ کر بازار میں آیا تو اس کے سارے نسخے ہڈ اسرار طریقے پر بازار سے غائب کر دیئے گئے۔ صرف دو نسخے محفوظ رہے۔ ایک برٹس میوزیم میں اور دوسرا واشنگٹن کی کانگریس لائبریری میں۔ یہ پیش نظر انگریزی ترجمہ مائیکروفلم کے ذریعے پبلشر نے ایک دوست کی وساطت سے واشنگٹن کی کانگریس لائبریری سے حاصل کیا ہے۔

برناباس کے حالات اور اس کی انجیل کی تاریخ کو قدرے شرح و بسط کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ تاکہ قارئین کرام کو حالات کا پوری طرح علم ہو اور اس الزام کی قلعی کھل جائے جو بعض عیسائی حلقوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے کہ اس انجیل کا مصنف کوئی ایسا شخص ہے جو عیسائیت سے مرتد ہو کر مسلمان ہوا اور دجل و تزویر سے ایک کتاب تصنیف کر کے اسے برناباس کی طرف منسوب کر دیا۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی تشریف آوری سے کئی سال پہلے کلیسا نے اس کتاب کو ممنوع لٹریچر میں شامل کر دیا تھا اور اس شخص کو واجب القتل قرار دیا تھا جس کے پاس یہ کتاب پائی جائے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں جو بشارتیں اس میں بکثرت موجود ہیں کلیسا کے غیظ و غضب کا گوسبب نہ تھیں، لیکن ان کے علاوہ اس میں کچھ ایسی تعلیمات تھیں جو سینٹ پال کے پیش کردہ عیسائی مذہب کی بنیاد تھی، اس لیے کلیسا کو یہ آخری اقدام کرنا پڑا۔ قدم قدم پر اس میں عقیدہ، حکیمت کا بطلان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحید کو زوردار دلائل سے بڑے حسین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ارشادات سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ آپ نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے، بلکہ اس کے بندے اور رسول تھے۔ کلیسا کے نزدیک یہ باتیں ناقابل برداشت تھیں، اس لیے انہوں نے اس کو اپنی مقدس کتب کی فہرست سے خارج کر دیا۔

برناباس نے اپنے رسول کی تعلیمات کو بلا کم و کاست بیان کیا۔ اسی طرح حضور سرور عالم ﷺ کے بارے میں جو بشارتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک بار نہیں، بلکہ بار بار دی تھیں، ان کا اس میں مندرج ہونا بھی قدرتی امر ہے، چنانچہ ان بے شمار بشارتوں میں سے صرف چند پیش کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان کا مطالعہ کیجئے، اپنے ایمان کو تازہ کیجئے اور انہی کی روشنی میں اس آیت کی صحیح تفسیر ملاحظہ فرمائیے:

انجیل برناباس کے باب 17 کا ایک حوالہ سماعت فرمائیے:

"But after me shall come the splendour of all

the prophets and holy ones, and shall shed light upon the darkness of all that the prophets have said because he is the messenger of God."

”لیکن میرے بعد وہ ہستی تشریف لائے گی جو تمام نبیوں اور نفوس قدسیہ کے لیے آب و تاب ہے اور پہلے انبیاء نے جو باتیں کی ہیں ان پر روشنی ڈالے گی؛ کیونکہ وہ اللہ کا رسول ہے۔“

For I am not worthy to enlouse the ties of the hosen or the lachets of the shoes of the messenger of the God whom ye call "Messiah" who was made before me. And shall come after me. And shall bring the words of truth. So that his faith shall have no end.

”یعنی جس ہستی کی آمد کا تم ذکر کر رہے ہو۔ میں تو اللہ کے اس رسول کی جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق بھی نہیں؛ جس کو تم مسیحا کہتے ہو۔ اس کی تخلیق مجھ سے پہلے ہوئی اور تشریف میرے بعد لے آئے گا۔ وہ سچائی کے الفاظ لائے گا اور اس کے دین کی کوئی انتہاء نہ ہوگی۔“ (باب 42)

"I am indeed sent to the house of Israel as a prophet of salvation, but after me shall come the Messiah sent of God to all the world, for whom God hath made the world and then through all the world will God be worshipped. And mercy received."

حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں: ”بے شک میں تو فقط اسرائیل کے گھرانے کی نجات کے لیے نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں؛ لیکن میرے بعد مسیحا تشریف لائے گا جسے اللہ تعالیٰ سارے جہاں کے لیے مبعوث فرمائے گا۔ اسی کے لیے اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات تخلیق کی ہے اور اسی کی کوششوں کے باعث ساری دنیا میں

اللہ تعالیٰ کی پرستش کی جائے گی اور اس کی رحمت نصیب ہوگی۔“ (باب 82)

آپ پریشان ہیں کہ لوگوں نے آپ کو خدا اور خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا ہے۔ رومی گورنر اور بادشاہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہتے ہیں کہ ہم روم کے شہنشاہ سے ایک ایسا فرمان جاری کروائیں گے جس میں سب کو آپ کے متعلق ایسی باتیں کہنے سے روک دیا جائے گا۔ ان کے جواب میں آپ فرماتے ہیں مجھے تمہاری ان باتوں سے اطمینان حاصل نہیں ہوا۔

"But my consolation is in the coming of messenger who shall destroy every false opinion of me, and his faith shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father."

”بلکہ میرا اطمینان تو اس رسول کی تشریف آوری سے ہوگا جو میرے بارے میں تمام جھوٹے نظریات کو نیست و نابود کر دے گا۔ اس کا دین پھیلے گا اور سارے جہاں کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے باپ ابراہیم سے اسی طرح کا وعدہ کیا ہے۔“

اس کے بعد پادری نے ایک اور سوال پوچھا کہ کیا اس رسول کی آمد کے بعد اور نبی بھی آئیں گے؟ آپ نے ارشاد فرمایا:

"There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great deal of false prophets, where at I sorrow for satan shall raise them up."

”یعنی آپ ﷺ کے بعد اللہ کا بھیجا ہوا کوئی سچا نبی نہیں آئے گا البتہ کثرت سے جھوٹے نبی آئیں گے جنہیں شیطان کھڑا کرے گا۔“

اس پادری نے دوسرا سوال کیا: اس مسیحا کا نام کیا ہوگا اور کن علامات سے اس کی آمد کا پتہ چلے گا؟ اس کے جواب میں آپ ارشاد فرماتے ہیں:

"The name of the Messiah is Admirable, for God himself gave him the name when had

created his soul. And placed it in celestial splendour. God said: "wait Muhammad for thy sake I will to create paradise. The world, and a great multitude of creatures."

...I shall send thee into the world I shall send thee as my Messenger of salvation and thy word shall be true. In so much that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail."

"Muhammad is his blessed name."

"سچا کا نام قابل تعریف" ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب ان کی روح مبارک کو پیدا کیا اور آسمانی آب و تاب میں رکھا تو خود ان کا نام رکھا۔ اللہ نے فرمایا: "اے محمد ﷺ! انتظار کرو! میں نے تیری خاطر جنت کو پیدا کیا ہے۔ ساری دنیا کو پیدا کیا ہے اور بے شمار مخلوقات کو پیدا کیا ہے۔ جب میں تجھے دنیا میں بھیجوں گا تو تمہیں نجات دہندہ رسول بنا کر بھیجوں گا۔ تیری بات سچی ہوگی۔ آسمان اور زمین فنا ہو سکتے ہیں لیکن تیرا دین کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔" آپ نے کہا کہ محمد ﷺ اس کا بابرکت نام ہے۔"

پھر تمام سامعین نے یہ سن کر یہ کہتے ہوئے فریاد کرنی شروع کی:

"O God send us thy messenger O Muhammad, come quickly for the salvation of the world."

"اے خدا! اپنے رسول کو ہماری طرف بھیج۔ یا رسول اللہ! دنیا کی نجات کے لیے جلدی تشریف لے آئیے۔" (باب 97)

حضرت مسیح اپنے حواری برناباس سے اپنے آخری حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: میرے قتل کی سازش کی جائے گی۔ چند لکوں کے عوض مجھے میرا ایک حواری گرفتار کرادے گا۔ لیکن وہ مجھے پھانسی نہیں دے سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ مجھے زمین سے اٹھالے گا اور جس نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے اس کو میرے بجائے سولی پر چڑھا دیا جائے گا۔

فرماتے ہیں:

I shall abide in that dishonour for a long time in the world, but when Muhammad shall come, the sacred messenger of God, that infamy shall be taken away and this shall God do, because I have confessed the truth of the messiah. who shall give me this reward, that I shall be known to be alive and to be a stranger to that death of infamy.

”طویل عرصہ تک لوگ مجھے بدنام کرتے رہیں گے، لیکن جب محمد ﷺ تشریف لائیں گے جو خدا کے مقدس رسول ہیں، تب میری یہ بدنامی اختتام پذیر ہوگی اور اللہ تعالیٰ یوں کرے گا، کیونکہ میں اس مسیحا کی صداقت کا اعتراف کرتا ہوں وہ مجھے یہ انعام دے گا۔ لوگ مجھے زندہ جاننے لگیں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اس رسوا کن موت سے میرا دور کا بھی واسطہ نہیں۔“ (باب 112)

آپ نے متعدد مقامات پر اس بات کی تصریح کی ہے کہ یہ ذی شان رسول حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوگا۔ اس مقام کی تنگ دامانی اس بات کی اجازت نہیں دیتی کہ میں ان تمام حوالوں کو آپ کی خدمت میں پیش کروں۔ امید ہے اگر بنظر انصاف آپ ان اقتباسات کا مطالعہ کریں گے تو حقیقت کا روئے زیبا یقیناً بے نقاب ہو جائے گا۔

رہا آخری سوال کہ جس شخص کا نام غلام احمد ہو وہ اس آیت کا مصداق بن سکتا ہے اور اسے احمد قرار دیا جاسکتا ہے؟

اس کے بارے میں اتنا ہی سمجھ لیں کہ ایک شخص جس کا نام عبد اللہ ہو وہ اپنے نام سے ”عبد“ حذف کر کے اگر اللہ نہیں کہلا سکتا تو اسی طرح غلام احمد نامی شخص غلام کا لفظ کاٹ کر اپنے آپ کو احمد کہلائے گا تو اس سے بڑھ کر قرآن کی کوئی تحریف نہیں ہو سکتی۔ پس جب وہ رسول جس کا نام نامی احمد ہے حضرت مسیح کی پیش گوئی کے مطابق تشریف لے آیا اور روشن معجزات سے اپنی صداقت کو آشکارا کر دیا۔ تو ان لوگوں کو ایمان لانے کی توفیق نصیب نہ ہوئی اور معجزات نبوت کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ تو کھلا ہوا جادو ہے۔



اسم پاک محمد ﷺ

مولانا عبد الماجد دریا آبادی

حضور ﷺ کا نام نامی آپ کے دادا ”عبدالمطلب“ نے رکھا تھا۔ عام طور پر اس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ رجاء ان یحمد عبدالمطلب نے آثار نیک دیکھ کر محمد نام رکھا کہ مستقبل میں یہ مولود سعید آقائے نادر ﷺ مجموعہ محامد اور مرجع خلافت بنے۔ ارباب تصوف موشگافی کی انتہا کر دیتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ یہ لفظ ”محمد“ خدا کے نام ”واحد“ سے مشتق ہے۔

اگرچہ عام طور پر نام کی صرف اس قدر ضرورت سمجھی جاتی ہے کہ چند چیزوں میں باہم امتیاز قائم رہے لیکن نام کی صحیح اور حقیقی غرض یہ نہیں۔ اسم کو اپنے مسٹی کے صفات، خواص اور حالات کا آئینہ ہونا چاہیے۔ افراد کے نام رکھنے میں تو اس کا کم لحاظ کیا جاتا ہے۔ لیکن عموماً انواع و اجناس کے نام اسی مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً انسان، مسلم، قوم، شاذ و نادر طریقہ پر افراد و اشخاص کے ناموں میں بھی اس کا لحاظ کر لیا جاتا ہے جیسے ”مسح“ اور ”بہد“ یہ دونوں نام اپنے مسٹی کے اوصاف اور خواص کو بتلاتے ہیں۔

یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جیسا کہ تاریخی طور پر ثابت ہے کہ آپ سے پہلے عرب میں کہیں اس نام کا پتہ نہیں چلتا۔ مورخین اکثر لکھتے ہیں *وَلَمْ یکنْ شَانِعًا بَیْنَ الْعَرَبِ هَذَا الْاسْمِ* اس حالت کو تسلیم کرتے ہوئے دیکھا جائے تو اتفاقاً طور سے ”نام مبارک“ کا ”عبدالمطلب“ کے ذہن میں آنا فشاء خداوندی معلوم ہوتا ہے کہ جب اس نام کا محل کامل دنیا کو اپنے وجود گرامی سے مشرف کر چکا تو پھر اسم بھی فطری طور سے نام رکھنے والے کے ذہن میں وارد ہوا۔

نام مبارک کا عام اور سادہ ترجمہ یہی کیا جاتا ہے کہ ”وہ ذات جس کی تعریف کی گئی“ اس ترجمہ کی صحت میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن اس جامعیت کبریٰ برزخِ کامل اور مقصود آفرینش کے فضائل و کمالات کے سامنے ترجمہ بیچ ہے۔ خدا کے تمام نبی اس کے نزدیک موجبِ توصیف ہیں۔ دنیا کے تمام حکیم، فاتح عام انسانوں کی نظروں میں لائقِ مدح و ستائش ہیں اس لیے اس ترجمہ کی صحت کو پورے طور پر تسلیم کرتے ہوئے تخصص کو اور زیادہ وسعت دیں۔ صاحبِ مفردات ”محمد“ کے معنی لکھتے ہیں اللہی اجمعت فیہ الخصال المحمودۃ یعنی مختصر لفظوں میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد کے معنی مجموعہ خوبی کے ہیں۔

اے کہ تو مجموعہ خوبی بچہ نامت خوانم

کار سازِ قدرت کی وسعت لامحدود اس کے کرشمے ناقابل شمار اس کی خلقت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے وا ہے۔ غور کرنے سے ہم اپنی عقل کے مطابق اس فیصلہ پر پہنچتے ہیں کہ قدرت نے تخلیق انواع کے لیے ایک معیار مقرر کیا ہے۔ مخلوقات کی ہر نوع کا ایک درجہ کمال ہے کہ جس کے آگے اس کا قدم نہیں بڑھتا ”حیوانات“ ”نباتات“ اور ”جمادات“ تک میں اس کے شواہد مل سکتے ہیں، صورتیں ایک ہیں شکلیں متحد ہیں، اوصاف مختلف ہیں، لیکن ان مختلف اوصاف کی ایک انتہا ہے جسے جنسِ اعلیٰ سے تعبیر کیا جاسکتا ہے کہ جس کے آگے کوئی درجہ نہیں، ہر نوع میں جنسِ اعلیٰ کو جس پر اوصافِ جامعیت کے ساتھ جا کر ختم ہوتے ہیں، ہم مقصود و فطرت اور نقطہ تخلیق کہہ سکتے ہیں۔ اس نقطہ تخلیق کی اصطلاح کو پوری تشریح کے ساتھ ذہن میں رکھنا چاہیے دوسرے تمام انواع کی طرح اس مقصود و فطرت کو انسانوں کی جماعت میں بھی تلاش کرنا ضروری ہے۔ دوسری مخلوقات اور انسانوں میں ایک عام اور بین فرق یہ ہے کہ وہاں نوع کے سینکڑوں افراد ہیں اور یہاں اوصاف و خصوصیات کے اعتبار ہر ہر فرد اپنے مقام پر نوع مستقل ہے۔ آفرینش انسان کی مجمل یا مفصل تاریخ پر ایک اجمالی نظر بتلا سکتی ہے کہ آج بھی انسان کی شکل و شباہت اس کے اعضاء و جوارح اس کا ڈھانچہ جسمانی ساخت ٹھیک وہی ہے سب چیزیں وہی ہیں جو دنیا کے پہلے انسان کی تھیں۔ لیکن دماغی کیفیتوں کا حال ان سے جدا گانہ ہے۔ ان میں برابر ارتقاء و اختلاف جاری ہے۔ اب اگر انسان کی اس ارتقائے دماغی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ ماقبل و مابعد ادبوں، زبانوں کی تاریخ میں ارتقائے دماغی کی آخر ترین سرحد اگر کوئی معلوم ہو سکتی ہے تو وہ ذاتِ قدسی صفات آقائے نامدار رسول خدا ﷺ کی ہے۔ لغات قاموس نے لفظ ”محمد“ کے ایک معنی قضاء الحق کے بھی بتلائے ہیں پس لفظ ”محمد“ کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ جس کا حق پورا کر دیا گیا ہو یعنی قدرت کی جانب سے نوع انسان کو جس سرحد کمال تک پہنچانا مقصود تھا اور انسان کا اپنے خالق پر جو حق تخلیق مقرر تھا

وہ محمد ﷺ پر پورا کر دیا گیا۔ علم و عمل مَخْلُوق و خَلْق، دماغ و کیرکٹر ارتقائے ذہنی و ارتقائے عملی یہی دو چیزیں انسان کا خلاصہ اور اس کی کائنات تخلیق کا لب لباب ہیں اول ثانی کے لیے بنیاد ہے عمل علم پر، کیرکٹر دماغ پر، خَلْق مَخْلُوق پر قائم ہے، یہ ایک عجیب نکتہ ہے جس کی تشریح کسی دوسرے مقام پر آئے گی کہ جتنی ہی کسی انسان کی حالت مکمل ہوگی اسی قدر اس کی خلقی کیفیت راسخ و مستحکم ہوگی۔ ایک کا کمال دوسرے کے کمال کی علامت اور ایک کا نقصان دوسرے کے نقصان کی نشانی ہے۔ تاریخی طور پر یہ امر ثابت ہے کہ کیرکٹر اور اخلاق کی جملہ شاخوں کی پختگی اور تکمیل کا جو نمونہ آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک نے پیش کیا، عالم انسانی اس کی نظیر سے عاجز ہے حتیٰ کہ خود دشمنوں کے اقرار سے اس کو فرما دیا گیا۔ انک لعلیٰ خَلْق عظیم محاورات عجب سے حمد کے یہ بھی معنی معلوم ہوتے ہیں کہ کسی کام کو اپنی قدرت کے مطابق انجام دینا۔ حماسیات میں نیزہ کے بھر پور پڑنے کے وقت حِمْدُتِ بِلَاءِہ (میں نے وار پورا کیا) کا محاورہ بہت مشہور ہے۔ اس معنی کو سامنے رکھتے ہوئے اور اوپر کے مضمون کو پیش نظر رکھ کر بے تامل کہا جاسکتا ہے کہ لفظ محمد ﷺ کے معنی مخلوق کامل کے بھی ہیں۔

منجملہ دیگر کمالات نبوت و معجزات رسالت کے ایک معجزہ گرامی حضور اقدس کا نام نامی بھی ہے۔ یہ زندہ جاوید معجزہ بعثت کے وقت سے تا ہنوز اپنے فضائل کی شہادتیں پیش کر رہا ہے۔ صاحب قاموس نے لکھا ہے کہ مُحَمَّدُ الَّذِي بِحَمْدِ مَرَّةٍ بَعْدَ مَرَّةٍ جس کی تعریف کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔ تعریف اور توصیف پر توصیف ہوتی رہے۔ زمانہ جوں جوں بڑھتا جاتا ہے اور انسان اپنی سعی و کوشش کے مطابق جس درجہ ترقی کرتا جاتا ہے محض اعتقاد انہیں بلکہ حقائق رسالت مآب روحی فداہ ﷺ کے کمالات سے پردہ اٹھتا جاتا ہے۔ علماء و فضلاء یورپ کی اکثریت تاریخ اسلام کے ماتحت اپنا مطالعہ جس قدر گہرا کرتی جاتی ہے دنیا کی مختلف پریشانیوں اور بے قرار یوں کو محدود کرنے کی ضرورت جتنی ہی ان کے نزدیک بڑھتی جاتی ہے، بادل ناخواستہ انہیں اسی راہ کی طرف آنا پڑتا ہے اور زبان اعتراف کھولنا پڑتا ہے کہ بے شبہ پیغمبر عرب کے قانون دنیا کی ضرورتوں کے کفیل اور ان کی زندگی عالم انسان کے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔ اہل ایشیا کا رجحان طبعی جتنا روحانیت اور سادگی کی طرف بڑھ رہا ہے، اسی قدر وہ پیغمبر عالم محمد ﷺ سے قریب تر ہوتا جاتا ہے۔ "یہ دنیا کا صرف واحد معجزہ ہے کہ نام مبارک تیرہ سو برس پہلے سے اس آنے والی حالت کا پتہ دے رہا ہے۔ مستقبل میں دنیا کی عمر جس قدر دراز ہوگی خواہ وہ اپنی موجودہ حالت میں ترقی کرے جس کی بقا ہر امید نہیں اور خواہ اپنے پچھلے سبق دہرائے دونوں حالتوں میں اسے کمالات نبوت کے اعتراف سے چارہ نہ ہوگا اس حیثیت سے نام مبارک محمد ﷺ کا ترجمہ سلسلہ اوصاف و محامد ہوگا۔"

جیسا اوپر کہا گیا ہے عام طور سے اشخاص کے نام اور اوصاف باہم کوئی نسبت نہیں رکھتے شاذ و نادر اتفاقی حیثیت سے تناسب بھی مل جاتا ہے اور ایسا تو کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ اور اس کے شعبہ ہائے حیات کی تفصیل ہو۔ مگر نام نامی آقائے نامدار اس سے مستثنیٰ ہے۔ اسی مطابقت سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس خاص نام کے رکھنے کے متعلق ضرور عبدالمطلب کو ایک غیبی تحریک ہوئی۔ اب غور کیا جائے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی کا خلاصہ دوست و دشمن کی یکساں تنقید حاضر و غائب کی رائے زنی کا حاصل اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ علم و عمل، ظاہر و باطن، خلق و خلق ہر حیثیت سے حضور کی زندگی قابل تعریف تھی اور اسی خلاصہ حیات کا ترجمہ ہے محمد ﷺ۔

اس سے بھی زیادہ عجیب امر یہ ہے کہ نام مبارک حضور کے نہ صرف نبی بلکہ خاتم النبیین ہونے کی دلیل بھی ہے۔ کمال و کمال اخلاق بھی انبیاء علیہم السلام کی مخصوص اور ممتاز صفات میں سے ہیں۔ دوسرے انبیاء علیہم السلام کا کمال علمی و عملی کسی ایک خاص صفت میں مخصوص تھا لیکن حضور کی جامعیت آپ کی سوانح و تعلیمات سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ لفظ ”محمد“ کے معنی مجموعہ خوبی اور ”مخلوق کامل“ کے جوہم اوپر بیان کرائے ہیں اس کے آگے کوئی نقطہ ہی نہیں ہے۔ اسی حالت پر کمال کلی کی انتہا اور معارف کا اختتام ہے جس کے بعد نہ کسی نبی کی حاجت نہ کسی نبی کا وجود ممکن ہے۔ مستشرقین یورپ میں سے جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی سیرت پاک کا مطالعہ کیا ہے وہ باوجود ہزار سعی تنقیص اعتراف کمال پر مجبور ہوئے ہیں۔ سرولیم میو اور مارگولٹ جیسے سخت لوگوں کو بھی کھلے اور چھپے لفظوں میں اس کا اقرار کرنا پڑا کہ پیغمبر اسلام کی تعلیم انتہائی سچائی اور حقیقی ہدایت پر مبنی نظر آتی ہے۔ عہد نبوت میں بھی اسی قسم کے واقعات آچکے ہیں کہ بعض سخت ترین منکر ایک توجہ نظر اقدس کی تاب نہ لاسکے۔ عبداللہ بن سلام جو نامور علماء یہود میں سے تھے وہ جس طرح اسلام لائے معلوم ہے۔ بعثت کے حالات، سیرت طیبہ، تعلیم و تلقین اپنے اندر کچھ ایسی کشش رکھتی ہے کہ مخالف سے مخالف اور سخت سے سخت حریف اعتراف پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسی خاصیت اور بے اختیارانہ کشش کو نام مبارک میں بیان کیا گیا لفظ ”محمد“ عربی زبان میں تمجید سے مشتق ہے جو باب تفعیل کا مصدر ہے اس باب کے معنی کے خواص میں سے ہے کہ کسی کام کا وجود میں آنا اس طور پر مانا جائے کہ گویا کسی مخفی یا ظاہر طاقت نے اس کو وجود میں آنے کے لیے مجبور کیا جیسے صرف (پھیر دیا) یعنی کسی طاقت نے بے اختیار کر کے پھیر دیا اسی طرح ”محمد“ کے معنی ہیں وہ جس کی تعریف بے اختیار کی گئی ہو۔ اس معنی سے اسی قوت جاہلہ اور کشش اصلی کی طرف اشارہ ہے۔ عبداللہ بن سلام کے متعلق مروی ہے کہ وہ چہرہ اقدس کو دیکھتے ہی پکارا ٹھے ہذا لیس بوجہ کذاب۔ یورپ میں بڑی ہوشیارانہ تدبیر سے محمد رسول اللہ ﷺ کو بدترین پیرایوں میں دکھلانے کی

کوششیں کی گئی ہیں لیکن اب آج کل بعض جماعتوں اور خدا ترس بندوں کی طرف سے جو سماجی جیلدگی جاری ہیں انہوں نے تجربہ کرادیا کہ جب کبھی اصل صورت ان کے سامنے پیش کی گئی ہے تو انہوں نے بھی کہا کہ یہی تو ہمارا کعبہ مقصود ہے۔

اس باب کی دوسری خاصیت یہ بھی ہے کہ وہ کسی کام کے اس طور پر ہونے کو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے تمام پہلوؤں کا استحصاء کیے ہوئے ہے کوئی جزو اس سے چھوٹا ہوا نہیں استعمال میں آتا ہے قطعاً فقہیاً یعنی خوب خوب نقل کیا اس خاصیت کا لحاظ رکھتے ہوئے نام مبارک کے یہ معنی معلوم ہوتے ہیں کہ ”محمد“ یعنی جس کا جزو جزو قابل تعریف ہے ”اصلاح نفس“ تدبیر منزل اور تدبیر مدن کی وہ کوئی شاخ ہے جس کا عملی نمونہ ذات قدسی صفات محمد رسول اللہ ﷺ نے پیش نہیں کر دیا۔ انبیاء علیہم السلام کا تمام تر سلسلہ عالم میں ایک خاص ترتیب و نظام کے ساتھ آیا اور ہر ایک اپنے اندر کوئی نہ کوئی کمال اخلاقی یا عرفانی یا انتظامی لایا یہ بابرکت سلسلہ جب اپنی حدود نہایت کو پہنچا تو ضرورت ہوئی کہ عالم انسان کے سامنے ایک ایسا نمونہ کمال پیش کیا جائے جو ان تمام صفات کا مجموعہ اور فضائل کا آئینہ ہو۔ جس کی زندگی کو سامنے رکھنے سے موسویانہ مستی، سیمانہ اخلاق، ابراہیمی محبت بیک وقت نظر کے سامنے آجائے۔ اور پھر ان تمام اوصاف میں وہ اپنے حقد میں سے بالاتر ہو۔ وہ ہستی جامع اور برزخ کمال ذات پاک حضرت محمد ﷺ ہے اسی لیے حضرت مسیح نے اپنی بشارت میں لفظ ”احمد“ فرمایا۔ یعنی وہ آئے گا جو اپنے تمام پہلے آنے والوں کا سردار اور سب پر فائق ہوگا۔ دنیا کے تمام بڑے بڑے مذہب نے اپنی کمال نشوونما جب ہی پائی ہے جب وہ معرفت و روحانیت کی آغوش سے لکل کر سلطنت اور حکومت کی گود میں چلے گئے ہیں۔ مسیحی مذہب کی ترقی رومی بادشاہوں کی رہین احسان ہے۔ بڑھانے بہت کچھ تبلیغ کی لیکن اس کا عالمگیر مذہب بھی اسی وقت اپنی تکمیل کر سکا جب وہ اشوک خاندان کی سرپرستی میں آ گیا۔ لیکن اسلام اپنی تاریخ میں بالکل علیحدہ ہے وہ جن جن ملکوں میں گیا اور جن جماعتوں میں پھیلا اخلاق و روحانیت سے گیا۔ غریب تو از اسلام میں روحانیت اور مذہب کے داخلہ کے بعد گئی ہے۔ افریقہ اور ہندوستان کی نظیریں اس بارہ میں بہت صاف ہیں۔ اس خاص نعمت تبلیغ کو بھی نام مبارک میں ظاہر کر دیا گیا ہے۔

فقطع دہر القوم اللدین ظلموا والحمد للہ رب العالمین بظاہر اسباب ان مفاسد کے مٹنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی لیکن فطرت کی تدبیریں اندر اندر جاری رہتی ہیں اور ایک وقت مہین پر ظاہر ہو جاتی ہیں۔ فطرت کی رفتار ہوا کی طرح تیز اور سیلاب کی طرح نرم ہوتی ہے۔ خوش تدبیری اور حسن اسلوب کے موقع پر بھی حمد کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے پس لفظ ”محمد“ کے ایک یہ بھی معنی قرار دیئے جاسکتے ہیں کہ وہ جس کے ساتھ خوش تدبیری نے ترقی کی آپ کی تعلیم کا انتشار آپ کا لایا ہوا دین خدا کی

خاص مرضی اور خاص تدبیر سے عالم میں پھیل گیا جس کی سرعت اور بغیر جدوجہد رفتار ترقی سے اس وقت بھی دنیا تمہیر ہے۔

الغرض اسلام کی تمام معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ پیغمبر اسلام کا نام مبارک بھی اپنے معانی کے لحاظ سے مختلف خوبیوں کا مرقع بہترے فضائل کا خلاصہ ہے ایک طرف وہ اپنے منشی کے کام اور کام کے انجام کی پیشین گوئی ہے دوسری طرف اس کے کاموں کی تاریخ اور اس کی تعلیم کا لب لباب ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جس نے اپنے نبی کا ایسا پاک نام رکھا اور پاکیزہ ہے وہ نبی جسے اس کے معبود نے ایسی فضیلتوں سے آراستہ کیا۔

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



محمد ﷺ اور احمد علیہ السلام

محمد صادق سیالکوٹی

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
 إِنَّ لِي أَسْمَاءَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُوا اللَّهُ
 بِهِ الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَالِبُ
 الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ ۝ (بخاری شریف، مسلم شریف)

”حضرت جبیرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہنا میں نے نبی ﷺ سے
 فرمایا آپ نے میرے لیے نام ہیں (بہت سے) اور میرا (ایک مشہور نام) محمد
 ہے۔ اور (دوسرا) احمد ہے۔ اور میرا نام ماحی ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ
 میرے (یعنی میری دعوت و تبلیغ کے ساتھ) کفر کو اور میرا نام حاشر (بھی) ہے
 کہ اٹھائے جائیں گے لوگ (قیامت کو) میرے قدم پر اور میرا نام عاقب
 (بھی) ہے۔ اور عاقب وہ ہے کہ جس کے پیچھے کوئی نبی نہ ہو۔“

محمد ﷺ نام ہی طغرائے لوحِ مدحت ہے
 فلاطوں طفلكے باشد بہ یونانے کہ من دارم
 میجا رشک می دارد بہ درمانے کہ من دارم

”افلاطون جیسا دانا اور فلسفی ایک طفل ہے سامنے اس یونان کے جو میں رکھتا ہوں۔“ یعنی ملک یونان کو مان ہے کہ اس نے افلاطون جیسا فلاسفر پیدا کیا۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ جو میرا یونان ہے (حضرت محمد رسول اللہ ﷺ) اس کے آگے افلاطون ایک طفل مکتب ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام (باوجود معجزہ احمیائے موتی رکھنے کے) رشک کرتے ہیں اس درمان پر جو میں رکھتا ہوں۔“ یعنی میرے محمد ﷺ درماں ہیں؛ دارو ہیں؛ علاج ہیں؛ مرضی شرک و کفر کا؛ جو صدیوں سے ملک عرب میں وبا کے طور پر پھیلا ہوا تھا۔

حضرت مسیح علیہ السلام نے کچھ عرصہ علم توحید بلند رکھا۔ انہوں نے معجزہ سے مردے زندہ کیے۔ باورزاوندھے اور کوڑھی تندرست کیے۔ لیکن یہودی طحون ان کی جان کے دشمن بن کر ان کے قتل کے درپے ہو گئے۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے ان کو آسمان پر اٹھالیا۔

لیکن لاکھوں درود و سلام ہوں؛ بشیر، نذیر؛ مبشر، رسول؛ امین؛ خواجہ بدر و حسین؛ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر؛ کہ تمام کائنات عرب کے کفر و شرک کی ملی بھگت نے آپ کو ایذا پہنچانے، دکھ دینے، ستانے اور جان لینے کے لیے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ دشمنی کے جھگڑ چلے، بغض و عناد کے طوفان اٹھنے، قتل کے منصوبے کی سیاہ رات چھائی۔ لاکھوں مربع میل میں پھیلے ہوئے کفر کی آندھی آئی۔ لیکن یقین و ایمان کا فلک بوس پہاڑ اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ سب جھگڑ، طوفان، چڑھاؤ، سیلاب، طغیانیاں، آندھیاں، نعل، شور، فساد، بلوئے، ہنگامے، جھگڑے اور لڑائیاں اپنی پوری قوت اور شدت سے سربراہ مرسلان ﷺ کی چٹان ایمان سے ٹکرائیں اور پاش پاش ہو گئیں۔ بالآخر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات تمام مفساد پر غالب آئی اور تیس برس کے تھوڑے عرصہ میں سارا عرب توحید کے نور سے جگمگا اٹھا۔ تو حضور درماں بن کے آئے؛ امراض شرک و کفر کا۔ علاج بن کے آئے؛ رذیل و مفساد کا؛ بے شک

میجارشک کی دارو بہ درمانے کہ سن دارم

حضور مسیح علیہ السلام رشک کرتے ہیں۔ اس درماں پر جو امت۔ امت خیر الوریٰ کو ملا ہے۔ الحاصل کیا حضرت مسیح علیہ السلام اور کیا دوسرے تمام انبیاء و رسل (خدا کا ان سب پر درود و سلام ہو) سب کے سب حضور کی اقتداء پر نازاں ہیں اور حامل لوائے حمد۔ جناب رحمت للعالمین ان سب کے امام ہیں۔

ہر زمانے میں پیبر بھی، نبی بھی آئے
مصلح بقی و ملکی بھی، رشی بھی آئے

حق کے جوئندہ اور حق کے ولی بھی آئے
واقف محرم سزا ازلیٰ بھی آئے
آئے دنیا میں بہت پاک مکرم بن کر
کوئی آیا نہ مگر رحمتِ عالم بن کر

(جگر مراد آبادی)

محمد ﷺ نام کے گلاب کی مہک

حضور نے فرمایا۔ اِن لِيْ اَسْمَاءُ بَشَرِكُمْ لِيْ (بہت سے) نام ہیں۔ اَنَا مُحَمَّدٌ۔
ایک نام میرا محمد ہے وَاَنَا اَحْمَدٌ۔ اور دوسرا نام میرا احمد ہے۔ یعنی میں محمد بھی ہوں اور احمد بھی ہوں۔

قرآن میں بھی آپ کا محمد نام کئی جگہ آیا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (پ ۶۴ ع ۶)

”اور نہیں محمد ﷺ مگر رسول۔“

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ (پ ۱۲۶ ع ۱۲)

”محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِنْ رَجَالِكُمْ (پ ۲۴ ع ۲۲)

محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔“

نَزَلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ (پ ۲۶ ع ۵)

”اتارا گیا (قرآن) اور محمد ﷺ کے۔“

بے شک آپ کا نام محمد ﷺ ذاتی ذاتی عام ہے۔ اور محمد ﷺ احمد سے مشتق ہے اور حمد کے معنی
ایسی تعریف کے ہیں جو محمود کی تکریم و تعظیم کے لحاظ سے کی جائے اور درحقیقت محمود میں پائی جائے۔ اور
لفظ محمد ﷺ اسم مفعول ہے جس کے معنی ہیں بہت تعریف کیا گیا۔ حضور ﷺ میں نہایت اعلیٰ
اوصاف نہایت اچھی عادتیں اور خصالتیں تھیں۔ آپ بالکل اسم بامعنی تھے۔ سراپا حسن ہی حسن، تعریف
ہی تعریف، خوبی ہی خوبی تھے۔ ذات اور صفات کے لیے دنیا اور آخرت میں حد درجہ تعریف کیے گئے
ہیں۔ بے حد اور بے شمار سراہے گئے۔ حضور ﷺ کے اچھے وصفوں، اعلیٰ خوبیوں، اور پاکیزہ سیرت کی
جتنی تعریف آج تک ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے اور قیامت تک ہوگی ساری اولاد آدم میں سے اتنی کسی
کی نہیں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ آسمان میں فرشتوں سے اور زمین میں انسانوں اور جنوں سے حضور ﷺ کی

تعریف کراتا ہے۔ یہاں تک کہ سب رسولوں اور نبیوں سے بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی تعریف کرائی ہے۔ انہوں کے علاوہ غیر مذہب کے لوگوں نے بھی آپ کی توصیف کی ہے۔
دیکھئے ہری چند اختر آنجمانی یوں مدح سرا ہے۔

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں ان کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے سمیٹا کر دیا
شوکت مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الہی قصر کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
کہہ دیا لَا تَقْنَطُوا اٰخِرَ كَسٰى نَے كَان مِى
اور دل کو سر بسر محو تمنا کر دیا!
سات پرووں میں مچھا بیٹھا تھا حسن کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا

حضور کے نام محمد کی تحمید کہ غیر مذہب کے لوگوں کی زبانیں بھی آپ کی شان میں نواسخ
توصیف ہیں۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى وَسَلَّم وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَجَمَالِهٖ وَكَمَالِهٖ وَشَاهِدِهٖ۔
پس محمد نام..... نہایت پیارا، دل کش، دل کشا، دلربا، دل نواز، روح پرور، عطر ریز، عنبر باز
بلاغت آمیز، ذخیرہ حسن و جہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں، رسولوں اور ساری اولاد آدم کے اوصاف
حمیدہ اور خصائل عالیہ حضور ﷺ کی ذات میں کوٹ کوٹ کر بھر دیئے تھے۔ تو گویا آپ تمام ذریت
آدم کے حسن و جمال، اوصاف و خصائل، تعریفوں، خوبیوں، صفتوں، بھلائیوں، نیکیوں، کمالوں، ہنروں،
خلاقوں اور پاکیزہ سیرتوں کے مجموعہ ہیں۔ اسم محمد ﷺ کا مسما ﷺ اپنی پیدائش کے روز ازل سے
لے کر تا امروز تعریفوں اور مداحوں کا محور رہا ہے اور تا نور نبیین رہے گا۔ نام ہو آپ کا محمد نہایت تعریف
کیا گیا، تو پھر کس طرح ہو سکتا ہے کہ آپ کی مدح نہ ہو۔

گر بیانے کہ من دارم

فلک یک مطلع خورشید دارد باہر شوکت
ہزاروں این چشم دارد گر بیانے کہ من دارم

(آبی)

آسمان باوجود اتنی شان و شوکت (بلندی، فراخی و وسعت) کے ایک ہی مطلع خورشید رکھتا ہے۔ لیکن جو گریبان (ایمان بالرسالت کا) میں رکھتا ہوں۔ وہ ایسے ہزاروں مطلع خورشید رکھتا ہے یعنی آسمان جواتنی وسعت، فراخی اور بلندی کی شان و شوکت رکھتا ہے۔ اس پر ایک سورج چمکتا ہے اور میرے گریبان محبت مصطفیٰ ﷺ پر ایسے ہزاروں آفتاب روشن ہیں۔

آفتاب فلک کی مادی روشنی سے دنیا جگمگا رہی ہے۔ اس روشنی کے پیشاں فائدے ہیں۔ اس سے جہان آباد ہے۔ اسی سے زندگی کی چھل کھل ہے۔ لیکن میرے (مسلمان کے) گریبان ایمان پر سرور کائنات ﷺ کی سیرت و اسوہ کے ہزاروں خورشیدوں تک رہے ہیں۔ نقش پاکے آفتاب درخشاں ہیں جن کی روشنی سے میری روحانی دنیا آباد ہے۔ میرے ایمان کا جہان جگمگا رہا ہے۔ ان آفتابوں سے میرے روح اور ایمان منور ہیں۔ میری قبر روشن ہے۔ حشر روشن ہے۔ پل صراط روشن ہے۔ ان خورشیدوں (حدیثوں) کے نور عمل سے میری دنیا اور دین دونوں سنور رہے ہیں۔ وضم ما قبل۔

ادھر لاکھوں ستاروں سے ہے یزم کھکشاں روشن
ادھر لاکھ شمع روشن ہے کہ ہیں دونوں جہاں روشن

(شر)

آسمان پر لاکھوں کروڑوں ستاروں سے کھکشاں کی یزم روشن ہے رات کو آپ یہ یزم کھکشاں دیکھتے ہیں۔ لیکن ادھر..... ہماری دنیا میں ایک ایسی شمع (رسالت محمدیہ) روشن ہے جس نے دونوں جہانوں کو روشن کر رکھا ہے۔ ﷺ

اسم محمد ﷺ اتنا معنی نیر اور حامد کا کھرمیت ہے۔ سمند اور مہاساگر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اپنے عہدہ کو مرتبے رتبے شانیں اور صفیں بخشی ہیں۔ ان کے بیان کے لیے طومار درکار ہے۔ حضور ﷺ کا چچا باوجود مسلمان نہ ہونے کے آپ کی شان میں مدحت سر لے۔

اسم محمد ﷺ کا معنوی اعجاز

مشرکین قریش نے ایک روز خیال کیا کہ محمد ﷺ تو ہمارا دشمن ہے۔ ہمارے مذہب کا دشمن

ہے ہمارے بزرگوں، لات وہیل کی تکذیب کرتا ہے۔ ان کو برا کہتا ہے۔ اور ہمیں جب اس کو بلانا پڑتا ہے تو خواہ مخواہ نام لینا پڑتا ہے۔ اور محمد ﷺ کے معنی ہیں از حد تعریف کیا گیا۔ تو اس کو ہم دل سے برا جانتے ہیں۔ لیکن جب ہم کہتے ہیں۔ محمدؐ نے آج یہ کہا تو اس کی خود بخود تعریف ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس کا کوئی ایسا نام تجویز کرو کہ جب اس نام سے اس کا ذکر کیا جائے، تو اس میں ذم پایا جائے۔ چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ کے لیے مذم نام تجویز کیا۔ جو محمد ﷺ کی نقیض ہے۔ مذم کے معنی مذمت کیا گیا۔ صحابہؓ نے سنا تو وہ بہت منگوم ہوئے۔ اور بارگاہ رسالت میں عرض کیا کہ حضور ﷺ مشرکین قریش نے آپ کو برا کہنے کے لیے مذم نام تجویز کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور حکمت اور دانائی کا دریا بہا دیا:

أَلَا تَعَجُّبُونَ كَيْفَ يَصْرِفُ اللَّهُ عَنِّي شَتْمَ قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ يَشْتُمُونَ
مَذْمَمًا وَأَنَا مُحَمَّدٌ (بخاری شریف)

”فرمایا حضور ﷺ نے کیا تم تعجب نہیں کرتے کہ کیونکہ باز رکھا مجھ سے اللہ تعالیٰ نے مشرکین قریش کا برا کہنا۔ اور ان کا لعنت کرنا۔ (غور کرو) وہ برا کہتے ہیں مذم کو۔ اور میں محمد ہوں۔“

یعنی وہ لعن طعن مذم کو کرتے ہیں۔ اور میں تو مذم نہیں ہوں، بلکہ محمد ہوں ان کی گالی مجھے لگتی ہی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے دور اور دفع کرو یا ہے ان کی لعن کو مجھ سے اور بچایا ہے مجھ کو ان کے بد کہنے سے محمد کی ذات کے نزدیک مذمت پھلک بھی نہیں سکتی۔

مشرکین قریش کی بجواس مذمت ایک ظلمت ہے۔ جو اسم محمد ﷺ کی روشنی سے دور ہو جاتی

ہے۔

دیکھئے دوسرے انبیاء علیہم السلام کے پاک ناموں کے ترجمے اور معنوں پر نظر کریں، تو اسم محمد

ﷺ کے معنی کے مانند وہ محمد کے حامل نہیں ہیں:

”حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معنی ہیں۔ باپ بڑے گروہ کا۔“

”حضرت ایوبؑ کے معنی شیر کے ہیں۔“

”حضرت یوسفؑ کے معنی ہیں زیادہ کیا ہوا۔“

”حضرت اسماعیلؑ کے معنی ہیں۔ اے اللہ میری فریاد سن۔“

”حضرت یعقوبؑ کے معنی ہیں۔ پیچھے آنے والا۔“

”لیکن محمد ﷺ کے معنی ہیں از حد تعریف کیا گیا۔“

تو نام کے لحاظ سے بھی رسول اللہ ﷺ تمام اولاد آدم کے سردار ہوئے۔ اور یہ خدا کا فضل ہے۔ جس پر چاہے اس کی بارش کر دے۔

اسم احمد کا جمال:

اسم محمد ﷺ کے جمال کے بعد اب اسم احمد ﷺ کا جمال دیکھیں۔ فرمایا حضور ﷺ نے:
وَأَنَا أَحْمَدُ۔ اور میں احمد ﷺ ہوں۔ یعنی میرا نام احمد ﷺ بھی ہے۔

احمد مصدر حمد سے اسم تفضیل ہے جو فاعل کے معنی دیتا ہے تو احمد کے معنی ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی از حد حمد کرنے والا۔ خدا کی نہایت ستائش کرنے والا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت خیر المورثی ﷺ تمام نبیوں سے زیادہ خدا کی حمد کرنے والے ہیں۔ یوں کہتے کہ ساری اولاد آدم میں سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے والے ہیں۔ دریاے ستائش کے سب سے بڑے پیرا کہ ہیں۔ کوئی بھی حضور ﷺ کے جبل حمد کی چوٹی کو سر نہیں کر سکا ﷺ

قرآن مجید جو آپ پر اتارا گیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کی حمد کی بہت تاکید آئی ہے۔ دیکھئے! قرآن کی سب سے پہلی سورت جو نمازوں میں بار بار دہرائی جاتی ہے۔ وہ شروع ہی الحمد للہ سے ہوتی ہے اور سارے قرآن میں اللہ کی حمد بہ کثرت مذکور ہے۔ اس کے علاوہ کتب احادیث میں بے شمار حضور ﷺ کی دعائیں آئی ہیں۔ جن میں اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کی گئی ہے اور ان دعاؤں سے حضور ﷺ احمد ثابت ہو رہے ہیں۔

ایک روایت داری شریف میں آئی ہے جو کعب احباب سے مروی ہے کہ کتب سابقہ میں حضرت انور ﷺ کی امت کو حمادون کے نام سے بیان کیا گیا جو ہر حال میں اللہ کی حمد کریں گے۔ اور حمادون کے معنی ہیں خدا کی بہت حمد کرنے والے۔ سبحان اللہ۔ امت کے رسول ﷺ محمد ﷺ نہایت تعریف کیے گئے۔ احمد ﷺ اللہ کی نہایت حمد کرنے والے اور امت حمادون۔ اللہ کی بہت حمد کرنے والی۔

قیامت کو حضور ﷺ کے ہاتھ میں حمد کا جھنڈا ہوگا، مقام محمود آپ کی جگہ جہاں آپ کھڑے ہوں گے اور سب اہل محشر آپ کو دیکھ کر آپ کی تعریف کریں گے۔ یہ ہیں احمد رسول ﷺ ساری خدائی میں سب سے بڑھ کر حمد الہی کے نغمہ سرا!

حضرت احمد ﷺ کی حمد سرائی

رسول اللہ ﷺ کی زبان پاک ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تحمید، جلیل، حکیم، تقدیس، تمجید اور ذکر سے تر رہتی تھی۔ سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، چلتے پھرتے، ہر گھڑی ہر لمحہ اللہ کی حمد و ستائش کا

آب حیات نوش جان فرماتے۔ حضور ﷺ اللہ کی حمد اور شکر اس حد تک کرتے، کہ کوئی بھی ذریت آدم میں سے اتنا نہیں کر سکا۔ غور کریں، کہ جب آپ بیت الخلاء سے فارغ ہو کر نکلتے تو اس طرح شکر کرتے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي (مشکوٰۃ شریف)

”سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے دور کی مجھ سے پلیدی اور عافیت دی مجھ کو۔“

نوٹ: جس کا بول و براز بند ہو جائے۔ یہ پلیدی خارج نہ ہو، تو وہ متعدد امراض کا شکار ہو جاتا ہے، جو مہلک بھی ہو سکتی ہیں۔ اور دائمی قبض والے تو کئی بیماریوں میں مبتلا رہتے ہیں۔ جب تک ہر روز اجابت با فراغت نہ ہو، آدمی کی صحت درست نہیں ہو سکتی۔ تو رحمت عالم ﷺ نے اجابت با فراغت پر اللہ کا شکر کیا کہ اس نے اس ایذا کو دور کر کے، صحت اور عافیت بخشی۔

کبھی حضور ﷺ فراغت کے بعد اس طرح حمد کرتے:

”الْحَمْدُ لِلَّهِ إِذَا قَنِي لَذَّتَهُ وَأَنْفَعِي مِنِّي قُوَّتَهُ وَأَذْهَبَ عَنِّي آذَاهُ غُفْرَانِكَ (طبرانی شریف)

”سب تعریف اللہ کے لیے ہے کہ چکھائی اس نے مجھے لذت کھانے کی اور باقی رکھی مجھ میں قوت اس کی۔ اور دور کی مجھ سے پلیدی اس کی۔ خدایا ہم تیری پردہ پوشی چاہتے ہیں۔“

نوٹ: یعنی حمد ہے اس ذات لم یزل کی جس نے بے شمار قسم کے کھانے اور پینے کی چیزوں کی لذت بخشی، بہت سے اثمار و فواکہ کے ذائقوں اور مزوں سے کام و دہن اور جسم و جان کو فائدہ پہنچایا۔ اور پھر ان غذاؤں اور سب مشروبوں کی قوت، طاقت، تفریح، تسکین اور سب فوائد کو جسم میں باقی رکھا۔ اور فضلات کو جو مضر تھے ان کو خارج کر دیا۔ یعنی ماکولات اور مشروبات کے منافع کو جسم میں باقی رہنے دیا۔ اور مضار کو بصورت بول و براز دفع کر دیا۔ رحمت عالم ﷺ اس بات پر بھی اللہ کی حمد بجلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی جیسی اور جتنی حمد حضور ﷺ نے کی ہے، اس کی مثال نہیں ملتی۔



محمد ﷺ

صاحبزادہ طارق محمود

حضرت عبدالمطلب نے اپنی بہوسیدہ آمنہ سے فخر کائنات ﷺ کا نام رکھنے کے بارے میں پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ میں اس بچے کے انوارات و برکات دیکھ کر محسوس کرتی ہوں کہ میرے دل پر میرا اختیار نہیں۔ مائیں اپنے ہونے والے لاڈلوں کے بے شمار نام سوچتی ہیں۔ لیکن میری عجیب حالت ہے آکاش ذہن پر صرف نام محمد ﷺ ہی آتا ہے۔ حضرت عبدالمطلب نے کہا ہاں بیٹی جب بچہ منفرد ہے تو اس کا نام بھی منفرد ہی ہونا چاہیے۔ بزرگوں کی رہائشوں کے مطابق حضرت عبدالمطلب اور اماں آمنہ دونوں کو رویائے صالحہ کے ذریعہ نام احمد اور محمد ﷺ رکھنے کا اشارہ کیا گیا۔

لفظ محمد ﷺ کی جامعیت

مقدمہ مکتوٰۃ کی شرح میں ملا علی قاری نے کیا خوب فرمایا ہے کہ اَلْاَسْمَاءُ تَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ نام آسمانوں سے اترتے ہیں۔ حضرت عبدالمطلب کا اپنے تمام بیٹوں میں سے صرف آپ کے والد ماجد کا نام عبد اللہ تجویز کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا۔ یہ القاء ربانی تھا۔ اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم گرامی محمد اور احمد ﷺ رکھنا بھی بلاشبہ الہام ربانی تھا۔ جیسا کہ علامہ الورودوی نے ابن فارس سے نقل کیا ہے۔ یہی دو نام اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمائے ہیں۔ مثلاً ”مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ“ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ ”وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاتِيْهِ مِنَ بَعْدِي اِسْمُهُ اَحْمَدُ۔“ اپنے بعد آنے والے رسول کی بشارت دینے والا جن کا نام احمد ہوگا۔ (شرح مسلم)

محمد کا اصل مادہ حمد ہے۔ حمد کے معنی تعریف کے ہیں۔ کسی کے اخلاق حمیدہ او صاف پسندیدہ محاسن و کمالات، فضائل و مناقب کو محبت و عقیدت کے ساتھ بیان کرنا حمد کہلاتا ہے۔ لفظ محمد جو حمید کا اسم مفعول ہے۔ اس کے معانی بزرگوں نے یہ بیان کیے ہیں کہ وہ ذات اقدس جس کے حقیقی فضائل و خصائل کو کثرت کے ساتھ بار بار بیان کیا جائے۔ پس محمد ﷺ ہی وہ ذات گرامی ہیں جن کی سب سے زیادہ تعریف بیان کی گئی ہے۔ امام بخاری فرماتے ہیں کہ روایت ہے کہ ابوطالب یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيَجْلَهٗ
لَقَدْوَ الْعَرْشِ مَحْمُودٍ وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

(تاریخ صغیر)

”خداوند تعالیٰ نے آپ کی عزت افزائی کے لیے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا۔ پس عرش والا محمود اور آپ محمد ﷺ ہیں۔“ قاموس میں ہے کہ محمد ﷺ وہ ہیں جن کی تعریف بار بار ہوتی ہے اور کبھی ختم نہ ہو۔

الَّذِي يَحْمَدُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ

مالک کائنات خالق کائنات نے خود اپنے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف فرمائی ہے جو اکرام خداوندی کا عظیم شاہکار ہے۔ لطف و کرم یہ کہ ایسی تعریف اور کوئی نہیں کر سکا فرمایا۔ ورفہنا لک ذکورک ”میرے محبوب ہم نے آپ کا ذکر بلند کیا۔ ہم نے آپ کا نام بلند کیا“ آج بحر الکامل کے مغربی کنارے سے لے کر دریائے ہوا نگ ہو کے مشرقی کنارے تک ایک ہی نام کی صدائیں ہیں۔ مشرق و مغرب، شمال و جنوب اور کرہ ارض کے کونے کونے میں یہ نام مبارک سر بلند ہے۔ اسی کے چہرے ہیں۔ یہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کی عملی تفسیر ہے۔

سرکارِ دو عالم ﷺ نے دنیا میں رب العزت کی حمد و ثناء بیان کرنے کا جو اعزاز حاصل کیا۔ وہ پہلے انبیاء میں سے کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ قیامت کے روز سرور کونین ﷺ کو آپ کی عظمت و رفعت کے پیش نظر مقام محمود اور لواء حمد عطا ہوگا۔ خدا تعالیٰ اور آقائے نامدار ﷺ کا رشتہ عابد و معبود ساجد و سجد اور حامد و محمود کا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت نے بھی اپنے نبی مکرم کی پیروی کرتے ہوئے باقی امتوں کی نسبت سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور ستائش بیان کی ہر دعا کے بعد رسول اکرم ﷺ اور آپ کی امت کو حمد و ثناء پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لغت کی مشہور کتاب ختمی الارب میں حمد کے معانی حق ادا کرنے کے بھی لکھے ہیں۔ حمد کا

ایک معنی قضاء الحق بھی ہے۔ جس کا مطلب کمال کی انتہا تک پہنچنا ہے اس سے معلوم ہوا کہ نام محمد ﷺ میں ختم نبوت کا تصور بھی موجود ہے۔ جبیر بن مطعم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ (بخاری و مسلم)

- 1- میں محمد ہوں۔
- 2- احمد ہوں۔
- 3- میں ماجی (کفر کو مٹانے والا) ہوں۔
- 4- میں حاشر (یعنی لوگوں کا حشر میرے قدموں پر ہوگا) بزرگوں نے تفسیروں کی ہے کہ آقائے رحمت ﷺ قیامت کے روز سب سے پہلے اپنی قبر سے اٹھیں گے۔ اور آپ ہی اس دن سب کے امام اور پیشوا ہوں گے۔
- 5- پانچواں فرمایا میں عاقب ہوں۔ (یعنی تمام انبیاء کے بعد آنے والا) بخاری و ترمذی میں یہ الفاظ: "أَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ." میں عاقب ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ امام مالک نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: الذي ختم الله به الانبياء جس پر اللہ تعالیٰ نے انبیاء کا سلسلہ ختم فرمایا۔

قاضی عیاض شفا میں اور فتح الباری میں حافظ سید الناس عیون الاثر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے عرب و عجم کے دلوں اور زبانوں پر ایسی مہر لگا دی کہ کسی کو محمد اور احمد نام رکھنے کا خیال تک نہیں آیا اسی بناء پر تو قریش نے متعجب ہو کر سردار مکہ حضرت عبدالمطلب سے سوال کیا تھا کہ یہ منفر د نام آپ نے کیوں منتخب کیا ہے؟ لیکن جب آپ کے ظہور قدسی کا زمانہ قریب آیا تو علماء بنی اسرائیل کے علاوہ کانہوں اور نجومیوں نے اس نام کو بہت مشہور کر دیا۔ بعض لوگوں نے اسی امید پر اپنے بیٹوں کے نام محمد اور احمد رکھنے شروع کر دیئے۔ لیکن بعض رواستوں میں ان ناموں کی تعداد چھ سات سے زیادہ نہیں مگر حکمت خداوندی ملاحظہ ہو کہ پروردگار عالم نے اسم محمد کی کس طرح حفاظت فرمائی کہ ان میں سے کسی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا، اسم محمد و احمد کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ تعریف و مدحت کے لائق اور مستحق ہیں۔ اس صورت میں حمد اور محمد کا معنی ایک ہو جائے گا دلوں ناموں کا مجموعی مطلب یہ ہے کہ سب سے زیادہ اور سب سے اچھی ستائش و عقیدت اور تعریف کے حق دار آپ ﷺ ہی ہیں۔



فضائل اسم محمد ﷺ

مفتی محمد زبیر تبسم

محمد ﷺ نام نامی ہے اس نور مجسم نیز اعظم کا..... جو تخلیق آدم کا باعث ہوا جس نے خاک کے ذروں کو جملہ حیات پہنایا..... جس نوری پیکر کی برکت سے سیدنا آدمؑ مسجود ملائکہ ٹھہرائے گئے۔ خلافت کبریٰ کا تاج پایا اور نیابت الہیہ کے تخت جلال پر فروس ہوئے۔

محمد ﷺ اسم گرامی ہے اس آسمان رسالہ کے سراج منیر کا..... جس کے نور کی ضیا پاشیوں سے آفاق عالم منور روشن ہے۔ جس کے نور کی تابانیوں سے یہ چمکا آفتاب یہ دمکتا مہتاب یہ زرنگار گنبد یہ مسکراتے ستارے یہ برق پاش کہکشاں یہ گرجنا بادل یہ سرافیلک کوہسار یہ نشاط انگیز آبشار یہ نورانی فرشتے یہ رعنا حوریں یہ تاری جن یہ باکمال انسان غرضیکہ عالم رنگ و بو کا ہر ہرزہ اور ہر قطرہ معرض وجود میں آیا۔

روشن ہوئی ہیں تم سے دو عالم کی وسعتیں
صبح ازل کے مہر درخشاں تمہیں تو ہو

محمد ﷺ نام نامی ہے اس حسن ازل کے مظہر اتم کا..... جو حسن و جمال کا لطیف پیکر اور دلکشی و رعنائی کا منجمد کمال ہے جس کے جسم و جان و زبان و دل و رگ و ریشہ خلق و عمل اور علم و فہم کو نورانیت تامہ بخشی گئی تھی۔ حور و ملک جن و انس کے حسن و رعنائی کی جہاں انتہا ہوتی ہے محبوب خدا کے حسن و جمال کا وہاں سے آغاز ہوتا ہے۔

دل سے نگاہ تک، روح سے جسم تک، سر سے پیر تک، حسن ہی حسن، پاکیزگی ہی پاکیزگی، لطافت ہی لطافت، نزاکت ہی نزاکت اور رعنائی ہی رعنائی چھائی ہوئی تھی جس کا پھینکنا پاکیزگی و زیبائی کا معیار آخراور جس کی جوانی پھولوں سے بڑھ کر بے داغ اور شبنم سے زیادہ اجلی اور شفاف تھی۔

رُخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزمِ خیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

آفتابا گر دیدہ ام مہرِ بتاں و وزیدہ ام

بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگرے

..... محمد ﷺ وہ پیکرِ نور بلکہ نورِ علی نور..... جس کی مقدس سیرت میں تمام انبیاء و مرسلین کی زندگیاں سیرتیں اور خوبیاں جمع ہو گئی تھیں۔

..... جس کی درسِ گاہِ نبوت میں داخلہ کے لیے رنگ و نسل کی کوئی تخصیص نہ تھی۔

..... جس کی تربیت گاہ سے ابو بکر، عمر، عثمان، علی جیسے نامور جرنیلِ تعلیم پا کر نکلے۔

..... جس نے خون کے پیاسوں اور عزت و آبرو کے دشمنوں کو آزادی بخشی۔

..... جس کا اسوۂ حسنہ انسانوں کے لیے مرکزِ حیات اور منبعِ علم و عرفان ہے۔

..... جس ہستی اعظم نے بنی نوع انسان کو تختِ سیادت پر بٹھایا۔

..... جس کا نام کروڑوں زبانوں پر جاری و ساری ہے۔

..... جس کے لیے کائناتِ بلند و پست کا ذرہ ذرہ مدحِ خواہی ہے۔

..... جس کی ذاتِ اقدس بذاتِ خود ایک روشن دلیل ہے۔

..... جس کی ذاتِ ہمارے دلوں کی فاتح ہے۔

..... جس کی تعلیم کی وسعت مشرق و مغرب میں چھائی ہوئی ہے۔

..... جس کی رفعتِ فرش سے عرش تک پہنچی ہوئی ہے۔

..... جس کے تذکرے ارض و سما کی محفل میں ہمیشہ صبحِ ازل سے شامِ ابد تک ہوتے رہیں گے۔

وہ جن کا ذکر ہوتا ہے زمینوں، آسمانوں میں

فرشتوں کی دعاؤں میں مؤذن کی اذانوں میں

محمد ﷺ وہ مقدس نام ہے جس کے زبان پر آتے ہی دل جموم اٹھتے ہیں سینے چل جاتے

خدا یا میری زباں پہ یہ کس کا نام آیا
 کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لیے
 یہی وہ مقدس اور بابرکت نام ہے جس کی تابانوں اور تجلیوں سے صبح ازل بھی فیضیاب ہوئی
 اور شام ابد بھی تابناک اور درخشاں ہے۔

یہی وہ روح پرور اسم اعظم ہے جس نے بیقرار روجوں کو قرار اور بے چین دلوں کو چین بخشا۔
 یہی وہ مقدس اسم گرامی ہے جس کی برکت اور وسیلے سے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کی توبہ
 قبول ہوئی۔

یہی وہ نام مقدس ہے جس کی برکت سے حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کنارے لگی۔

اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیع آدم

نه آدم یافتے توبه نه نوح از غرق نچینا

یہی وہ بابرکت اسم گرامی ہے جو شب و روز بار بار ہر لمحہ ہر گھڑی کروڑوں نیک بخت انسانوں
 کے لیوں کو ازلی سعادتیں عطا کرتا اور قلب و روح کو ابدی مسرتیں عطا کرتا ہے۔
 جس کی تکرار اور پیہم یاد دل کی نشاط اور روح کی انبساط کا سامان ہے۔ جس کی برکت سے
 بگڑے ہوئے کام سنور جاتے ہیں۔

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا

بگڑے بھی بنا دیتا ہے یہی نام محمد

مٹس وقر شجر وجر جن و انس حور و ملک بھی نام مقدس کے عظیم المرتبت مٹھی کو اپنے دلوں اور
 روجوں میں موجود پاتے ہیں اور جن کے ذکر خیر کے تذکرے فردوس کی بہاروں اور لامکان کی قدسی
 فضاؤں تک پہنچ چکے ہیں۔

عرش پہ تازہ چھیڑ چھاڑ فرش پہ طرفہ دھوم دھام

کان جدھر لگائے تیری ہی داستان ہے

حضور سرور کائنات ﷺ کے اسمائے گرامی کتب سیر میں ایک ہزار تک بیان کیے گئے ہیں
 جن کے معانی و معارف پر علمائے اسلام نے بے شمار کتابیں تحریر فرمائی ہیں لیکن اس مضمون میں سرکار ابد
 قرار ﷺ کے ذاتی اسم پاک محمد ﷺ کے متعلق کچھ عرض کرنا مقصود ہے۔

آپ کا ذاتی اسم گرامی محمد ﷺ آپ کے دادا جان حضرت عبدالمطلب نے رکھا۔ اس کی
 وجہ تسمیہ بتاتے ہوئے آپ نے ایک خواب کا ذکر کیا کہ مجھے امید ہے اس مولود مبارک کی زمین و آسمان

میں بہت زیادہ تعریف کی جائے گی۔

خصائص کبریٰ میں ہے ابن عساکر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ کی جب ولادت باسعادت ہوئی تو حضرت عبدالمطلب نے ایک دنبہ کا عقیقہ کیا اور آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھا اس موقع پر کسی نے ان سے کہا اے ابوالخارث کیا وجہ ہے؟ کہ آپ نے حضور ﷺ کا نام محمد ﷺ رکھا۔ اور اپنے آباؤ اجداد کے ناموں پر نذر رکھا۔

حضرت عبدالمطلب نے جواب دیا میں نے چاہا کہ آسمانوں میں اللہ تعالیٰ میرے پوتے کی مدح فرمائے اور زمین پر ساکنان خاک آپ کی تعریف کریں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی اس آرزو کو پورا کر دیا کہ آج آفاق عالم اس نام نامی سے گونج رہا ہے۔ (خصائص کبریٰ)

حضور تاجدار کائنات، فخر موجودات، نور مجسم، فخر آدم و بنی آدم ﷺ کے اسم گرامی محمد ﷺ کی تشریح کرتے ہوئے نامور مفسر و سیرت نگار حضور ضیاء الامت جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری قدس سرہ العزیز نے ”ضیاء النبی“ میں تحریر فرمایا ہے۔

کلمہ محمد ﷺ کی تشریح:

قَالَ أَهْلُ اللَّغَةِ كُلُّ جَامِعٍ بِصِفَاتِ الْخَيْرِ يُسَمَّى مُحَمَّدًا

اہل لغت کہتے ہیں کہ جو ہستی تمام صفات خیر کی جامع ہو اسے محمد کہتے ہیں۔

امام ابو زہرہ اسم محمد کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

أَنَّ صِبْغَةَ التَّفْعِيلِ تَدُلُّ عَلَى تَجَلُّدِ الْفِعْلِ وَحَلْوِيَّتِهِ وَفَتْحًا بَعْدَ

اِخْرَاجِ بِشْكَالٍ مُسْتَمَرٍّ مُتَجَدِّدًا أَنَا بَعْدَ أَنْ وَعَلَى ذَلِكَ مُحَمَّدٌ أَيْ

يَتَجَلَّدُ حَمَلُهُ إِذَا بَعْدَ أَنْ بِشْكَالٍ مُسْتَمَرٍّ حَتَّى يَقْبِضَهُ اللَّهُ تَعَالَى إِلَيْهِ

”تفصیل کا صیغہ کسی فعل کے بار بار واقع ہونے اور لمحہ بہ لمحہ وقوع پذیر ہونے پر

دلالت کرتا ہے اس میں استمرار پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر آن وہ نئی آن بان سے

ظاہر ہوتا ہے اس تشریح کے مطابق محمد کا مفہوم یہ ہوگا کہ وہ ذات جس کی

بصورت استمرار ہر لمحہ ہر گھڑی نوبت تعریف و ثنا کی جاتی ہو۔“

علامہ سیبلی اس نام کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فَالْمُحَمَّدُ فِي اللَّغَةِ هُوَ الَّذِي يُحَمَّدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ وَلَا يَكُونُ

مَفْعَلٌ مِثْلَ مُضْرَبٍ وَمَمْدَحٌ إِلَّا لِمَنْ تَكَرَّرَ فِيهِ الْفِعْلُ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ

”یعنی لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے کیونکہ مفعول کے وزن میں اس فعل کا تذکرہ مقصود ہوتا ہے مضرب اور مدح ان کا وزن بھی مفعول ہے اور ان کے معنی میں بھی تکرار ہے۔“

دوسرا مشہور معروف نام نامی احمد ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کو اس نام سے یاد کیا۔

احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے احمد الخالدین یعنی ہر حمد کرنے والے سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والا۔

ویسے تو حضور ﷺ کا لہجہ اپنے رب کریم کی حمد و ثناء سے آباد ہے۔ حضور کی تمجید و تمجید کی ہر اداسب سے نرالی اور سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔ لیکن حضور ﷺ کی یہ شان احمدیت پوری آب و تاب سے روز محشر آشکارا ہوگی جب حضور ﷺ رب ذوالجلال کے عرش کے سامنے حاضر ہو کر سر بسجود ہوں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی حمد کے لیے اپنے حبیب کا سینہ منشرح فرمائے گا۔ حمد کے سردی خزانوں کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ صدر انور میں معرفت الہی کا بحر بیکراں ٹھاٹھیں مارنے لگے گا۔ حضور کی زبان فیض ترجمان اس کی تہہ سے حمد کے موتی جن جن کر بکھیر رہی ہوگی جملہ اہل محشر پر کیف و سرور کی مستی چھا جائے گی۔ اس بے مثل اور بے نظیر تمجید و تمجید کے صلہ میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کو مقام محمود پر فائز فرمائے گا۔ دست مبارک میں لواء حمد تھمائے گا۔ اس وقت انوار الہی کی ضوفشانیوں اور شان احمد کی ضیا پاشیوں کا کیا عالم ہوگا۔ ہر چیز وجد کنناں سبحان اللہ سبحان اللہ الحمد لله الحمد لله اللہ اکبر کے ترانے آلاپ رہی ہوگی ہم گنگنا رہیں اور عصیاں شعاروں کی بھی بن آئے گی۔

حضور پہلے احمد تھے۔ سب سے زیادہ اپنے رب کی حمد و ثنا اور تعریف کرنے والے اس کی برکت سے محمد ہوئے تا ابد بار بار ان کی تعریف و ثنا کے زمرے بلند ہوتے رہیں گے۔ نہ زبانیں خاموش ہوں گی نہ قلم کو یارائے صبر ہوگا نہ معانی و معارف کے موتی ختم ہوں گے نہ ان موتیوں کے ہار پونے والے بس کریں گے۔ جمال مصطفوی کے گلشن میں نت نئے پھول کھلتے رہیں گے، سلیقہ شعار گل چین نہیں چھتے رہیں گے، جمولیاں بھرتے رہیں گے، مشکبار گلہ سے تیار کر کے بزم کونین کو سجاتے رہیں گے اور فضائے عالم کو خمیر بن بنا تے رہیں گے۔

رحمت عالم و عالمیان ﷺ کے بزم رنگ و بو میں رونق افروز ہونے سے پہلے یہ بات مشہور ہو چکی تھی کہ نبی آخر الزماں کی ولادت کا زمانہ قریب آ گیا ہے اور ان کا اسم گرامی محمد ﷺ ہوگا۔

(ضیاء النبی ص 62-63)

قرآن حکیم میں چار مقامات پر یہ اسم گرامی ذکر کیا گیا ہے:
 سورۃ آل عمران میں ہے۔ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ..... سورۃ احزاب میں ہے
 مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ
 النَّبِيِّينَ
 سورۃ محمد میں ہے۔ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ
 عَلَيَّ مُحَمَّدٍ
 سورۃ فتح میں ارشاد باری ہے:
 مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رَحِمَاءٌ بَيْنَهُمْ

اسم محمد ﷺ کا ہر حرف با معنی ہے:

محمد ﷺ حضور پر نور ﷺ کا اسم ذات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جیسے حضور سرور
 کائنات ﷺ تمام مخلوق سے افضل تمام رسولوں کے تاجدار اور سردار ہیں۔ اسی طرح آپ کا نام مقدس
 بھی تمام نبیوں کے بلکہ تمام مخلوق کے ناموں کا سردار ہے۔ اس نام پاک کو اللہ تعالیٰ کے علم ذاتی یعنی لفظ
 اللہ سے بہت مناسبت ہے۔ جس طرح لفظ اللہ کا ہر حرف با معنی ہے اسی طرح لفظ محمد ﷺ کا ہر
 حرف با معنی ہے۔

اسم ذات اللہ کے شروع سے پہلا حرف ہٹادیں تو اللہ رہ جاتا ہے اس کا معنی ہے اللہ کے
 لیے۔ جیسے قرآن حکیم میں ہے:

لِلَّهِ مَالُ السَّمٰوٰتِ وَمَالُ الْاَرْضِ

اللہ ہی کے لیے ہے جو کچھ زمینوں اور آسمانوں میں ہے اگر اس اسم پاک سے
 پہلا لام ہٹادیں تو باقی لہ رہ جاتا ہے

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اسی کے لیے بادشاہت اور اسی کے لیے حمد و ستائش اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور اگر دوسرا لام بھی ہٹادیں تو باقی رہ جاتا ہے ہ اس کا معنی ہے وہ عربی زبان میں اس کا نام
 ضمیر ہے۔ اور حکم مخاطب اور عاقب کے حوالے سے اس کی تین قسمیں ہیں یہاں ہ سے مراد بھی اسی کی
 ذات اقدس ہے۔ (منہاج البخاری)

اسی طرح لفظ محمد ﷺ بھی دلالت میں حروف کا محتاج نہیں اگر پہلی میم الگ ہو جائے تو محمد

رہ جاتا ہے، جس کا معنی ہے تعریف کرنا۔ اگرچہ کو بھی ہٹا دیا جائے تو مہرہ جاتا ہے، جس کا معنی ہے مدد کرنے والا اور اگر مہرہ کو مٹا دیا جائے تو باقی مہرہ جاتا ہے، جس کا معنی ہے درازہ اور بلند، یہ حضور سرور کائنات ﷺ کی عظمت اور رفعت کی طرف اشارہ ہے۔ اور اگر دوسرے مہرہ کو بھی مٹا دیا جائے تو صرف (دال) ”ذ“ رہ جاتا ہے، جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا یعنی اسم محمد ﷺ اللہ کی وحدانیت پر دال ہے۔ (سیرۃ الرسول)

اسم کو اپنے مستثنیٰ کی صفات کا آئینہ دار ہونا چاہیے مگر اکثر اس کے برعکس ہوتا ہے۔ شاذ و نادر ہی بعض اوصاف میں تناسب مل جاتا ہے تو ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی انسان کا وہ نام رکھا گیا ہو جو اس کی تمام زندگی کا آئینہ دار ہو۔ لیکن اسم پاک محمد ﷺ اس سے مستثنیٰ ہے۔ اس مبارک نام کی عظمتیں جہاں جمع ہوتی ہیں اور اس نام کا مظہر اتم اور محل کامل ہے۔ اسی کا نام ہی تو ذات پاک محمد ﷺ ہے، اس ذات پاک کی بے شمار عظمتوں کو ایک نام سے موسوم کرنے کا ذریعہ اسم شریف محمد ﷺ ہے۔

اہل ایمان کی تعریف میں حقیقت کے ساتھ ساتھ عقیدت بھی جلوہ گر ہوتی ہے۔ مگر آئیے ایسے انسان کی تحقیق بھی پیش کرتا جاؤں جو ایمان کی دولت سے محروم رہا مگر حقیقت کا اعتراف کیے بغیر نہ رہ سکا۔ فرانسسی مقرر مسٹر لے مارٹائین لکھتا ہے:

”علم دھکت کا پیکر، فصیح و بلیغ مقرر، خدائی پیغامبر، ماہر قانون دان، بہادر مجاہد، نظریات کا ماہر، شائستہ اصولوں کو قائم کرنے والا، بیس دنیاوی حکومتوں اور ایک روحانی سلطنت کا بانی، جس میں یہ ساری صفات بیک وقت موجود ہوں، اس کا نام محمد ﷺ ہے۔ انسانی عظمت کو پرکھنے کے جتنے معیار ہیں، ان کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہم دنیا سے پوچھتے ہیں کیا مصطفیٰ ﷺ سے بڑا بھی کوئی انسان ہو سکتا ہے؟“

زین مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ

نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

(ماہنامہ ضیاء حرم جنوری 1984ء)

کتاب الشفا میں قاضی عیاض اندلسی نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنے انبیاء کرام کو پہلے اسمائے حسنیٰ کی خلعت سے نوازا ہے۔ جیسا کہ حضرت اسحاق، حضرت اسماعیل، کو علیم و حلیم نام دے کر حضرت ابراہیم، کو حلیم کے ساتھ، حضرت نوح، کو شکور کے ساتھ، حضرت عیسیٰ، یحییٰ، علیہم السلام کو بر کے ساتھ، حضرت موسیٰ، کریم، قوی کے ساتھ، حضرت یوسف، کو حفیظ و علیم کے ساتھ، حضرت ایوب کو صابر کے ساتھ، حضرت اسماعیل کو صادق الوعد کے ساتھ نوازا ہے۔ جن کی گواہی قرآن پاک دے رہا ہے، اسی طرح اللہ کریم نے ہمارے آقا و مولیٰ، شب اسرئیل کے دو لہا سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کو

بھی یہ فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور اپنے کتنے ہی اسمائے حسنیٰ کی خلعت سے نوازا ہے۔
 اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں ایک حمید ہے جو محمود کے معنی میں ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود
 اپنی تعریف فرمائی ہے اور بندے بھی اس کی حمد و ثنائیاں کر رہے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے حمد سے متعلق
 اپنے حبیب ﷺ کو دو نام عطا فرمائے ہیں یعنی محمد ﷺ اور احمد ﷺ۔
 محمد ﷺ اللہ کے نام محمود سے مشتق ہے جیسا کہ حضرت حسان بن ثابت فرماتے ہیں۔

اعزَّ عَلَيْهِ لِلنُّبُوَّةِ خَاتَمِ
 مِنَ اللَّهِ مِنْ نُورٍ يَلُوحُ وَيَشْهَدُ
 وَضَمَّ إِلَيْهِ اسْمُ النَّبِيِّ بِاسْمِهِ
 إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمَوْذُنِ أَشْهَدُ
 وَشَقَّ لَهُ مِنْ اسْمِهِ لِيَجْلَهُ
 فَذُلُّ الْعَرْشِ مَحْمُودٌ وَهَذَا مُحَمَّدٌ

ترجمہ: (1) اللہ کے اس نور کی وجہ سے جو آپ کی ذات بابرکات میں نمایاں اور عیاں ہیں۔
 آپ پر ختم نبوت نازل کرتی ہے۔
 (2) خدا نے اپنے نام کو نبی پاک ﷺ کے نام سے (جیسا مؤذن روزانہ پانچ وقت کی
 شہادت دیتا ہے) ملا دیا ہے۔

(3) خدا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ آپ کی شان و
 شوکت میں اضافہ ہو۔ عرش کے خدا کا نام محمود ہے اور آپ کا نام محمد ﷺ ہے۔

کتنے اسم محمد و احمد ﷺ کے:

احمد ﷺ کے الف میں اشارہ ہے کہ آپ ﷺ فاتح اور مقدم ہیں اس لیے کہ الف کا
 مخرج تمام مخارج میں پہلا ہے اور محمد ﷺ کے میم میں اشارہ ہے کہ آپ خاتم اور موخر ہیں اس لیے کہ
 میم کا مخرج خاتم المخارج ہے۔ جیسا کہ حضور پر نور شفیع یوم النور ﷺ نے فرمایا: إِنَّهُنَّ الْآخِرُونَ
 السَّابِقُونَ ہم آخری اور سبقت لینے والے ہیں نیز میم میں اشارہ ہے کہ آپ چالیس سال کی عمر میں
 اعلان نبوت فرمائیں گے۔ (روح البیان)

کتنے دربارہ ختم نبوت:

آپ ﷺ کے اسم گرامی کی ابتداء میں میم ہے اور یہ مخارج میں سب سے آخری مخرج ہے

اس میں اشارہ ہے کہ آپ تمام انبیاء علیہم السلام کے بعد تشریف لائیں گے اور ختم نبوت کا تاج آپ کے سر سجایا جائے گا۔ (روح البیان)

نام محمد ﷺ و طیفہ ہے فرشتوں کا:

حضرت کعب الاخبار سے ابن عساکر راوی ہیں کہ حضرت آدمؑ نے اپنے فرزند حضرت شیث علیہ السلام سے فرمایا اے میرے فرزند! میرے بعد جب تم میرے قائم مقام ہو تو اس منصب و خلافت کو عمارۃ التقویٰ اور عروۃ الوثقیٰ کے ساتھ لو۔ اور جب تم حق تبارک و تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ ہی نام نامی محمد رسول اللہ ﷺ کا لیا کرو کیونکہ میں نے عرش الہی کے ستونوں پر آپ کا نام نامی اس وقت لکھا دیکھا جب کہ میں روح اور مٹی کے درمیانی مرحلہ میں تھا۔ اس کے بعد مجھے آسمانوں میں پھرایا گیا تو میں نے آسمان میں ہر جگہ اور ہر مقام پر محمد ﷺ لکھا دیکھا۔ پھر میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت میں ہر محل اور ہر درجہ پر اسم محمد ﷺ لکھا دیکھا۔ نیز میں نے نام محمد ﷺ کو حورالعین کی پیشانیوں پر اور جنت کے درختوں کے پتوں پر اور درخت طوبیٰ کے ہر پتے پر اور سدرۃ المنتہیٰ کے ہر ورق پر اور پردوں کے ہر گوشے پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان نام محمد ﷺ لکھا دیکھا ہے۔ تو تم اس گرامی وقار کا کثرت سے ذکر کرو کیونکہ فرشتے ہر آن اس کا ورد کرتے ہیں۔

ثنائے زلف و رخسار تو اے ملہ

ملائک ورد صبح و شام کردند

(روح البیان خصائص کبریٰ، انوار محمدی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شب معراج جب مجھے سجایا گیا تو میں نے عرش اعلیٰ کے ستونوں پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔

گویا عرش اعلیٰ کی بلند یوں پر ہر چیز پر نام خدا اور نام مصطفیٰ ﷺ کا لکھا جانا گویا اس بات کی دلیل ہے کہ یا خالق کا نام ہے یا مالک کا نام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی نے کیا خوب ارشاد فرمایا۔

میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب

یعنی محبوب و محبت میں نہیں میرا تیرا

فضائل اسم محمد ﷺ:

1- حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا جس نے اپنا نام میری محبت اور میرے اسم گرامی سے

تبرک حاصل کرنے کی نیت سے میرے نام پر ”محمد“ رکھا، تو وہ اور اس کا بیٹا جنت میں ہوں گے۔

- 2- سیدنا علی المرتضیٰؑ نے فرمایا کہ کوئی قوم مشورہ کرنے کے لیے جمع ہو اور محمد نام والا ان کے مشورہ میں نہ ہو تو انہیں اس کام میں کوئی برکت نہ ہوگی۔
- 3- جس کام میں محمد نام والے شخص سے مشورہ لیا جائے، اس کام میں برکت ہوگی۔
- 4- جس طعام میں محمد نام والے شخص کو شریک کر کے کھایا جائے، اس طعام میں برکت ہوگی۔

اسم محمد ﷺ چومنے کی برکت:

روح البیان میں علامہ اسماعیل حقیؒ نے اور خصائص کبریٰ میں علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک خدا کی نافرمانی کی، پھر وہ مر گیا تو بنی اسرائیل نے اسے کوڑے پر پھینک دیا اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ جاؤ وہاں سے اٹھا کر اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے رب کریم! بنی اسرائیل گواہی دیتے ہیں کہ اس نے دو سو سال تک تیری نافرمانی کی ہے۔ حق تعالیٰ نے دوبارہ وحی فرمائی واقعہ وہ ایسا ہی شخص تھا۔ لیکن وہ جب بھی تورات کو تلاوت کے لیے کھولتا اور اسم گرامی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ پر نظر پڑتی تو اسے بوسہ دیتا اور اسے اٹھا کر اپنی آنکھوں سے لگاتا اور آپ پر درود بھیجتا تھا تو میں نے اس کا یہ بدلہ دیا کہ میں نے اس کے گناہوں کو بخش دیا اور سز محوروں سے اس کا نکاح کر دیا۔

نہ آدمؑ یا فتنے توبہ:

روایات میں آتا ہے کہ جب حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے لغزش (ظاہری خطا) ہوئی تو بارگاہ رب العالمین میں عرض کی:

يَا رَبِّ اسْئَلْكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ ﷺ انْ غَفَرْتَ

اے اللہ میں تجھ سے حضرت محمد ﷺ کے طفیل بخشش کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ

تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

كَيْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا ﷺ

اے آدمؑ! تو نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو کیسے پہچانا؟

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی

لَا لَكَ لِمَا خَلَقْتَنِي بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِيَّ مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي

فَرَأَيْتَ عَلَىٰ قِوَامِ الْعَرْشِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ

انک لم تضاف الی اسمک الا احب الخلق الیک

اس لیے کہ جب تو نے مجھے اپنے ہاتھ سے بنا کر میرے اندر روح پھونکی تو میں نے سراٹھایا تو
قوام عرش پر لکھا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس لیے میں نے سمجھا کہ تو نے اپنے ساتھ
محبوب ترین اسم کو طایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا صدقت یا آدم انہ لا خیر النبیین من ذریعتک ولو
لاہ لما خلقتک

اے آدم تو نے سچ کہا بے شک وہ آخر الانبیاء ہیں اور آپ کی اولاد سے ہیں۔ وہ نہ ہوتے تو

میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔

اگر نام محمد ﷺ را نیاوردے شفیق آدم

نہ آدم یافتے توبہ نہ نوح از غرق نجات



محمد ﷺ

حفیظ الرحمن طاہر

مرحبا سیدی مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدائیت چہ عجب خوش لقصی
من بے دل بہ تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدیں بواجعی

محمد ﷺ کا نام بلند ہے۔ پانچوں وقت اذانوں میں نام محمد ﷺ کی منادی ہوتی ہے۔ یہ مبارک نام ایک تحریک ہے۔ عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے جائیے۔ ہر جگہ ہر مقام پر یہ مبارک نام ایک قدر مشترک نظر آئے گا۔ دنیا بھر میں کسی بھی ملک کسی بھی خطہ ارض میں بسنے والے مسلمان خواہ وہ یورپ کے سفید فام ہوں، افریقہ کے سیاہ فام، برصغیر ہندو پاک کے گندم گوں یا چین و جاپان کے زرد چہرہ مسلم سب کے سب اسی ایک نام سے وابستہ ہیں۔ قوم رنگ و نسل کے گونا گوں اختلافات کے باوجود یہ سب اگر کسی بات پر متفق و متحد ہیں تو وہ نام محمد ﷺ ہے بلاشبہ نام محمد ﷺ ہے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ جب تک ہم اسے پورے شعور اور خلوص کے ساتھ تھامے رہے گردش دوراں کی باگ ڈور بھی ہمارے ہی ہاتھ میں رہی اور جب سے ہم نے اطاعت محمد ﷺ کے اس رشتے کو چھوڑا، ہم کھلے کھلے ہو گئے ہمارا شیرازہ بکھر گیا، اور زمانے کی ٹھوکروں نے ہمیں غبارِ راہ بنا کر اڑا دیا۔ محمد ﷺ کا نام ایک قوت ہے ایک عظیم انقلابی قوت۔ اسی قوت نے اس رہتی بستی دنیا میں

ملت مسلمہ کو ایک ایسا امتیازی وجود بخشا اور ایک ایسا مخصوص شعار عطا کیا کہ اس کی سوچ بچار اس کے رہن سہن اس کی رفتار و رفتار سے ایک اچھوتا اور قابل فخر انسانی تمدن وجود میں آ گیا۔ محمد ﷺ اللہ کے رسول تہذیب و تمدن، علم و فکر، حرکت و عمل کے ایک سنہرے دور کے سر آغاز پر کھڑے ہوئے عالم انسانیت کو خیر و فلاح کی طرف بلا تے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔ محمد ﷺ ایک حرف شوق ہے اس کو زبان سے ادا کیجئے تو لب پیوستہ ہوئے جاتے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے شیرینی کام و دہن میں رچی جارہی ہے۔ اور خشک خشک نام سانس کی ٹھنڈک بنا جا رہا ہے اس کا آہنگ قلب کی دھڑکن اور اس کا سرور آنکھوں کا نور بن کر چمکتا ہے۔ یہ نام رگ مسلم میں خون بن کر دوڑتا ہے اس کی آرزو و فکر و عمل کے لیے قوت محرکہ بن جاتی ہے۔ محمد کا نام لازماً حیات ہے۔ بات صرف پرستش کی ہوتی تو اللہ کے سامنے جھک جانا کیا مشکل تھا؟ تعظیم نام ہو جاتی۔ اپنے آپ کو اس کے حضور گرا دیتے۔ زمین بوس ہو جاتی۔ ماتھے خاک پر رکھ دیتے۔ اور جس طرح بھی بن پڑتا ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس کی حمد و توصیف بیان کرتے۔ مگر معرفت رب کا تقاضا صرف پرستش تک محدود نہیں بلکہ پوری زندگی میں اطاعت کا مطالبہ بھی کرتا ہے اور یہ زندگی! زندگی بجائے خواب و خیال آئینہ خانہ ہے کہ ہزار رنگ رکھتا ہے ہزار جلوے دکھاتی ہے اور ہر جلوے میں کتنے ہی روپ بدلتی ہے احساسات و جذبات کے لطیف سے لطیف تر ارتعاش سے لے کر مسائل و معاملات کے سنگین و حوصلہ آزار مرحلوں تک اس کی رنگارنگی اور بوللموئی حیران و عاجز کیے دیتی ہے۔ گویا ایک طرف زندگی اپنے تمام تر تقاضوں کے ساتھ دست ترسین کی منتظر ہے۔ دوسری طرف عقل کے ہاتھوں سے شانہ مشاطہ گری چھوٹا جا رہا ہے کہ وہ حسن آرائی کے سلیقے سے نابلد ہے۔ ایسے میں طالبان صدق و صفا کیا کریں؟ کہاں جائیں؟ کس سے پوچھیں کہ ان کا رب ان سے کیا چاہتا ہے؟ کون ہے جو آرزو مند ان حلیم و رضا کو راہ بتائے ان کی راہنمائی کرنے انہیں لغزشوں سے بچائے۔ ان کے حوصلے بڑھائے اور انہیں ساتھ لیے منزل مقصود تک پہنچادے۔ کون؟ وہ کون ہو سکتا ہے؟ کتنا مشکل سوال ہے! مگر کتنا آسان کہ جواب بے اختیار زبان پر آ جاتا ہے۔

ذرا ٹھہرو۔ اس جواب کو نوک زبان پر روک لو سوچو کہ اتنے مشکل سوال کا جواب بلا تا مل بے ساختہ زبان پر کیسے آ گیا؟ صرف اس لیے کہ ہمارے سامنے ایک اسوۂ کامل ہے۔ ایک مکمل شخصیت ہے جس نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور پھر ایک بھر پور اور کامیاب خدا پرستانہ زندگی بسر کر کے حیات انسانی کے ہر شعبے میں ایک بے مثل نمونہ قائم کر دیا۔ اب امت رسول کے لیے اس سوال کا جواب کوئی مشکل نہیں رہا کہ اللہ کو اپنا نصب العین اللہ بنا کر کس طرح زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔ اب تو زندگی کے ہر پہلو میں ہر معاملے میں اور ہر شعبے میں اسوۂ حسنہ راہنمائی کے لیے موجود ہے۔ اسلام کے نظام فکر و عمل میں رسول

اللہ ﷺ کی سنت کی بھی اہمیت ہے۔ رسول ﷺ انسانی زندگی میں اللہ کی پسند و ناپسند سے آگاہی دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کو مقصود و مطلوب اور نصب العین بنا کر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ خواہ وہ ایک فرد کی فحی زندگی ہو خواہ ایک قوم اور معاشرے کی اجتماعی زندگی۔ محمد ﷺ ہماری زندگی ہیں۔ اس سرچشمہ حیات سے دور رہنے میں ہماری موت ہے۔ امت مسلمہ جیسے جیسے اس آب حیات سے دور ہوتی جا رہی ہے عالم اسلام پر ایک نظر ڈال کر دیکھ لو کہ وہ قریب المرگ ہوتی جاتی ہے۔ اس لیے آج محمد ﷺ کے نام کو زندہ رکھنے کے لیے نہیں..... کیونکہ اس کو زندہ تابندہ رکھنے والا تورب العالمین ہے۔ بلکہ اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم تذکار محمد ﷺ کی تکرار کرتے رہیں۔ اسوۂ محمد ﷺ کی ہر جھلک ہمارے لیے حیات نو کا پیغام بن سکتی ہے شرط یہ ہے کہ قلب مضطرب آئینہ تکرار طلب بن جائے۔



سیرت رسولؐ کا اسمی پہلو..... محمد ﷺ کی حیثیت

ضیاء الرحمن فاروقی

نام کا اثر ذات پر پڑتا ہے اچھا نام اچھی طبیعت کا حسن بتاتا ہے اس اکثری قاعدے کے مطابق آنحضرت کے معظم محترم نام سے آپ کی لازوال شخصیت کا کتبہ دکھائی دیتا ہے۔ آنحضرت کے بہت سے اسمائے گرامی ہیں ہر ایک اسم آپ کی شخصیت کے محاسن کی خبر دیتا ہے۔ امام نوویؒ نے ”تہذیب“ اور قاضی ابو بکر ابن العربی نے ”الاحوذی“ میں لکھا ہے۔ ”اللہ جل شانہ کے ہزاروں اسماء ہیں اسی طرح آنحضرت کے اسماء ایک ہزار ہیں۔“

قسطانی کہتے ہیں:

”ایک ہزار اسماء مبارکہ سے مراد آپ کے اوصاف حمیدہ ہیں۔ تمام اسماء آپ کی صفات اور کمالات ہیں۔ اس طرح آپ کی ہر صفت کے لیے ایک نام ہو گیا۔“

”تہذیب“ میں ابن عباس سے مروی ہے:

حضور علیہ السلام نے فرمایا ”میرا نام قرآن میں محمدؐ انجیل میں احمد اور تورات میں احید ہے آخر الذکر نام اس لیے رکھا گیا کہ میں اپنی امت کو دوزخ سے ہٹانے والا ہوں۔“
عبدالطلب نے اپنے پوتے کا نام محمد رکھا تاکہ سب سے زیادہ اس کی مدح کی جائے محمد نام

ایسا ہے کہ خطاط کے نکتوں سے بھی پاک ہے۔

انجیل میں آپ کا نام احمد ہے، مقام محمود کا جو لفظ آیا ہے اس سے آپ کے جنتی قصر کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

احادیث کو دیکھئے، آپ کے ہموادوں کو حمدون کہا گیا۔ قریش نے آپ کو مذم کہا..... مگر آپ پیدا ہی محمد ہوئے تھے۔ حذیفۃ الیمان کا بیان ہے۔

میں بارہا حضور سے ملا ہوں آپ فرمایا کرتے تھے میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں نبی رحمت ہوں۔ میں نبی توبہ ہوں خاتم النبیین ہوں۔ میں جہاد کرنے والا ہوں۔

(اشعۃ المعانی شرح مشکوٰۃ عربی)

ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں:

حضور نے فرمایا میں مہدی (آخر میں آنے والا) ہوں۔ کلام پاک میں آپ کو اُمّی، شاہد، مبشر، ہادی، داعی الی اللہ، نذیر، رؤف، رحیم ذکر کیا گیا۔

قسطانی ”مواہب“ میں باجوری ”حاشیہ الشمال“ میں کعب الاخبار سے نقل کرتے ہیں۔

اہل جنت کے نزدیک آپ کا نام عبدالکریم..... اہل دوزخ کے نزدیک عبدالجبار..... اہل عرش کے نزدیک..... عبدالحمید ہے۔ جمیع ملائکہ میں آپ عبدالعزیز ہیں۔ انبیاء کے حلقے میں عبدالوہاب ہیں۔ شیاطین کے خیال میں عبدالقہار ہیں۔ آپ سمندروں میں عبدالسمین ہیں..... حشرات الارض میں عبدالغیبات ہیں۔ درندوں میں ”علیہ السلام“ ہیں، جنگلی جانوروں میں عبدالرزاق، چوپایوں میں عبدالمومن اور پرندوں میں عبدالغفار ہیں تورات میں آپ کا نام ”ماؤماذ“ ہے (سہیل فرماتے ہیں یہ لفظ علماء بنی اسرائیل سے سنا گیا اس کے معنی ہیں طیب طیب) انجیل میں طاب طاب، دوسرے صحیفوں میں عاقب اور زبور میں آپ کو فاروق کہا گیا ہے۔

مواہب میں ہے:

”اللہ کے نزدیک آپ طہ اور یسین بھی ہیں“ انسانوں میں آپ کا نام محمد اور کنیت ابوالقاسم ہے کیونکہ آپ جنت کے معمین پر نعمتیں بھی تقسیم فرمائیں گے۔

علامہ جلال الدین سیوطی اسما اللہیہ میں رقمطراز ہیں:

”آنحضرت کے پانچ سو صفاتی نام ہیں۔“

علامہ سخاوی نے ”القول البدیع“ اور قاضی عیاض شفا میں ابن عربی نے القہس والاحکام میں آپ کے چار سو نام ذکر کیے ہیں۔ یہ اسما ان کی کتابوں میں حروف تہجی کے اعتبار سے مرقوم ہیں۔

مندرجہ بالا اسماء میں 201 اسماء کو امام جزولی نے دلائل الخیرات میں بھی نقل کیا۔ امام نووی کا

بیان ہے:

”جبرائیل نے آپؐ کو ابراہیم کی کنیت سے پکارا۔ انس کی ایک روایت کے مطابق تخلیق کائنات سے دو ہزار سال قبل آپؐ کا نام محمد ﷺ رکھا گیا۔“
(شمائل الرسول علامہ یوسف بن اسماعیل النہمانی طبع مصری)

ابن عامرؒ نے کعب الاخبار کے حوالے سے بیان کیا۔

”آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے شیث کو وصیت فرمائی اے بیٹے تو میرے بعد میرا نائب و خلیفہ ہے۔ تقویٰ اور پرہیزگاری کو اپنا شعار بنا لے اور جب بھی خدا کے ذکر کی توفیق ہو اس کے ساتھ محمد نام ضرور لینا میں نے ان کا نام عرش الہی کے پایہ پر لکھا ہوا دیکھا میں نے تمام آسمانوں کی سیر کی۔ وہاں کوئی جگہ ایسی نہ پائی جس پر محمد کا نام نہ لکھا ہوا ہو۔ میرے پروردگار آقا نے مجھے جنت میں رکھا وہاں میں نے کوئی محل، کوئی حجر و کا ایسا نہ دیکھا جس پر محمد نام نہ درج ہو۔“

(شمائل الرسول علامہ یوسف بن اسماعیل النہمانی طبع مصری)

ابن عامر کی اس روایت میں حضرت آدم مزید کہتے ہیں:

”میں نے محمد کا نام حوروں کے سینوں پر جنت کے درختوں کے پتوں پر، شجر طوبی کے پتوں پر پردوں کے کونوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔ تم ان کا ذکر کثرت سے کرنا اس لیے کہ فرشتے کثرت سے ان کا ذکر کرتے ہیں۔“

علامہ ابن قیم نے زاد المعاد میں نبی المصمومہ، فاتح، صادق، مصدوق، مصدق، متوکل، منوکل

قال سراج منیر، سید ولد آدم کو بھی آپ کے اسماء میں شمار کیا ہے۔

آنحضرت کا نام محمد کیوں رکھا گیا

حکمتیں..... رموز..... امور

عرب..... کی جہالت اہل عرب کے جاہلانہ ناموں سے ظاہر تھی۔

ان کے نام مشرکانہ ان کے القاب جاہلانہ اور ان کے رسوم عادیانہ تھے۔ مکروہ سے مکروہ معنی

رکنے والا نام ان کا نام تھا۔

مثلاً..... عبدالدار..... آستانے کا غلام

عبد شمس..... سورج کا غلام

عبد عزیزی..... عزیزی دیوی کا غلام

عبد ود..... دیوتا کا غلام

حرب..... لڑائی

حزن..... غم

جمع..... سرکش

لہب..... شعلہ

شداد..... تند خو

غرض نہ اسم کی تہمتی نہ مٹھی کا خیال اس طرح عورتوں کے نام بھی جہالت کا عنوان تھے۔

خضاء..... چھٹی ناک والی

عاصیہ..... نافرمان

باجا..... خاک آلود

عمیرہ..... پہاڑی بکری..... وغیرہ

قبائل کو دیکھئے..... بنو اسد۔ شیر والے اور بنو ضب..... گوہ والے۔

ادھر آنحضرت کے خاندان پر نظر اٹھائیے معاملہ برعکس نظر آتا ہے۔ حالانکہ ابھی تک ان کے پاس کوئی

بادی نہ آیا تھا۔

آنحضرت کے والد کا نام..... عبداللہ..... اللہ کا بندہ

آنحضرت کے نانا کا نام..... وہب..... بخشش

آنحضرت کی والدہ کا نام..... آمنہ..... امن دینے والی امانت والی

آنحضرت کی دایہ..... حلیمہ..... حلم والی

آنحضرت کی ابتدائی محافظہ..... ام ایمن..... برکت والی

آنحضرت کی زوجہ..... عائشہ..... زندہ رہنے والی

آنحضرت کی زوجہ..... ام سلمہ..... سلامتی والی

آنحضرت کے قبائل کو دیکھئے۔

دوھیال..... بنو ہاشم..... یعنی حاجیوں کے خدمت گار

نضیال..... بنو زہرہ..... یعنی غنچوں والے

آنحضرت کی وادہ کا قبیلہ..... سعد..... نیک سختی والے

بغور دیکھئے جہالت کی ظلمت میں گرے ہوئے معاشرہ میں یہ مبارک اسماء کیا ہی بلند مقام رکھتے ہیں۔ صرف اس کی حکمت میں آنحضرت کی مبارک ذات پر آپ کے مبارک نام محمدؐ کی عظمت نمایاں ہونے والی تھی۔

آنحضرت کا نام (محمد) صفت بھی ہے اور موصوف بھی..... کمالات نبوت پر وال بھی ہے اور مدلول بھی علامہ ابن قیم (زاد المعارج ج 1 ص 18) کے مطابق محمد ﷺ..... حمد کی کثرت و کیت اور احمد ﷺ..... صفت و کیفیت کا معنی دیتا ہے۔ ایک توجیہ میں آپ اہل عرش کے لیے احمد اور اہل فرش کے لیے محمد ہیں۔ اگر احمد ﷺ کو اسم تفضیل کا میضہ نہ بنایا جائے کمالات طلی میں آپ محمد اور علی میں احمد ہیں۔

قرآن میں جہاں محمد کا ذکر ہے وہاں پر رسول اللہ بھی فرمایا گیا یعنی وہ محمد (ﷺ) صرف خدا کا فرستادہ ہے..... پس عبد اللہ کے لخت جگر، کئی المدنی، امی الہامی، القریشی، الکنانی، الحدثانی، فخر اسمعیل، دعائے ابراہیم، نوید سیمائی ایسی ذات ہے جس کے ایک ہی نام سے ساری کائنات سے زیادہ کمالات پھوٹ رہے ہیں۔

صلی اللہ علیہ النبی الامی۔ اس کے علاوہ بھی آخروہ کیا نہیں..... وہ سب کچھ ہے..... ہاں وہ خدا نہیں سب کچھ ہے۔

● وہ مطلوب ہے..... کہ ساری دنیا اسی کی طالب ہے۔

● وہ متبوع ہے..... کہ ساری کائنات اسی کے تابع ہے۔

● وہ عابد ہے..... کہ عبادت سب عابدوں کی اسی کے صدقے پایہ قبولیت کو پہنچتی ہے۔

● وہ معلم ہے..... کہ دنیا کے انسانیت کو زندگی کا ہر سبق سکھاتا ہے۔

● وہ ائمن ہے..... کہ دشمن بھی اس کے پاس امانتیں رکھتا اور دین اسلام کی سب سے بڑی

امانت کا حامل ہے۔

● وہ برہان ہے..... اور اس سے بڑی برہان وجود ہاری کی کیا ہو سکتی ہے جس کو خود بھیجنے والے

نے برہان کہا۔ (قد جئتکم برہان من ربکم)

● وہ امی ہے..... کیسا امی ایسا کہ علم کے بڑے بڑے ستون اس کے در پوزہ گر ہیں اور ساری

انسانیت کے علوم اس کی صفت علم کا پر تو ہیں۔

● وہ حبیب ہے..... ساری دنیا کا۔

وہ محسن ہے..... جہانوں کا۔

وہ حلیم ہے..... کہ دفورائش اور کمال عقل اسی کا خاصہ ہے۔

وہ خازن ہے..... خزینہ ربانی کا، سنجور رحمانی کا، عطیات سبحانی کا، کمالات یزدانی کا۔

وہ بینہ ہے..... واضح بینہ، علامات واضح کا مجموعہ، کون و مکان کے خالق کے وجود کی بینہ۔

وہ رشید ہے..... رشد و ہدایت کا تاجدار، سراپائے رحمت اور مجسمہ ہدایت۔

وہ خلیل رحمن ہے..... ہاں وہی خلیل جو اپنے خالق کے لیے خود زخموں کا گہوارہ تھا اور نعتیہ

توحید سے ایسا محسوس کر لہو چمک گیا، زخم کھل گئے، ہوش قربان ہوئی مگر وہ جام عشق کا سزاوار تھا۔

وہ خطیب الانبیاء ہے..... کمال خطابت اسی سے پیدا ہوا اور آج سارے خطباء اس کی

عکاسی کر رہے ہیں۔

وہ فصیح العرب ہے..... کہ کوئی ادیب اس کے جامع اور متوازن کلام کی مثل نہیں لاسکتا۔

وہ جوامع الکلم ہے..... ایک لفظ میں سمندر کا سمندر بند کرتا ہے۔ ایک جملے میں لاکھوں

اصولوں کو پنہاں رکھتا ہے۔

وہ داعی ہے..... ہند و موصلت کا امام ہے، امر و نواہی اسی کے لائق ہیں۔

وہ خافض (نظر جھکانے والا) ہے..... شرم و حیا کا چیکر ہے۔

خیرت اللہ ہے..... ساری دنیا سے بہتر اولین سے بہتر آخرین سے بہتر۔

وہ سراج منیر ہے..... سورج جیسا نہیں چاند جیسا نہیں بلکہ دن اور رات کا سراج، مکانوں

کے حجابات کا سراج، بیباانوں کے سناٹوں کا..... سراج۔

وہ داعی الی اللہ ہے..... تاکہ جہیم (جہنم کا ایک درجہ) اور سقر کے گرداب میں گرنے والے

باغات جنت میں آجائیں۔

وہ بشیر ہے..... اچھوں کو اچھے ٹھکانے کا۔

وہ نذیر ہے..... بدوں کو برے ٹھکانے کا۔

وہ رحمت ہے..... کیوں نہیں اس کا بنانے والا جہانوں کی رحمت کی خبر دے رہا ہے ہاں وہی

رحمت جس کا ظرف وسیع ہے (ان رحمتی و مسعت کل شئی)۔ وسعت تو آپ ہی

ہوگئی جب فرمایا گیا اہل خسران اس سے فیض پاگئے اہل ایقان نفع اٹھا گئے۔ عورتوں نے

بچوں نے، قییموں نے، زراعتوں نے، مسافروں نے، اسیروں نے، غلاموں نے، لونڈیوں نے،

امراء نے، غرباء نے، حکماء نے، حکمرانوں نے، علماء نے، فلسفیوں نے، مدبروں نے، ہر ایک

نے ہر جگہ نے ہر کسی نے ہر زمانے نے فیض اٹھایا..... تعلیم سیکھی..... اصول سمجھے.....
 نصیحت پائی..... دستور دیکھا..... قوانین پڑھے..... ہدایت اور رشد کا لباس پہنا۔
 وہ سید ہے..... کہ سیادت کا تمغہ اور کسی کو نہیں اسی کو دیا گیا..... وہ تو کیا جو اس کے ساتھ ملے
 وہ بھی سید ہو گئے سیادت اس کے گھر کی لوٹھی ہے..... پر وہ سید کہلانے کا محتاج نہیں..... وہ
 سید ولد آدم ہے.....

وہ روح الحق ہے..... اس خطاب سے آپ کو سچ نے پکارا۔

وہ صادق ہے..... کہ انہوں کو اور غیروں کو حق کی بات واضح کفر رہا ہے۔

وہ شاہد ہے..... قدرت خدائے لم یزل پہ شاہد ہے۔

وہ صاحب ہے..... یعنی تمام امتوں کا صاحب اور حشر کے دور کا صاحب۔

وہ صادق ہے..... (انہ کان صادقاً الوعد صدق کامعیار اولین ہے صداقت کا مہر و ماہ
 ہے سچائی کا تاجدار ہے۔

وہ طہ ہے..... کہ دنیائے دوں جس کے قدموں میں تھی مکروہ پیغام حق میں ٹوٹتا۔

وہ یسین ہے..... جسے سید الناس کہا گیا اور جسے سید البشر کا فخر ہے۔

وہ طیب ہے..... جو طہارت و پاکیزگی کا مینار ہے، محبوب و مفضل سے وہ طیب ہے وہ فالوس
 عقیق ہے۔

وہ عبد اللہ ہے..... یعنی انسانیت کے سب سے بڑے مقام پر فائز ہے۔ مجبور کی عبودیت اس
 کا سرمایہ انکار ہے۔

وہ عفو ہے..... چچا کے قاتل کو معاف کرنے والا ہے۔

وہ بیرومہ کے 68 قاریوں کے قاتلوں کا انتقام چھوڑنے والا ہے۔

وہ بیت اللہ سے نکالنے والوں کو امن دینے والا ہے۔

وہ قاتلانہ حملہ کرنے والوں سے درگزر کرنے والا ہے۔

وہ درگزر اس کا شیوہ ہے۔

وہ مخالفوں کو دعائیں دیتا ہے۔

وہ غزوہ حنین کے چھ ہزار قیدیوں کو ایک ہی درخواست پر چھوڑ دینے والا ہے۔

وہ فاتح ہے..... ہاں اوہ فاتح ہے مگر عالم نہیں ہے۔

ہاں اوہ فاتح ہے مگر انسانیت کا قاتل نہیں ہے۔

ہاں! وہ فاتح ہے مگر مخالفوں کو تہ تیغ کرنے والا نہیں ہے۔
 ہاں! وہ فاتح ہے مگر بزمیت خوردوں کی بستیاں اجاڑنے والا نہیں ہے۔
 ہاں! وہ فاتح ہے مگر بچوں، بوزموں اور عورتوں پر ظلم کرنے والا نہیں ہے۔
 ہاں! وہ فاتح ہے مگر عیش پرست نہیں ہے۔
 ہاں! وہ فاتح ہے مگر انانیت و استکبار کا خوگر نہیں ہے۔
 ہاں! وہ فاتح ہے مگر عاجزی و انکساری کا کوہ گراں ہے۔
 ہاں! وہ فاتح ہے مگر بے چاروں کے لیے چارہ گز بے رحموں کے لیے رحیم اور معتوبوں کے لیے رحمت ہے۔

ایسا کوئی فاتح دنیا نے ندیکھا ہوگا جو مکہ کی سلطنت کا ولی ہے جہاں سے اسے تنگ کر کے نکالا گیا..... اس کے رفقاء کو چتی ریت پر گھسیٹا گیا تھا، آگ کے انگاروں پر جلایا گیا تھا..... مگر وہ کشور کشا فاتح بن کر اس شہر میں آیا کوئی قہر زبان نہ تھا معافی کا عام اعلان کر رہا تھا اور عاجزی و نیاز کے ساتھ اپنے رب کے آگے سر بسجود تھا۔

وہ مصطفیٰ ہے..... یعنی ساری خدائی سے چنا گیا ہے۔

وہ قاسم ہے..... جو علوم الہیہ کا قاسم ہے کیونکہ

آج ساری دنیا ذلہ خوار کرم مصطفیٰ ﷺ ہے

آج سارا عالم تک خوار مصطفیٰ ﷺ ہے

وہ قاسم ہے ہمدردیوں کا

وہ قاسم ہے دانائیوں کا

وہ قاسم ہے مہمان نوازیوں کا

وہ قاسم ہے انفتوں کا

وہ قاسم ہے دانش و آگہی کا

وہ قاسم ہے درس اصلاح و عمل کا

وہ قاسم ہے ساری کائنات کے لیے اسوۂ حسنہ کا

وہ مطہر..... کہ قرآن کی اطاعت کی تاکید کرتا ہے۔ (وان تطہروه تہتدوا ومن یطع

الرسول فقد اطاع اللہ)

وہ ماحی (مٹانے والا) ہے..... کفر و ضلالت کا، ظلمت و غوایت کا، کفران کا، طغیان و عصیان

کافسٹ و فوور کا، تکبر و غرور کا۔

وہ عاقب ہے..... کہ سب سے بعد میں آیا ہے۔

وہ حاشر ہے..... کہ ساری خدائی روز محشر آپ کے قدموں میں جمع ہوگی۔

وہ نور ہے..... کیوں نہیں جس نے سارے جگ کو منور کر دیا۔

جس نے بتوں کی وادی میں توحید کا چراغ روشن کر دیا۔

قرآن جس کو صفت میں نور بتلا رہا ہے۔

اور مجیب الدعوات کے روبرو اسی عالی رسول نے دعا فرمائی تھی۔

اللہمی میرے قلب میں نور ہو

اللہمی میری آنکھوں میں نور ہو

اللہمی میرے کانوں میں نور ہو

اللہمی میرے دائیں بائیں اور آگے پیچھے نور ہو

اللہمی میرے خون میں نور ہو

اللہمی میرے بالوں میں نور ہو

اللہمی میرے چہرے میں نور ہو

اللہمی میرے پٹھوں میں نور ہو

اللہمی مجھے نور عطا فرما (رحمۃ للعالمین ج 3 ص 626)

تو پھر وہ نور کیوں نہ تھے ہاں بشریت کا جامہ تھا۔ نہیں ذات بشر اور صفت نور تھی۔

وہ مدثر ہے..... کہ ساری دنیا کے گزے احوال کو اپنی ہدایت کے جامع اصولوں سے درست

کرتا ہے۔

وہ مہر کی ہے..... کہ اس کی آنکھیں دنیائے تیرہ و تاریک کے بدنما چہرہ کو دیکھ نہیں پاتیں مگر وہ

ایسا خلوت گزیر ہے کہ رہبانیت کو چھوڑتا تغزل سے منہ موڑتا ہے۔ غار حرا کے سناٹوں میں

شب بیداری کر کے واپس لوٹتا ہے دین ہدایت کی گتھی سلجھاتا ہے معاملات کی اچھائی کا

درس دیتا ہے انسانیت کو راہ پہ ٹوکتا ہے ہلاکت و تباہی کی موڑ پر تنبیہ کرتا ہے..... ہاں وہ

ایوب کا صبر ہے فرعونوں کے لیے موسیٰ کا شکوہ اور اہل ایمان کے لیے عیسیٰ کا یقین

ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص 227)

وہ مشہود ہے..... امام قرطبی کا بیان ہے اور انبیاء شاہدین آپ مشہود ہیں۔

وہ رؤف الرحیم ہے..... خدا کی رحمتوں کا پرتو ہے اور اللہ کی عظمتوں کا مہر منیر ہے۔
وہ مذکر ہے..... یہ وحی مبارک کی نصیحت کرنے والا جس کی نصیحت سے بے ہدایتوں کو شعور
آدمیت میسر آیا۔

وہ مبارک ہے..... کہ برکتیں اسی کے دم خم سے وجود میں آئی ہیں۔

وہ ہادی ہے..... چراغ ہدایت اور مشعل وحدت ہے۔

وہ خاتم النبیین ہے..... اب اس کے بعد کوئی ہدایت والا نہ آئے گا، بس اسی کی سنت کا گلہ ستہ
قیامت تک نشان راہ رہے گا۔

وہ مہاجر ہے..... خدا کے حکم سے اپنا مولد و وطن چھوڑنے والا ہے۔

وہ صدوق ہے..... کہ صداقت کی مہر اس کے مخالفوں نے بھی مثبت کی ہے۔

وہ شافع ہے..... اس وقت کا جب کوئی یار و مددگار نہ ہوگا۔

وہ جامع ہے..... ہر کمال کا ہدایت کا اور مقام ہدایت رکھتا ہے۔



معارف اسم محمد ﷺ

علامہ طاہر القادری

محمد کا لفظ اتنا پیارا اور اتنا حسین ہے کہ اس کے سنتے ہی ہر نگاہ فرط تعظیم اور فرط ادب سے جھک جاتی ہے ہر سر خم ہو جاتا ہے اور زباں پر درود و سلام کے زمزمے جاری ہو جاتے ہیں۔ لیکن کم لوگ جانتے ہیں کہ اس لفظ کا معنی و مفہوم بھی اس کے ظاہر کی طرح کس قدر حسین اور دلآویز ہے۔

لفظ محمد مادہ حمد سے مشتق ہے۔ حمد کے معنی تعریف کرنے اور ثناء بیان کرنے کے ہیں۔ خواہ یہ تعریف کسی ظاہری خوبی مثلاً ظاہری حسن و جمال کی وجہ سے کی جائے یا کسی باطنی وصف مثلاً کسی ہنرمندی یا کسی فن میں مہارت کی بنا پر کی جائے، تعریف کا مفہوم ادا کرنے کے لیے شکر کا لفظ بھی بولا جاتا ہے مگر شکر اور حمد میں فرق ہے۔ شکر سے مراد وہ تعریف ہے جو کسی کے احسان کا تذکرہ کرتے ہوئے کی جائے۔ اور حمد سے مراد مطلق تعریف و توصیف ہے جو مدوح کی عظمت و کبریائی کو مد نظر رکھتے ہوئے بیان کی جائے۔

لفظ محمد اسم مفعول کا صیغہ ہے اور اس سے مراد وہ ذات ہے:

الَّذِي يُحَمَّدُ حَمْدًا مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ

وہ ذات جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے۔

امام راغب الاصفہانی لفظ محمد کا مفہوم بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

وَمُحَمَّدٌ إِذَا كَثُرَتْ حِصَالُهُ الْمَحْمُودَةُ (مفردات ص 385)

اور محمد ﷺ اسے کہتے ہیں جس کی قابل تعریف عادات حد سے بڑھ جائیں۔
قرآن حکیم میں لفظ محمد کا ذکر متعدد مقامات پر ہوا ہے سورۃ الفتح میں ارشاد ہے:

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ (الفتح: 48: 29)

محمد اللہ کے رسول ہیں۔

سورۃ محمد میں آپؐ کا اسم مبارک یوں آتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاتَّبَعُوْا اِمْرًا مِّنْ اللّٰهِ عَلَيْهِ سَلٰمٌ

(محمد: 47: 2)

اور وہ جو لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کیے اور وہ اس سب پر

ایمان لائے جو حضرت محمدؐ پر نازل کیا گیا ہے۔

اسی طرح ایک مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (آل عمران: 144)

اور محمد تو (اللہ کے) رسول ہی ہیں۔

ایک اور آیت میں یوں آیا ہے:

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رُّسُوْلًا مِّنْ اللّٰهِ وَخَاتَمَ

النَّبِيّٰتِ (الاحزاب: 33: 40)

یعنی محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول

اور انبیاءؑ (کی نبوت) کی مہر یعنی اس کو ختم کر دینے والے ہیں۔

اسم محمد ﷺ..... کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کا حصہ

یوں تو حضور نبی اکرم ﷺ کے متعدد اسمائے گرامی ہیں۔ بعض محدثین کے مطابق اللہ رب

العزت کی طرح سرور کائنات ﷺ کے بھی ننانوے نام ہیں جبکہ بعض علماء کے بقول آپؐ کے اسماء

مبارکہ تین سو ہیں۔ صاحب ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں لکھتے ہیں کہ حضور کے ایک ہزار نام

ہیں۔ ان میں سے ہر نام آپؐ کی سیرت و کردار کے کسی نہ کسی انوکھے پہلو پر روشنی ڈالتا ہے۔ لیکن جس

طرح اللہ رب العزت کے ہزاروں نام ہیں مگر ذاتی نام صرف ایک یعنی ”اللہ“ ہے اسی طرح سرور

کائنات ﷺ کے بھی سینکڑوں نام ہونے کے باوجود ذاتی اور شخصی نام ایک ہی ہے یعنی محمد ﷺ۔

یوں تو آپؐ نبی بھی ہیں رسول بھی، بشیر و نذیر اور ہادی برحق بھی، مگر لفظ محمدؐ کو آپؐ کی

ذاتِ اقدس سے جو تعلق ہے وہ کسی اور صفاتی نام کو نہیں۔ یہ وہ نام ہے جو قدرت کی طرف سے روزِ اوّل ہی سے آپ کے لیے خاص کر دیا گیا تھا اور سابقہ انبیاء کی کتب مقدسہ میں..... آپ کا اسم مبارک بار بار بیان ہوتا رہا پہلے پہل یہ نام حضرت سلیمان علیہ السلام کی تسبیحات میں آیا..... جنہوں نے آپ کی آمد کی خبر دیتے ہوئے فرمایا:

“خلو محمدیم زہ دودی زہ رعی“

(تسبیحات سلیمان، پ 5-12، بحوالہ النبی الخاتم، ص 23 از مناظر احسن گیلانی)

وہ ٹھیک محمد ﷺ ہیں وہ میرے محبوب اور میری جان ہیں۔

اسم محمد ﷺ سے دلیل توحید

اسم محمد کے خصائص و معارف جاننے سے پہلے یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے کہ اسلام کے رکنِ اوّل یعنی شہادتِ توحید و رسالت کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ عقیدہ توحید یعنی لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ شہادتِ رسالت یعنی مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ سے عبارت ہے۔ ان دونوں حصوں کو بظاہر الگ الگ خیال کیا جاتا ہے، مگر واقعہ یہ ہے کہ شہادتِ توحید ایک دعویٰ ہے اور شہادتِ رسالت محمدی اس دعویٰ کا ثبوت اور اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کے واحد و یکتا ہونے کا یقینی اور حتمی علم صرف حضور ﷺ کی ذات سے اور آپ کی شہادت سے کائنات کو حاصل ہوا ہے۔

محمد..... بطور اسم معرفہ

شہادتِ توحید کے دو حصے ہیں پہلا منفی اور دوسرا مثبت منفی حصے میں ماسویٰ اللہ سے الوہیت کی کامل نفی اور مثبت حصے میں اللہ رب العزت کے لیے الوہیت کا اثبات کیا جاتا ہے اور مطلق لفظ ”الہ“ کا مطلب ہوتا ہے، معبود یہ معبود کوئی بھی ہو سکتا ہے، مگر جب لفظ ”الہ“ کے ساتھ الف لازم کا اضافہ کر دیا جاتا ہے تو یہ ”اللہ“ بن جاتا ہے۔ اور اس سے مراد صرف اللہ کی ہی ذات ہے۔ اسی طرح جب لفظ ”کتاب“ بولا یا لکھا جاتا ہے تو اس سے کوئی بھی کتاب مراد ہو سکتی ہے خواہ کسی زبان میں ہو، کسی ملک اور کسی موضوع سے متعلق ہو، مگر جب اس پر ”ال“ کا اضافہ ہو جائے اور ”الکتاب“ بن جائے تو اس سے صرف اور صرف کلام اللہ مقصود ہوگا۔ علیٰ ہذا القیاس ”حمد“ کا لفظ اور اس کے دیگر مشتقات عام ہیں۔ تعریف کسی کی ہو سکتی ہے، تعریف کرنے والا کوئی بھی ہو سکتا ہے اور محمود بننے کا اعزاز کسی کو بھی حاصل ہو سکتا ہے لیکن جب لفظ ”محمد“ وجود میں آجائے تو اس سے مراد فقط ایک ہی ہستی، ایک ہی شخصیت اور ایک ہی ذات ہوگی، جن کے لیے مبدئہ کائنات نے ازل سے یہ نام مختص کر دیا تھا، اسے اپنے عرش کے

پائے پر لکھ دیا تھا اور جملہ کائنات میں فقط اسی ذات پاک کو اس نام سے معنون کیا تھا۔
 قاضی عیاضؒ اپنی کتاب ”اللقا“ میں فرماتے ہیں:
 ”آج تک دنیا میں کسی شخص نے اپنی اولاد کا یہ نام نہیں رکھا۔ واضح قدرت نے
 ازل سے یہ نام آپ کی ذات کے لیے مخصوص فرما دیا تھا۔“
 (اللقا قاضی عیاض جلد اول ص 145)

اسم ”محمد“ کا ہر حرف با معنی ہے

الفاظ مجموعہ حروف ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی ایک حرف کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ
 حروف اپنے معنی کھو بیٹھتے ہیں، مثلاً طاہر ایک با معنی لفظ ہے اور طاہر کا مجموعہ ہے اگر ان حروف میں سے
 پہلے حرف ط کو حذف کر دیا جائے تو بقیہ حروف ”اھڑ“ بے معنی ہو کر رہ جاتے ہیں۔ لیکن اس کیلئے سے لفظ
 ”اللہ“ اور لفظ ”محمد“ مستثنیٰ ہیں۔ اگر لفظ اللہ میں سے پہلا حرف الف کم کر دیا جائے تو باقی ”لہذ“ رہ جاتا
 ہے جس کا مطلب ہے ”اللہ کے لیے“۔ اگر دوسرا حرف یعنی پہلا لام ہٹا دیا جائے تو باقی ”اللہ“ رہ جاتا
 ہے جس کا مطلب ہے ”معبود“ اور اگر الف کو بھی الگ کر دیا جائے تو باقی ”لہ“ رہ جاتا ہے جس کا
 مطلب ہے ”اللہ کے لیے“ اگر لام کو بھی ہٹا دیا جائے تو ”و“ (ہو) رہ جاتا ہے۔ یعنی وہی (اللہ)
 علیٰ ہذا القیاس لفظ ”محمد“ کا ہر حرف بھی با معنی اور با معنی ہے۔ مثلاً اگر شروع کا ”م“ ہٹا دیا
 جائے تو ”حمد“ رہ جاتا ہے جس کا مفہوم تعریف و توصیف ہے اور اگر ”ح“ کو مزید کم کر دیا جائے تو ”مد“
 رہ جاتا ہے یعنی مدد کرنے والا۔ اور ابتدائی میم کو اگر حذف کر دیا جائے تو باقی ”مذ“ رہ جائے گا۔ جس کا
 مفہوم ہے دراز اور بلند۔ یہ حضور ﷺ کی عظمت اور رفعت کی جانب اشارہ ہے اور اگر دوسرے میم کو
 بھی ہٹا لیا جائے تو صرف ”ذ“ (دال) رہ جاتا ہے جس کا مفہوم ہے دلالت کرنے والا۔ یعنی اسم محمد اللہ
 کی وحدانیت پر دال ہے۔

محمد اور احمد..... حضور ﷺ کے دو ذاتی نام

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضور کے صفاتی نام تو بے شمار ہیں مگر آپ کے ذاتی نام صرف
 دو ہیں: محمد اور احمد۔ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ زمین پر میرا نام ”محمد“ اور آسمان پر ”احمد“ ہے۔
 احمد کا ذکر قرآن مجید میں صرف ایک موقع پر آیا ہے۔ جہاں حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام اپنی قوم کو حضور
 ﷺ کی آمد سے آگاہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَمُهَيَّبًا بَرَسُولًا يَأْتِيهِ مِنَ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (الصف 61:6)

اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والے ہیں، جن کا اسم (مبارک) احمد ہوگا،
میں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

یہاں یہ اشکال پیدا ہو سکتا ہے کہ حضور ﷺ کے مذکورہ بالا ارشاد کے مطابق زمین پر آپ کا
نام محمد اور آسمان پر احمد ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حضور ﷺ کی آمد کی خبر زمین والوں کو سنائی
تھی نہ کہ آسمان والوں کو۔ انہیں اس موقع پر زمین والے نام کا ذکر کرنا چاہیے تھا، نہ کہ آسمان والے کا۔
اس اشکال کا مختصر جواب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر پیدا ہوئے زمین والوں میں رہے اور
یہیں زندگی بسر کی، مگر فی الواقع ان کی پیدائش سے لے کر رفع سادی تک ان کے بہت سے احوال
آسمان والوں سے مشابہ تھے۔ ان کی پیدائش مروجہ انسانی طریقے سے ہٹ کر ہوئی۔ آسمان کے ایک
جلیل القدر فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت مریمؑ کے دامن پر پھونک ماری
اسی کے اثر سے ان کی پیدائش ہوئی۔ پھر مختصر ارضی زندگی بسر کرنے کے بعد دوبارہ ان کا آسمان پر عروج
ہو گیا، گویا آغاز اور اختتام کے اعتبار سے ان کی حیات آسمانی مخلوق سے مشابہت رکھتی ہے اسی بنا پر
حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور ﷺ کے اس نام سے آگاہ تھے جس سے آپ کو آسمانوں پر پکارا جاتا
تھا۔ یہ آسمانی دنیا سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی واقفیت اور ان کی من جانب اللہ غیر معمولی خلقت کی
زبردست شہادت ہے۔

حضور ﷺ کے متعدد اسماء ”حمد“ سے مشتق ہیں

حضور ﷺ کے اسماء مبارکہ میں مادہ حمد خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ اس مادے سے
حضور ﷺ کے کم از کم چار نام مشتق ہیں۔ محمد، احمد، حامد اور محمود۔ ان میں سے اسماء مبارکہ (محمد، احمد اور
محمود) ”تعریف کیے گئے“ کا مفہوم رکھتے ہیں۔ محمد اسم مفعول اور احمد اسم تفضیل کا صیغہ ہے اور دونوں
میں حمد کے معنی کی وسعت اور کثرت کی طرف اشارہ ہے۔ حضور ﷺ کے یہ تینوں اسماء مبارکہ آپ
کی تعریف و توصیف کی کثرت کے مظہر ہیں، جس کی وجہ یہ ہے کہ حضور ﷺ کی تعریف صرف مخلوق یعنی
کائنات جن و انس اور ملائکہ مقررین ہی نہیں کرتے بلکہ خود اللہ رب العزت بھی آپ کی تعریف میں
رطب اللسان ہے، جیسا کہ ارشاد فرمایا گیا:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ
وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا (الاحزاب 56:33)

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس پیغمبر پر، اے ایمان والو

تم بھی آپ پر درود..... اور خوب سلام بھیجا کرو۔
درحقیقت سارا قرآن ہی آپ کی حمد و ثنا اور بے پایاں تعریف و توصیف سے معمور ہے۔

محمد ﷺ کے معنی کی وسعت و عمومیت

جب یہ طے پا گیا کہ حضور ﷺ کے ذاتی نام محمد اور احمد ہیں اور ان دونوں کا مفہوم ہے وہ ذات جس کی بار بار اور کثرت سے تعریف کی جائے..... یہاں یہ حقیقت پیش نظر رہے کہ تعریف ہمیشہ خوبی اور کمال پر کی جاتی ہے، نقص اور عیب پر نہیں کی جاتی۔ اس اعتبار سے حضور کے مندرجہ بالا دونوں اسماء کے لغوی مفہوم میں حضور ﷺ کا ہر انسانی لغزش و خطا اور ہر بشری نقص و عیب سے پاک ہونا اور اس کے ساتھ ہر صفت کاملہ کافطری طور پر موجود ہونا ثابت ہو رہا ہے لہذا ہر دو اسماء گرامی میں حضور ﷺ کی سیرت و کردار، حضور ﷺ کے خلق عظیم کا ہر پہلو اور ہر گوشہ پوری شان کے ساتھ نمایاں ہے۔ یہ اسماء مبارکہ ثابت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی ذات فطری اور جبلی طور پر ہر ظاہری اور باطنی عیب و نقص سے مبرا و منزہ ہے۔ شاعر بارگاہ نبوت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے ان دو نعتیہ اشعار کا بھی یہی مفہوم ہے:

وَأَحْسَنَ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي
وَأَجْمَلَ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءَ
خُلِقْتَ مُبْرَأً مِّنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ لَقَدْ خُلِقْتَ حَمَامًا نِّسَاءَ

ترجمہ: حضور ﷺ سے حسین چہرہ میں نے آج تک نہیں دیکھا اور حضور ﷺ سے خوبصورت شخص کسی ماں نے نہیں جتا۔ آپ ہر (جسمانی و روحانی) عیب سے خلقی طور پر پاک اور مبرا پیدا ہوئے تھے، گویا آپ ویسے ہی پیدا ہوئے جس طرح کہ آپ خود چاہتے تھے۔

حضرت حسان بن ثابت کے متذکرۃ الصدر اشعار میں حضور ﷺ کے اسم گرامی (محمد و احمد) کے ظاہری اور باطنی محاسن کی طرف جس عمدگی سے اشارہ کیا گیا ہے، وہ محتاج تفصیل نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ جس طرح حضور ﷺ کی ذات منفرد حیثیت کی حامل ہے، اسی طرح حضور ﷺ کا اسم گرامی بھی تمام ناموں سے منفرد و نرالا ہے۔ ایسا کیوں نہ ہو کہ رب کائنات نے اپنے محبوب کے لیے یہ نام تجویز کیا ہے۔ انجیل برداس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بیان ہوا ہے کہ تخلیق کائنات کے وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کا نام اپنے نام کے ساتھ ملا کر عرش بریں پر تحریر فرمایا تھا کیونکہ حضور

ﷺ جیسا جامع کمالات انسان نہ پہلے پیدا ہوا اور نہ قیامت تک پیدا ہوگا۔

حضور ﷺ کا ظاہری حسن و جمال

حضرت حسانؓ کے مذکورہ اشعار حضور کے ظاہری حسن و جمال اور شخصی وجاہت پر دلالت کرتے ہیں۔ واقعہ بھی یہی ہے کہ حضور ﷺ سے زیادہ حسین چہرہ آج تک روئے زمین پر نہیں دیکھا گیا۔ حضور ﷺ حسن ظاہری کا بھی مرقع تھے اور حسن باطنی میں بھی یکتائے روزگار تھے۔ آپ اکثر دعا فرمایا کرتے تھے ”اللَّهُمَّ أَحْسِنْ مِیْرَتِیْ کَمَا حَسَّنْتَ صُورَتِیْ“ اے اللہ! میری سیرت بھی ایسی ہی حسین کر دے جیسی تو نے میری صورت حسین بنائی ہے۔ آپ کو دیکھنے والے خوش نصیب افراد اکثر آپ کے حسن بے مثال کو یاد کر کے بے چین ہو جایا کرتے تھے۔ ایک صحابی حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور ﷺ کی قدم بوسی کے لیے حاضر ہوا۔ دیکھا کہ حضور سرخ دھاری دار لباس پہنے بستر پر استراحت فرما ہیں..... اوپر چودھویں کا چاند چمک رہا ہے۔ میں کبھی چاند کو اور کبھی حضور ﷺ کے رخ زیا کو دیکھتا اور فیصلہ نہ کر سکا کہ چاند زیادہ حسین ہے یا آپ ﷺ۔

حضرت جابرؓ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے حسن و جمال کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ اسی دوران فرمایا: حضور ﷺ کا چہرہ تلوار پھر فرمایا نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح چمک دار اور آبدار تھا۔ (الشفیٰ قاضی عیاض جلد اول ص 39)

اکثر صحابہؓ سے حضور ﷺ کے ظاہری حسن و جہل پر مبنی روایات منقول ہیں۔ قاضی عیاض کے مطابق کم از کم پندرہ جلیل القدر صحابہ کرامؓ کی یہ متفقہ شہادت ہے کہ حضور ﷺ جسمانی حسن و جمال کا بے مثال نمونہ تھے۔ بعض صحابہ کرامؓ کا قول ہے کہ جب آپ مسکراتے تو محسوس ہوتا:

كَانَهَا قِطْعَةً لِّمَرٍ

گویا آپ چاند کا ایک ٹکڑا ہیں

حضور ﷺ کے حسن کو بے مثال بنانے کی غرض و غایت بھی قابل فہم ہے۔ چونکہ آپ کو تمام انسانوں میں ”محبوب خدا“ کے مقام پر فائز ہونا تھا۔ وہ خدا جو رب العالمین ہے اور جس نے کائنات کا ایک ایک ذرہ تخلیق کیا، جس کے حرف کن سے یہ حسین و جمیل مخلوق معرض وجود میں آئی اس خدا نے اپنے محبوب کے حسن و جمال کو سنوارنے اور اسے درجہ کمال تک پہنچانے میں کیا کسر اٹھا رکھی ہوگی۔ خاص طور پر اس لیے کہ:

اللَّهُ جَمِیْلٌ وَیُحِبُّ الْجَمَالَ

اللہ تعالیٰ پیکر جمال ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔

اس لیے قیاس یہ ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو حسن و جمال اور مردانہ و جاہت کی جو دولت عطا ہوئی وہ دنیا کے کسی فرد بشر کے حصے میں نہیں آئی..... حضرت امام بوصریؒ فرماتے ہیں:

فَهُوَ الَّذِي تَمَّ مَعْنَاهُ وَ صُورَتُهُ
تَمَّ اضْطِفَاةَ حَبِيْبَا بَارِي النَّسَمِ
مُنَزَّةَ عَنِ شَرِيْكَ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے ظاہری اور باطنی حسن کو درجہ کمال تک پہنچایا اور پھر اپنی محبت کے لیے آپؐ کو منتخب کر لیا۔ حضور اپنے کمالات میں شریک و سہیم نہیں رکھتے، پس آپؐ کا جوہر حسن غیر منقسم ہے۔
امام موصوف مزید فرماتے ہیں:

فَاقِ النَّسِيْبَيْنِ فِي خَلْقِي وَفِي خَلْقِي
وَلَمْ يَدْأ نُؤُهُ فِي عِلْمِ وَلَا كَرَمِ

ترجمہ: آپؐ انبیاء سے خلقت اور اخلاق میں بڑھ گئے ہیں آپؐ کے جوہر کرم کی کوئی حد ہے اور نہ علم و فضل کا کوئی ٹھکانہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ وہ حسن جو حضرت یوسف علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا تھا اور جس نے انہیں دنیا کا حسین ترین شخص بنا دیا تھا اور وہ جمال جو حضرت موسیٰؑ کے یہ بیضا میں منعکس ہوا تھا جس سے ان کا ہاتھ بقدر نور ہو گیا تھا۔ اور وہ حسن جو حضرت ابراہیمؑ حضرت اسماعیلؑ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام میں تجلی پذیر ہوا وہ تمام حسن و جمال آپؐ کی ذات اقدس میں جمع کر دیا گیا۔ اسی لیے کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

حسن یوسف دم عیسیٰ یہ بیضا داری
آنچہ خواہاں ہمہ دارند تو تھا داری

اسم محمد ﷺ..... تو حید خداوندی کی دلیل

القصہ حضور ﷺ کا نہ کوئی ظاہری حسن میں شریک و ہمتا ہے اور نہ کوئی باطنی حسن و جمال میں ہمسر ہے..... انہی گونا گوں خصوصیات اور کمالات کی بنا پر خداوند تعالیٰ کے بعد زمین و آسمان میں سب سے زیادہ تعریف و توصیف حضور ﷺ کے حصے میں آئی ہے اسی لیے حضورؐ کا نام ”محمدؐ رکھا گیا

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں حضور کی محمدیت کو اللہ رب العزت نے اپنی توحید و یکتائی کی واحد دلیل ٹھہرایا اور ارشاد فرمایا کہ میں واحد و یکتا ہوں، اس لیے کہ میرا محبوب اپنے حسن و جمال اور سیرت و کردار میں یکتا ہے۔ اور فرمایا۔ جن لوگوں کو میری وحدانیت کی شہادت درکار ہو وہ میرے محبوب کو دیکھ لیں، حضور کی سیرت طیبہ اور محاسن عالیہ کا مطالعہ کر لیں، انہیں دنیا میں سب سے بڑا ثبوت اور توحید کی سب سے بڑی دلیل ہاتھ آ جائے گی۔

حضور ﷺ کی نبوت کی دلیل

حضور ﷺ کی ذات جس طرح رب العالمین کی ربوبیت اور توحید کی سب سے بڑی دلیل ہے، اسی طرح حضور ﷺ کی حیات طیبہ خود آپ کی نبوت و رسالت کی بھی ناقابل تردید شہادت ہے۔ حضور نے قریش مکہ کے ایک ایک خاندان کو ”یا آل غالب“ کہہ کر کوہ صفا کے دامن میں جمع کیا اور ان کے سامنے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان کیا یہ ایسا موقع تھا جب عام طور پر لوگ نبوت کی سب سے بڑی دلیل طلب کیا کرتے ہیں، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ید بیضا اور عصا کا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے احیاء موتی اور ابراء امروں و اکمہ (برص اور کوڑھ سے شفا) کا معجزہ پیش کر کے اعلان نبوت کیا۔ اگر حضور ﷺ بھی اعلان نبوت کے اس موقع پر چاہتے تو چاند کے دو ٹکڑے کر سکتے تھے، سورج کو مشرق کے بجائے مغرب سے طلوع ہوتا دکھا سکتے تھے، پہاڑوں کو اپنی جگہ بدلنے پر مجبور کر سکتے تھے، مگر نہیں، حضور نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس موقع پر سب سے منفرد اور سب سے نرالی دلیل پیش کی اور فرمایا:

فَلَقَدْ لَبِثْتُ لَيْسَ لَكُمْ غَمْرًا مِّنْ قَبْلِهِ (یونس 16)

میں تمہارے اندر اپنی زندگی کا بیشتر حصہ گزار چکا ہوں۔

یہاں میں نے کم و بیش زندگی کے چالیس سال گزارے ہیں، میں تمہارے سامنے پیدا ہوا، پلا اور بڑھا ہوں، تم نے مجھے ہر روپ اور ہر رنگ میں دیکھا اور پرکھا ہے۔ بچے کے روپ میں بھی، بکریوں کے نگہبان کے روپ میں بھی، نوجوان تاجر کے رنگ میں بھی، مہربان اور شفیق خاوند اور معاشرے کے ایک پروقار فرد کی حیثیت میں بھی۔ میری یہ تمام زندگی کھلی کتاب کی طرح تمہارے سامنے ہے۔ کھول کر بتلاؤ کہ تمہیں میری چہل سالہ زندگی میں کہیں کوئی عیب اور نقص دکھائی دیا، کبھی تم نے میرے اندر کوئی انسانی و بشری کمزوری محسوس کی؟ اگر میرا دامن زمانہ جاہلیت کے اس پر آشوب دور میں بھی ہر انسانی عیب اور نقص سے مبرا و منزہ رہا ہے تو پھر تمہیں یقین کر لیتا چاہیے کہ میں ہی تمہیں صحیح راہ دکھا سکتا ہوں۔ اور وہ سیدھی راہ یہ ہے جس ذات نے مجھے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، یقین کر لو کہ وہ بھی نقص اور

خامی و کمزوری سے ماوراء ہے..... آپ کے ہونٹوں سے یہ دلیل سنتے ہی عالم کفر کی گردنیں جھک گئیں۔ اس مجمع میں ہر قسم کے مخالف اور بغض و عناد رکھنے والے افراد موجود تھے۔ اگر حضور ﷺ کے سیرت و کردار میں ذرہ بھر بھی کوئی عیب ہوتا تو دشمن فوراً پکار اٹھتے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ دشمنان اسلام نے اسلام اور پیغمبر اسلام کو نیست و نابود کرنے کے لیے سب کچھ کیا، لیکن ان میں سے کسی ایک کو بھی کسی موقع پر آپ کی سیرت و کردار پر انگلی اٹھانے کی جرأت نہ ہو سکی۔

توحید کی سب سے بڑی اور نرالی دلیل

توحید کا مسئلہ کوئی معمولی مسئلہ نہ تھا۔ عرب اسے سن کر مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتے تھے ان کی گردنیں تن جاتی تھیں ان کے ہاتھ تلواروں اور نیزوں پر جا پھینچتے تھے۔ اسی بنا پر سورۃ الزمر میں ارشاد ہے:

وَإِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَحْدَهُ اخْمَأَزَّتْ قُلُوبُ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ

وَإِذَا ذُكِرَ الَّذِينَ مِنْ دُونِهِ إِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُونَ (الزمر 39:45)

اور جب فقط اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان لوگوں کے دل متعجب ہو جاتے ہیں جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو اسی وقت وہ لوگ خوش ہو جاتے ہیں۔

جو مسئلہ عتنا نازک اور حساس ہو اس مسئلے کے لیے اتنی ہی بڑی اور عظیم دلیل پیش کی جاتی ہے۔ کیونکہ معمولی دلیل تو مخالفین فوراً رد کر دیتے ہیں۔ اس لیے اس موقع پر پیش کی گئی دلیل توحید ربانی کی سب سے بڑی دلیل تھی۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا مُبِينًا

(النساء 4:175)

اے لوگو یقیناً تمہارے پاس پروردگار کی طرف سے ایک دلیل آچکی ہے اور ہم نے تمہارے پاس صاف نور بھیجا ہے۔

اگر خدا کی طرف سے پیش کی جانے والی یہ دلیل کمزور ہوتی تو پھر خدا کی توحید جیسے غیر معمولی اور انتہائی اہم مسئلے کو آسانی سے ثابت نہیں کیا جاسکتا تھا۔ لیکن 14 سو سال گزر جانے کے باوجود آج تک عالم کفر کی طرف سے اس دلیل کا کوئی جواب نہیں دیا جاسکا۔

اللہ اور حضور ﷺ کے ناموں کا اتصال

کلمہ طیبہ پر ایک مرتبہ بھر نگاہ ڈالیے اور دیکھیے کہ جہاں سے اللہ کی ”ھ“ ختم ہوتی ہے وہیں سے محمد کی ”میم“ شروع ہو جاتی ہے۔ درمیان میں واو عاطفہ تک نہیں رکھی گئی۔ یعنی یہ نہیں کہا گیا: وَمُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ جس کی وجہ یہ ہے کہ واو عاطفہ کے درمیان میں آنے سے بعد اور فاصلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اللہ رب العزت یہ چاہتا ہے کہ میرے نام کے فوراً بعد میرے حبیب کا نام آئے جو میری توحید و یکتائی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

ایک اشکال اور اس کا جواب

سرور کائنات ﷺ کے اسم مبارک میں محمد احمد اور محمود تینوں کا مفہوم ہے ”بہت زیادہ تعریف کیا گیا“ حالانکہ سورہ فاتحہ کے آغاز میں ارشاد ہوتا ہے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

تمام تعریفیں سزاوار ہیں اللہ کو جو سب جہانوں کا پروردگار ہے۔

ادھر تو تمام تعریفوں کا مستحق صرف اور صرف اللہ رب العزت کو قرار دیا جا رہا ہے اور دوسری طرف حضور ﷺ کو دنیا میں سب سے زیادہ محمود (تعریف) کیا ہوا (ظہر ایا جا رہا ہے) ہادی انظر میں ان دونوں میں تعارض دکھائی دیتا ہے۔

اس اشکال کو رفع کرنے کے لیے لفظ رب پر غور و فکر کی ضرورت ہے۔ لغوی طور پر رب پالنے اور پرورش کرنے والی اس ذات کو کہتے ہیں جو اپنے زیر تربیت افراد یا اشیاء کو آہستہ آہستہ نشوونما کے ذریعے درجہ کمال تک پہنچادے، خواہ یہ نشوونما اجسام و ظواہر کی ہو یا علوم و بوطن کی۔ اسی لیے لغوی اعتبار سے والدین کو اپنی اولاد کا مجازی رب کہا جاتا ہے، قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

رَبِّ اَرْحَمُهُمَا كَمَا رَزَقْنِي صَغِيرًا (بنی اسرائیل 24:17)

میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرمائیے جیسا انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا اور پرورش کیا ہے۔

وجہ ہے کہ وہ اولاد کی کفالت اور ان کی ضروریات کی بظاہر نگہداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح استاد شاگردوں کا مجازی رب ہوتا ہے، کیونکہ وہ علمی اعتبار سے ان کی پرورش کرتا اور انہیں منزل کمال تک پہنچاتا ہے۔

ان تمام صورتوں میں ہم نے تربیت کے عمل کو جاری دیکھا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ تربیت کے

کہا جاتا ہے؟ تربیت اس عمل کو کہتے ہیں جس کے ذریعے کوئی بڑا اپنے سے چھوٹے کی اس طرح پرورش کرے کہ خود اس کے اوصاف کی جھلک اس کے زیر تربیت فرد یا مربوب میں پیدا ہو جائے۔ اگر اس طرح کوئی استاد اپنے شاگردوں کی یا والدین اپنی اولاد کی تربیت نہ کر سکے تو وہ تربیت حقیقی نہیں ہوگی۔ حقیقی اور اصلی تربیت تو یہ ہے کہ مربوب (تربیت یافتہ فرد) اپنے مربی کے اوصاف و صفات کا آئینہ دار بن جائے لہذا رب ہونے کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ مربوب پر اپنی صفات کا رنگ چڑھا دے اور مربوب کے لیے لازمی ہے کہ آئینہ کمالاتِ مربی ہو جائے۔ اب خدا تعالیٰ اگر رب ہے اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے تو اس لیے کہ اس ذاتِ کبریاء نے اپنی صفات کی جھلک اپنی مخلوق میں پیدا کر دی: قوتِ حیات سے تمام کائنات میں زندگی کی منبع روشن کی، اپنی صفتِ کلام کا عکس ڈال کر بندوں کو نطق و گویائی کی دولت سے مالا مال کیا، لوگوں کو قوت اور شہ زوری کی دولت دی، ماں کو اپنی صفتِ رحمت سے ماما کی محبت اور پیار عنایت کیا۔ الغرض خدا تعالیٰ نے کائنات کو اس طرح وجود عطا فرمایا کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفات کا پرتو بن گئی ہے۔

اگر شاگرد کا کمال دیکھ کر اس کے استاد کی تعریف کی جائے تو یہ شاگرد کی نہیں بلکہ استاد کی تعریف ہوتی ہے۔ اولاد کی ظاہری و معنوی صحت کی تحسین، خود والدین کی پرورش و ستائش کی قائم مقام خیال کی جاتی ہے، کسی اچھی عمارت کی پذیرائی، اس کے صانع اور معمار و نقشہ ساز کی پذیرائی سمجھی جاتی ہے، اسی لیے کائنات کے جس حصے اور جس ذرے کی بھی تعریف کی جائے، یہ تعریف اس کے صانع و خالق یعنی خدا تعالیٰ کی تعریف ہے کیونکہ اللہ رب العزت نے اپنی تمام صفات کو کائنات میں منتشر کر دیا ہے۔ اسی لیے ارشاد فرمایا:

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْأَفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ

(حلم المسجدہ 41:53)

ہم عنقریب ان کو اپنی (قدرت کی) نشانیاں ان کے گرد و نواح میں بھی دکھا دیں گے اور خود ان کی ذات میں بھی۔ یہاں تک کہ ظاہر ہو جائے گا کہ وہ حق ہے۔ پھر جب کائنات خدا کے حسن کے جلوؤں سے مستعیر ہوگئی تو اس نے چاہا کہ کوئی وجود ان منتشر جلوؤں کا مرقع بنا دیا جائے جسے دیکھنے سے کائنات کے تمام حسن و جمال کا اندازہ کیا جاسکے۔ ارشاد ہے:

لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ (التین 4:95)

ہم نے انسان کو بہت خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

اس طرح عالم انسانیت منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ پھر جب عالم انسانیت کے تمام جلوے اپنے منجھائے کمال کو پہنچے تو منصب ولایت معرض وجود میں آ گیا اور عالم ولایت کے جملہ کمالات سمٹ کر درجہ نبوت میں جمع ہو گئے اور پھر جب اول تا آخر کائنات کی نبوت و رسالت کے جلوؤں اور نعمتوں کو مجتمع کیا تو وجود مصطفوی کائنات میں ظہور پذیر ہو گیا۔ اسی لیے اب یہ وجود پاک تمام کائنات کے جملہ محاسن و کمالات ارض و سما کے حسن و جمال کا مجموعہ اور خلاصہ ہے۔

اب جس نے خدا کی تمام صنایع اور خلاق کو مجتمع دیکھنا ہو وہ وجود مصطفوی کو دیکھ لے۔ اس ایک وجود میں تمام کائنات اور جملہ مخلوق کی منتشر قوتیں اور قدرتیں نظر آ جائیں گی حضور ﷺ کا وجود آئینہ صفات رب العزت بن گیا ہے لہذا اب اگر کوئی شخص اس وجود پاک کی تعریف کرتا ہے اس نفس کاملہ کے محاسن و کمالات بیان کرتا ہے اور حضور ﷺ کی مدح و ستائش میں رطب اللسان ہوتا ہے تو وہ درحقیقت خدا تعالیٰ ہی کی تعریف کرتا ہے۔ اسی لیے حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جس دعا کے اول و آخر میں درود شریف یعنی مجھ پر صلوٰۃ و سلام نہ پڑھا جائے وہ دعا بارگاہ رب العزت تک رسائی حاصل نہیں کرتی۔

لہذا اگر حضور ﷺ کی تعریف و توصیف کی جاتی ہے تو یہ ”الحمد لله رب العالمین“ کی عین تفسیر ہے نہ کہ اس کے متضاد اور مخالف۔

اختتام پر مناسب ہو گا کہ اسم محمد ﷺ کی معرفت و حقیقت تک رسائی سے اپنی بے بسی اور عجز کا اعتراف کر لیا جائے۔ کیونکہ واقعہ یہ ہے۔

غالب ثنائے خواجہ بہ یزداں گدا شمیم
کاں ذات پاک مرتبہ دان محمد است

ﷺ



معارف اسم محمد ﷺ

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

ان کی رحمت دو عالم کی بہار..... ان کی معیشت غریبوں کا ستکار..... ان کی بخشش گناہگاروں کی سوغات..... ان کی شفقت سب سے کاروں کی بارات..... ان کی چال زمین کی معراج..... ان کی پرواز فلک کی معراج..... ان کا نور نور الانوار..... ان کا سر سر الاسرار..... ان کا آفتاب آفتابوں کا آفتاب..... ان کا مہتاب مہتابوں کا مہتاب..... ان کا نام نامی جان موجودات..... ان کا کرم آں کائنات۔

لَمَّا الْكُوْنُ اِلَّا خَلَّةٌ وَ مُحَمَّدٌ

طِرَاؤُ بِاَغْلَامِ الْهِدَايَةِ مَعْلَمٌ

ذکر معظف کہاں نہیں؟..... کوئی جگہ نہیں جہاں نہیں..... اللہ اللہ!..... اُن کے کرم سے موجودات نے لباس وجود پہنا..... اُن کا چرچا آسمانوں میں..... ان کا چرچا زمینوں میں..... ان کا چرچا سمندروں میں..... انبیاء و رسل فلک و ملک جن و انس سب ان کی آمد آمد کے منتظر..... ان کا نام نامی بہار زندگی..... ان کا وجود گرامی شباب زندگی..... ان کی راتیں مغفرت کی برسات..... ان کے دن رحمت کی پھوار..... ان کا جسم طلوع فجر..... ان کا غم غروب سحر..... ان کی عنایت دلوں کی خشک..... ان کا کرم رحوں کی فرحت..... ان کا دیدار آنکھوں کی روشنی..... ان کا کردار انسانوں کی معراج۔

ذکر مصطفیٰ بڑی سعادت ہے..... وہ دل دل نہیں جو ان کی محبت میں نہ دھڑکے..... وہ زبان زبان نہیں جو ان کی مدح و ثناء میں نہ کھلے..... ہاں رگوں میں خون دوڑ رہا ہے..... دل میں جذبات امنڈ رہے ہیں..... دماغ میں خیالات پھوٹ رہے ہیں..... زبان پر الفاظ پھل رہے ہیں..... جسم میں ہلچل مچی ہے..... پھر کیوں نہ اس جان جان کا ذکر کریں!..... ہاں رب العالمین خود ان کا ذکر فرما رہا ہے..... اللہ اللہ! وہ ذکر کی کن بلندیوں پر فائز ہیں..... اس سے بڑھ کر بلندی اور کیا ہوگی کہ نام نامی رب کریم کے حضور اس طرح سرفراز ہوا کہ ہر سرفرازی اس سرفرازی کے قدم چومنے لگی..... ہمارا کیا منہ؟..... ہماری کیا اوقات؟ ہماری کیا بساط؟ جو ان کا ذکر کریں..... محفل نہیں جو ان کی بلندیوں کو پاسکے..... دماغ نہیں جو اس جو امحکم کی بات سمجھ سکے..... آنکھ نہیں جو ان کے جلوؤں کو دیکھ سکے..... کیا کریں اور کیا نہ کریں؟..... دل بے قرار ہے..... آنکھیں اٹکبار ہیں..... اللہ اللہ! مگر وہ تو غریب نواز ہیں ہاں۔

اک ننگ نم عشق بھی ہے شہر دید
صدقے تیرے اے صورت سلطان مدینہ



نور محمدی ﷺ کی تخلیق کائنات کا نقطہ آغاز ہے..... سب سے پہلے اس نے اپنے نور سے نور محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا اور جب یہ نور حریم ناز میں سجدہ ریز ہوا تو اس کا نام نامی محمد ﷺ رکھا..... پھر اس نور سے عرش و کرسی و لوح و قلم آفتاب و ماہتاب ایک ایک کر کے پیدا ہوتے گئے..... قلم کو لکھنے کا حکم ملا تو اس نے لا الہ الا اللہ لکھا..... پھر حکم ہوا تو محمد رسول اللہ ﷺ لکھا..... جس طرح کائنات میں اللہ نے سب سے پہلے آپ کو جو عطا فرمایا اپنے نام کے بعد آپ کا نام رکھا اسی طرح اپنے نام کے بعد آپ کا نام لکھوایا..... اسی سے اسم محمد ﷺ کی بلندیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے..... ان کا نام نامی کیا ظاہر ہوا کائنات میں بہا آنے لگی ہاں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو

جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

نور محمدی ﷺ اربوں اور کھربوں سال فضاؤں میں چمکتا دکھتا رہا..... اللہ کی حمد کرتا رہا..... وہ دیکھتا رہا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا..... وہ سنتا رہا جو کسی کان نے نہ سنا..... اللہ نے اپنے کرم سے اپنا علم دکھایا..... فرمایا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ

”کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے سب جانتا ہے؟“

جب زمین و آسمان پیدا ہو رہے تھے آپ مشاہدہ فرما رہے تھے..... ارشاد ہوا:

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالْحَقِّ

(سورۃ ابراہیم آیت: 19)

”کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان و زمین کو ٹھیک ٹھیک پیدا فرمایا؟“

..... ہاں وقت آیا اللہ نے جب نور محمدی ﷺ کو آشکار کرنا چاہا تو آدم علیہ السلام کی پیشانی

میں رکھا جو آفتاب کی طرح چمک رہا تھا..... فرشتوں کو نور محمدی ﷺ کی تعظیم و تکریم کا حکم ملا..... آن کی

آن میں سب سر سنجو ہو گئے (سورۃ حجر آیت 30، سورۃ اعراف آیت 11، سورۃ کہف آیت 5).....

مگر ابلیس، نظر سے محروم تھا، کھڑا رہا، مردود ہوا..... اور یہ راز پہلی مرتبہ کھلا کہ محبوب کریم ﷺ کی تعظیم و

تکریم اللہ ہی کی تعظیم و تکریم ہے..... جو یہ راز نہیں سمجھتا وہ حرفِ محبت سے نا آشنا ہے۔

ہاں نور محمدی ﷺ پہلی بار پیکر آدم میں فرشتوں کے سامنے آیا تو پھر پاک پشتوں اور

پاکیزہ ماؤں میں منتقل ہو گیا..... منتقل ہوتے ہوتے ابراہیم علیہ السلام تک پہنچا..... پھر ہاجرہ علیہا السلام

میں منتقل ہوا، پھر اسماعیل علیہ السلام میں منتقل ہوا..... ہاں ابراہیم علیہ السلام جب نور محمدی ﷺ کے

امین تھے تو آگ کیسے جلاتی؟..... اسمعیل علیہ السلام جب نور محمدی کے امین تھے تو کیسے پیاسے رہتے

اور کیوں قربان کر دیئے جاتے؟..... ہاجرہ علیہا السلام کی بے قراریاں رنگ لائیں، اسمعیل علیہ السلام کے

بیروں تلے چشمہ پھوٹ پڑا..... ہاجرہ علیہا السلام کے نشانِ راہ (مضاد مردہ) کو شعائر اللہ بنا دیا گیا اور

ابراہیم (علیہ السلام) کے نقش قدم کو حرم کعبہ میں مصلیٰ بنا دیا گیا (سورۃ آل عمران آیت 57، سورۃ بقرہ

آیت: 125)..... اللہ اللہ! نور محمدی ﷺ کی پاسداریاں تو دیکھئے۔

ہاں تو ذکر تھا حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کا..... جب مردود سے آپ مسئلہ توحید پر بھرے

دور میں مناظرہ فرما رہے تھے تو سرکارِ دو عالم ﷺ مشاہدہ فرما رہے تھے..... ارشاد ہوا:

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ حَاجَّ إِبرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ أَنَا اللَّهُ الْمَلِكُ

(سورۃ بقرہ آیت: 258)

”کیا تم نے اس کو نہ دیکھا جو ابراہیم سے بحث کر رہا تھا (وہ اس لیے مغرور

ہو گیا) کہ ہم نے اس کو سلطنت عطا فرمائی۔“

جب بنی اسرائیل و باکے خوف سے شہر چھوڑ کر باہر گئے، باہر نکلتے ہی سب کے سب مر گئے، پھر

کچھ عرصہ کے بعد زندہ کر دیئے گئے..... ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کا مرنا اور جینا سرکارِ دو عالم

ﷺ مشاہدہ فرما رہے تھے..... ارشاد ہوا۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ حَذَرَ الْمَوْتِ
فَقَالَ لَهُمْ اللَّهُ مُوتُوا ثُمَّ أَحْيَاهُمْ (سورة بقرہ آیت: 243)

”کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جو ہزاروں کی تعداد میں موت کے ڈر سے اپنے
شہر سے نکل کھڑے ہوئے پھر اللہ نے کہا تم سب مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر ان کو
زندہ کر دیا.....“

ہاں حضور انور ﷺ ایک ایک حادثے ایک واقعے کو مشاہدہ فرما رہے تھے..... اور
جب آپ ﷺ بطن مادر میں تشریف لائے تو ابھی ظہور قدسی میں کچھ روز باقی تھے کہ شاہ حبشہ ابرہہ
ہاتھیوں کا عظیم لشکر لے کر بیت اللہ پر حملہ آور ہوا، حملے سے پہلے ہی اس کا پورا لشکر خس و خاشاک بنا دیا
گیا..... ہاں یہ سب کچھ آپ مشاہدہ فرما رہے تھے..... ارشاد ہوا۔

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفَيْلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي
تَضَلُّلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ
فَجَعَلَهُمْ كَعَضِفٍ مَأْكُولٍ (سورة فیل آیت: 51)

”کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا
کیا؟..... کیا ان کی چال کو خاک میں نہ ملا دیا اور ان پر پرندوں کی ٹکڑیاں بھیجیں
کہ انہیں ٹکڑے ٹکڑوں سے مارتے، یہاں تک کہ وہ کھائی کھیتی بن گئے.....“

ہاں وہ بطن مادر میں بھی یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے قرآن حکیم شاہد ہے..... دو جہاں کے
سرور ﷺ بطن مادر میں کیا آئے کہ انبیاء علیہم السلام کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا..... نو مہینے تک طویل
التقدیر انبیاء علیہم السلام حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے آتے رہے..... اللہ اللہ، کون کون
آئے؟..... حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم
علیہ السلام، حضرت اسمعیل علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان
علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہم السلام..... حضرت آمنہ سرکار دو عالم ﷺ کی برکت و رحمت سے وہ کچھ
دیکھ رہی تھیں جو دوسروں کو نظر نہیں آ رہا تھا اور وہ کچھ سن رہی تھیں جس سے دوسروں کے کان محروم
تھے..... ہاں جو آتا گیا آمنہ سے کہتا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس کا نام محمد ﷺ رکھنا..... (ابن
جوڑی مولد العروس (ترجمہ اردو) مطبوعہ لاہور 1988ء ص: 17)

ہاں ظہور قدسی کی منزل آگئی..... بس چند راتیں رہ گئیں..... ہاں وہ رات آگئی جس کا

سارے عالم کو انتظار تھا..... حضرت حوا، حضرت آسیہ، حضرت مریم (علیہن السلام) حاضر ہیں، جنت کی حوریں حاضر ہیں، آمنہ کی آنکھوں سے پردہ اٹھایا جا رہا ہے اور مشرق و مغرب کی بہاریں دکھائی جا رہی ہیں..... تین جھنڈے لگائے جا رہے ہیں..... ایک مشرق میں ایک مغرب میں ایک بیت اللہ پر..... فرشتے فوج در فوج حاضر ہیں..... سبز بچوں اور سرخ چوچوں والے جنتی پرندے فضاؤں میں بھرے ہوئے ہیں..... آمنہ کو شدت کی پیاس لگی ہے..... ایک پرندہ بڑھ کر پانی کی بوندیں پٹکار رہا ہے، سبحان اللہ!..... برف سے زیادہ ٹھنڈی شہد سے زیادہ ٹھنڈی..... دل کو چھین آیا، آنکھوں میں سرور آیا..... پھر جب وہ تشریف لائے تو ہر طرف روشنیاں پھیل گئیں..... سارا عالم نور علی نور ہو گیا..... ہاں وہ تشریف لائے گھٹنوں کے بل اپنے مولیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہاتھ پھیلائے ہوئے، نگاہیں آسمان کی طرف لگائے ہوئے..... چہرہ نور سے جھلک کر رہا تھا، دنیا حیران تھی..... جو کچھ دیکھ رہی تھی وہ تو کبھی نہ دیکھا تھا..... ہاں وہ تشریف لے آئے آتش کدہ، ایران جو ہزار سال سے روشن تھا، آن کی آن میں بجھ کر رہ گیا..... کسرائے ایران کے محل کے کنگرے ٹوٹ پھوٹ کر بکھرنے لگے..... ہاں آج وہ آیا ہے دنیا کی جھوٹی عظمتیں جس کے پیروں تلے روندی جائیں گی.....

جو کچھ عرض کیا گیا یہ کوئی افسانہ نہیں حقیقت ہے..... امام المحدثین حضرت علامہ ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے تقریباً نو سو برس پہلے اپنی کتاب ”مولد العروس“ میں یہ تفصیلات بیان فرمائی ہیں..... جس کو سب نے مانا اور سب نے تسلیم کیا ہے..... شاید اہل عقل نہ مانیں، مگر وہ تو بچوں کی طرح ضد کرتے ہیں، پھر مانتے چلے جاتے ہیں..... ہزاروں باتیں جو کل نہ مانتے تھے آج ماننے لگے..... سینکڑوں باتیں جو آج نہیں مانتے، کل ماننے لگیں گے..... عقل بے مایہ پر کیا بھروسہ کیا جائے کہ جب تک وحی اس کی انگلی نہ پکڑے وہ سیدھے راستے پر چل نہیں سکتی..... اسی لیے تو اقبال نے کہا تھا۔

عقل بے مایہ امامت کی سزاوار نہیں

ہم اس کو امام بناتے ہیں، جس کی آنکھ نہیں اسی لیے وہ ہم کو حیرت کدے پر لا کر کھڑا کر دیتی

ہے.....

ہے دانش برہانی حیرت کی فراوانی

ہاں تاجدار دو عالم ﷺ تشریف لے آئے جن کا غلغلہ آسمانوں اور زمینوں میں تھا وہ

تشریف لے آئے..... جن کا چہرہ آسمانی کتابوں اور صحیفوں میں تھا، تشریف لے آئے..... فریبوں کے غم خوار اور مظلوموں کے ہمدرد و نمکسار تشریف لے آئے..... ہاں محمد ﷺ تشریف لے آئے.....

ہاں احمد ﷺ لے آئے..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام خوشخبری سنا رہے ہیں۔

مُبَشَّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي إِسْمُهُ أَحْمَدُ (سورة صف آیت: 6)
عالم کا پالنہار فرما رہا ہے:

☆ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ (سورة آل عمران آیت: 144)

☆ مَا كَانَ مُحَمَّدًا أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ

(سورة احزاب آیت: 40)

☆ وَأَمَنُوا بِمَا أَنْزَلَ عَلَيَّ مُحَمَّدٌ وَهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ (سورة محمد آیت: 2)

☆ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ

(سورة فتح آیت: 29)

ہاں آپ کا نام نامی احمد بھی ہے اور محمد ﷺ بھی..... احمد کے معنی ہیں ”بہت تعریف کرنے والا“..... اور محمد کے معنی ”بہت ہی تعریف کیا گیا“..... تعریف کرنے والا ایک سے زیادہ کی بھی تعریف کر سکتا ہے اور کرتا ہے مگر ایسا تعریف کرنے والا کہیں نہ ملے گا جس نے ایک کی تعریف کی ہو..... ہاں صرف ایک اللہ کی..... جب زبان سے الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ (سورة فاتحہ آیت: 1) فرمایا تو اس پر عمل کر کے بھی دکھا دیا..... جب نور محمدی ﷺ جلوہ فرما ہوا احمد کا سلسلہ شروع ہوا..... کروڑوں سال بیت گئے..... لاکھوں سال گزر گئے..... نہ معلوم کب سے وہ رب جلیل کی حمد و ثناء میں مصروف رہے..... اس کائنات ارضی دسموی میں کوئی ایسا نہیں جس نے اللہ کی اتنی حمد و ثناء کی ہو جتنی آپ ﷺ نے فرمائی..... عبدیت میں آپ ﷺ یکہ و تہا ہیں کوئی آپ کا عدیل و نظیر نہیں۔
بے مثالی کی ہے مثال وہ حسن
خوبی یار کا جواب کہاں!

ہاں کوئی احمد نہیں آپ ہی احمد ہیں..... آپ اللہ کی طرف متوجہ ہیں اور اللہ آپ کی طرف..... آپ اللہ کی حمد و ثناء فرما رہے ہیں اور اللہ آپ پر رحمتیں بھیج رہا ہے فرشتے صفت و ثناء کر رہے ہیں..... نہ معلوم کب سے!..... زمین و آسمان میں جو اللہ کی حمد کر رہا ہے وہ آپ کی نعت بھی پڑھ رہا ہے..... اس قدر تعریف اور اس شان کی تعریف آج تک کسی مخلوق و محبوب کی نہیں کی گئی..... بے شک آپ محمد ﷺ ہیں..... محمد کے معنی ہیں ”بہت ہی تعریف کیا گیا“..... آپ محبت بھی ہیں محبوب بھی..... آپ عاشق بھی ہیں معشوق بھی..... جو عاشق ہوتا ہے وہ معشوق نہیں ہوتا..... جو معشوق ہوتا ہے وہ عاشق نہیں ہوتا..... دنیائے محبت کا یہ ایک حیرت انگیز سنگم ہے کہ جو چاہ رہا ہے وہ چاہا بھی جا رہا ہے..... جو عاشق ہے وہ معشوق بھی ہے سبحان اللہ سبحان اللہ! یہی نہیں بلکہ جو اس جان جاں کے نقش

قدم پر چل رہا ہے وہ بھی محبوب بنایا جا رہا ہے..... يُخْبِتُكُمْ اللَّهُ (سورۃ آل عمران آیت 31)..... ہم نے تو یہ سنا تھا اور یہ دیکھا تھا کہ جو جس کا کہا مانتا ہے وہی اُس سے محبت کرتا ہے..... یہ نہ سنا اور نہ دیکھا کہ کہا کسی کا مانا جائے اور محبت کوئی کرے اللہ اکبر!..... خالق کائنات کو اپنے محبوب کریم ﷺ سے کس کمال کی محبت و انسیت ہے!..... جو آپ کا کہنا مانتا ہے جو آپ کے نقش قدم پر چلتا ہے وہ خدا کا محبوب بن جاتا ہے.....

اللہ تعالیٰ نے نام محمد ﷺ اپنے نام سے نکالا اور اپنے نام ہی کے ساتھ رکھا..... حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ محبت کہاں تک پہنچی!..... سُنَّے سُنَّے وہ کیا فرما رہے ہیں۔

و شَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهِ لِجَلِّهِ
خَلَدُو الْعَرْشَ مَحْمُودًا وَ هٰذَا مُحَمَّدٌ

نام نامی احمد اور محمد ﷺ مسکنی کا بھرپور آئینہ دار ہے..... حالانکہ نام کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ مٹھی کی عکاسی کرتا ہو..... اور یہ بھی ضروری نہیں کہ وہ ایسی معنویت لیے ہوئے ہو کہ نام سے ایک ایک حرف نکالتے چلے جائیں پھر بھی معنویت ذرہ برابر مجروح نہ ہونے پائے..... نام احمد اور محمد ﷺ کی شان یہ ہے کہ ایک ایک حرف کم کرتے جائیے جو چنک رہے گا وہ ہرگز بے معنی نہ ہوگا..... بیشک جو ان کے دامن کرم سے وابستہ ہو گیا وہ بے فیض نہیں رہ سکتا..... اس نام کی ایک یہ بھی خوبی ہے کہ اکثر انبیاء علیہم السلام کے ناموں میں اس نام نامی کا کوئی حرف ضرور ہے..... گویا جس طرح کائنات کی ہر شے مستفیض ہے یہ نام بھی مستفیض ہیں..... اللہ نے اپنے نور سے آپ کو پیدا فرمایا اور نام بھی ایسا رکھا جس میں اس کے نام کی جھلک ہے..... نام اللہ میں کوئی حرف نقطہ والا نہیں، نام محمد ﷺ میں بھی کوئی حرف نقطہ والا نہیں..... پھر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ لفظ قرآن بھی چار حروف ہیں، جس زبان میں نازل ہوا اس کے بھی چار حروف ہیں، جس نے نازل کیا اس کے بھی چار حروف ہیں، جس پر نازل ہوا اس کے بھی چار حروف ہیں..... حروف کی یہ یکسانیت ضرور کوئی معنی رکھتی ہوگی..... جس طرح عالم اجسام اور عالم ارواح ہیں اسی طرح عالم الفاظ و حروف اور عالم معانی بھی ہیں..... خواص ہی حقیقت کو پا سکتے ہیں.....

☆

نام محمد ﷺ کی کیا بات!..... وہ چشم بینا کہاں سے لائیں جو زمین و آسمان میں اس نام نامی کے جلوے دیکھے!..... نام محمد ﷺ کہاں نہیں؟..... ساقی عرش ہر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے..... لوح محفوظ میں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے..... جنت کے ہر

دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے..... صحف سماوی میں نام احمد اور محمد ﷺ..... توریت میں، انجیل میں زبور میں، صحیفہ ابراہیم میں، صحیفہ اشعیاہ میں کتاب حقوق میں اقوال شعیب میں اقوال سلیمان میں (علیہم السلام)..... اور تو اور ہندوؤں کے ویدوں اور اپنشدوں میں..... گوتم بدھ کے ملفوظات میں نام احمد و محمد ﷺ جلوہ گر ہے.....

اللہ نے دنیا میں آنے والے تمام انبیاء کو جمع کر کے ان سے عہد لیا کہ جب وہ آنے والا آئے تو اس پر ایمان لانا اور اس کی تائید و حمایت کرنا..... ہر نبی نے سنا اور سر جھکایا وعدہ کیا اور اپنے عہد پر گواہ ہوا اور اللہ تعالیٰ ان سب پر گواہ ہوا..... اللہ اکبر! کس اہتمام سے عہد لیا گیا..... جب سارے عالم کے نبیوں نے نام محمد ﷺ سنا اور عہد بھی کیا تو پھر ہر نبی نے اپنی امت میں آپ کی آمد آمد کا ذکر نہ کیا ہوگا؟..... یقیناً کیا ہوگا..... تو یہ کہنا صحیح اور حق ہے کہ کوئی نبی و رسول ایسا نہیں جس نے اپنی امت میں سرکار و دو عالم ﷺ کا ذکر نہ کیا ہو..... سب نے کیا پھر سن کے اوروں نے بھی کیا..... ہر مذہب و ملت کی کتابوں میں اور ہر دور کی فضاؤں میں آپ کے نام نامی کی گونج سنائی دے رہی ہے سبحان اللہ!..... نہ صرف کتابوں میں بلکہ آسمان و زمین، شجر و حجر حتیٰ کہ انسانی وجود میں بھی دیکھنے والوں نے نام نامی محمد ﷺ دیکھا ہے..... درختوں پر پتھروں پر پھولوں پر پھولوں کے اندر پھولوں کے اندر..... اور درو جدید میں یہ عجیب انکشاف ہوا ہے کہ انسان کے سانس کی تالی میں ”لا الہ الا اللہ“ لکھا ہوا ہے اور داہنے پھپھوڑے پر محمد رسول اللہ..... سبحان اللہ..... (اس وقت حیرت و استعجاب کی انتہا نہ رہی جب حرس وطنی جدہ کے ہسپتال میں ایک شخص کے سینے کا کمپیوٹر کے ذریعہ اسکریٹ لیا گیا..... یہ پوزیشن سانس کی تالی اور داہنے پھپھوڑے کی ہے اس میں کلمہ طیبہ واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے یہ قدرت کی نشانی اور معجزہ ہے قرآن کہتا ہے ”ہم لوگوں کو کائنات کے اندر اور خود ان کی جانوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ کھل جائے گا کہ حق یہ ہے۔“

(روزنامہ البلاذ مطبوعہ سعودی عرب، شمارہ یکم شعبان المعظم 1412ھ)

اللہ اللہ! انسانی وجود میں نام اللہ (جل جلالہ) اور نام محمد ﷺ..... اللہ تعالیٰ نے یہ نام نامی پشت مبارک پر مہر نبوت کی صورت میں بھی ظاہر فرمایا تاکہ کسی شک کرنے والے کو شک نہ رہے اور ہر یقین کرنے والا دل سے یقین کرے کہ آپ ہی محمد ﷺ ہیں..... حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کو اسی نشانی سے پہچانا..... آپ کی غائبانہ محبت نے اپنے مذاہب سے بیگانہ اور اپنے وطن سے دل اچاٹ کر دیا..... رواں وواں ملک ملک کی خاک چھانتے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گئے..... مگر کسی کے غلام تھے آپ کے غلام بننے آئے تھے..... سرکار نے کرم فرمایا بندوں کی غلامی

سے نجات دلا کر اپنا غلام بنا لیا..... مسلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ساری نشانیاں دیکھ لی تھیں ایک نشانی مہربوت رہ گئی تھی وہ نشانی بھی دکھادی دیکھتے ہی ایمان لے آئے کہ یہ زندہ گواہی تھی جو خود بول رہی تھی کہ یہی محمد ﷺ ہیں ہاں۔

ایک ہی بار ہوئیں وجہ گرفتاری دل

الفتات ان کی نگاہوں نے دوبارہ نہ کیا

اللہ نے اپنے محبوب کریم ﷺ کے نام کو روشن کر دیا..... اعلان فرمادیا..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (سورۃ الم نشرح آیت: 4)..... ہم نے تمہارے لیے تمہارے نام کو بلند کر دیا..... ہماری کوئی غرض نہیں ہمیں تو بس تم سے محبت ہے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ سب کو تم سے محبت ہو..... سبحان اللہ! کس کمال کی محبت ہے کہ نام نامی کلمہ طیبہ میں اپنے نام کے ساتھ ملا کر بتا دیا۔

وہ زندہ ہیں واللہ وہ زندہ ہیں واللہ!

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

رَضِمُ الْاِلَٰهَ اِسْمَ النَّبِيِّ الْاِلٰهِي اِسْمِهِ

اِذْ قَالُ فِي الْخَمْسِيْنَ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ

ایک مغربی اسکا لفظ کے ہتی نے لکھا ہے کہ دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں جس میں دنیا کے کسی نہ کسی شہر میں اذان نہ ہو رہی ہو ہر لمحہ مؤذن اللہ کے نام کے ساتھ ان کا نام بلند کر رہا ہے۔ کوئی لمحہ خالی نہیں..... ہاں۔

وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ کا ہے سایہ تجھ پر

بول بالا ہے تیرا ذکر ہے اونچا تیرا

پھر رفت ذکر کے لیے یہ رسم محبت ایجاد کی کہ محبوب کریم ﷺ پر خود صلوٰۃ کے گھرے بیٹھے اور فرشتوں نے صلوٰۃ کی تمائیاں نذر کیں۔ یہی نہیں سارے عالم کے مسلمانوں کو حکم دیا۔

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (سورۃ احزاب آیت: 56)

ہاں اے مسلمانو! تم بھی درود بھیجو تم بھی سلام بھیجو..... بے دلی سے نہ بھیجتا دل سے بھیجتا کہ

سلام کا حق ادا ہو جائے۔ وہ ہم سے الگ نہیں ان کو الگ نہ سمجھنا

تم ذاتِ خدا سے نہ جدا ہو نہ خدا ہو

اللہ ہی کو معلوم ہے کہ تم کون ہو اور کیا ہو!

قرآن کریم میں فرمایا کہ کوئی شے ایسی نہیں کہ جو ہمارا ذکر نہ کرتی ہو (سورۃ اسراء

آیت: (44) اور فرمایا کہ سب پرندے اپنی اپنی نمازیں پڑھتے ہیں (سورۃ نور آیت: 41)..... جب نمازیں پڑھتے ہیں تو درود و سلام ضرور بھیجتے ہوں گے..... اللہ کا ذکر رسول کریم ﷺ کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔ ذکر الہی میں حلاوت ذکر رسول ہی سے آتی ہے..... یہ راز اہل محبت جانتے ہیں جو محبت سے نا آشنا ہے وہ کچھ نہیں جانتا خواہ اپنے زعم میں وہ یہ سمجھتا ہو کہ وہ بہت کچھ جانتا ہے..... معرفت الہی محبت رسول ﷺ کے بغیر ممکن نہیں..... یہ محبت ہی تھی جس نے اسم محمد ﷺ کو مشکل کشا بنا دیا.....

قبیلہ بکر بن وائل کے سردار حارثہ کی فوج کا فارس کی عظیم الشان فوج سے ٹکراؤ ہوا اس وقت تک حارثہ مسلمان نہ ہوئے تھے مگر دل میں محبت رسول ﷺ کی ایک چنگاری دہی ہوئی تھی..... حارثہ کی فوج نہایت کمزور..... مقابلہ پر ایک طاقتور فوج..... حارثہ حیران و پریشان..... کچھ اور تو نہ سوچھا سوچھا تو یہی سوچھا کہ اچانک اعلان کر دیا..... ”ہمارے لشکر کا نشان محمد ﷺ“..... اللہ اکبر! فارس کی طاقت ور فوج سے مقابلہ ہوا اور آن کی آن میں وہ فوج شکست کھا گئی..... اسم محمد ﷺ کے طفیل حارثہ کو شاندار کامیابی نصیب ہوئی اور فتح و نصرت نے ان کے قدم چومے (جلال الدین سیوطی علامہ: خصائص الکبریٰ ج اول ص: 358)..... اللہ اللہ نام محمد ﷺ کی برکتیں کیا بیان کر دوں؟..... رب تعالیٰ جب قیامت کے دن آپ کو پکارے گا تو آپ کے ہم نام سب امتی اس آواز پر دوڑ پڑیں گے..... رب تعالیٰ مسکرائے گا اور نام محمد ﷺ کے طفیل ہم ناموں کو بھی جنت میں داخلے کی بشارت مل جائے گی..... غیرت الہی کو گوارا نہیں کہ جس امتی کا نام محمد ہو وہ دوزخ میں جائے!..... سبحان اللہ..... ہاں نام محمد ﷺ شفاء ہے..... ایک سائنس دان نے تحقیق کی کہ درود پڑھ کر جو دم کیا جاتا ہے تو سانس میں ایک قسم کی برقی رو پیدا ہوتی ہے جو مریض پر خوشگوار اثر ڈالتی ہے.....

نام محمد ﷺ معمولی نام نہیں..... اسی لیے اللہ نے نام لے کر پکارنے کو سختی سے منع فرمایا..... تم محمد رسول اللہ کو اس طرح نہ پکارو جس طرح آپس میں ایک دوسرے کو پکارا کرتے ہو (سورۃ نور آیت: 63)..... ہاں۔

ادب گاہے ست زیر آسمان از عرش نازک تر

شاہ ایران خسرو پرویز کے نام مکتوب گرامی لے کر صحابی پنجے..... خسرو پرویز نے نامہ گرامی پڑھنا شروع کیا..... من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس..... اپنے نام سے پہلے نام محمد ﷺ دیکھ کر طیش میں آ گیا..... نامہ گرامی ٹکڑے ٹکڑے کر دیا..... جب سرکارِ دو عالم ﷺ کو معلوم ہوا تو جلال نبوت میں فرمایا.....

”اس نے میرے خط کو نکلنے کے لئے کیا، اللہ نے اس کے ملک کو نکلنے کے لئے کر دے گا۔“

(غلام ربانی عزیز، ڈاکٹر: سیرت طیبہ، مطبوعہ لاہور 1990ء ص: 232)

اور ایسا ہی ہوا نام نامی کو ریزہ ریزہ کرنے والا خود اپنے بیٹے شہید کو یہ کہہ تھوں مارا گیا..... سچ

کہا ہے۔

از جسم تو لرزاں لرزاں دو عالم

وز زلف برہم برہم نظاے

نام نامی کتنا عظیم ہے!..... کتنا پیارا ہے!..... کتنا بیٹھا ہے!..... اس کی مٹھاس کا عالم صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھئے..... نام نامی سن کر بے ساختہ انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگائے اور حضرت آدم علیہ السلام کی سنت کو زندہ کر گئے..... انجیل برتا باس میں لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آنکھ کھولی تو عرش پر کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا..... دل چل گیا، آرزوؤں نے کروٹ لی..... کاش لا الہ الا اللہ میرے داہنے انگوٹھے پر آجائے اور اے کاش محمد رسول اللہ بائیں انگوٹھے پر آجائے..... وہاں کیا دیر تھی..... ادھر آرزو دل سے نکلی ادھر پوری ہوئی..... داہنے انگوٹھے پر لا الہ الا اللہ نورانی حروف میں لکھا ہوا چمک رہا تھا اور بائیں انگوٹھے پر محمد رسول اللہ دک رہا تھا..... حضرت آدم علیہ السلام نے دونوں انگوٹھے بے ساختہ چوم کر آنکھوں سے لگا لیے (انجیل برتا باس، مطبوعہ آکسفورڈ، 1907ء)..... محبت و عشق کے معاملے عقل والوں کی سمجھ سے بالاتر ہیں یہاں عقل کا گزرنہیں کہ وہ کھینچ ہے..... یہاں تو لطافت ہی لطافت ہے..... یہاں عقل کے پیمانوں کا چلن نہیں..... یہاں کے زمین و آسمان اور شب و روز ہی اور ہیں..... جس نے یہ دنیا دیکھی ہی نہیں اس کو کیا بتایا جائے کیا سمجھایا جائے ہاں۔

عاشق نہ شہدی محنت الفت نہ کشیدی

کس پیش تو غم نامہ ہجران چہ کشاید؟

☆

سچ پوچھئے تو ام محمد ﷺ میں تعظیم و تکریم کی روح اس طرح چھپی ہے جس طرح پھولوں

میں خوشبو!..... یہ خوشبو ہی سوگندہ سکتا ہے جس کے دل میں عشق مصطفیٰ ﷺ ہو..... غور کریں اور خوب

غور کریں.....

☆..... اللہ تعالیٰ کا آپ کو اپنے نور سے پیدا فرمانا اور نام محمد ﷺ رکھنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... نور محمدی ﷺ سے عرش و کرسی، لوح و قلم، آفتاب و ماہتاب اور موجودات کا پیدا فرمانا آپ

کی تعظیم ہے.....

☆..... پیشانی آدم (علیہ السلام) میں آپ کا نور منتقل کرنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... فرشتوں سے آدم (علیہ السلام) کو سجدہ کرنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... نور محمدی ﷺ کو پاک پشتوں میں امانت رکھنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... قلم کو محمد رسول اللہ لکھنے کا حکم دینا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... انبیاء و رسل سے آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تائید و حمایت کا عہد و پیمان لینا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی زبانی آپ کی امداد کا اعلان کرنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... ایام حمل میں حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ہر ماہ انبیاء علیہم السلام کی زیارت کرنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... ظہور قدسی کے وقت حضرت حوا، حضرت آسیہ اور حضرت مریم (علیہن السلام) کا جلوہ فرمانا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... آتش کدہ فارس کا بجھ جانا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... ایوان کسریٰ کے نگرے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... کثرت سے درود شریف پڑھنے والے پر آگ حرام کر دینا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... محمد نام کے معنیوں کو قیامت کے دن جنت میں داخلے کا اعلان عام کر دینا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... آپ کے نام کے ساتھ اپنا نام ملانا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... آپ سے کمال الفت و محبت کی تاکید کرنا اپنی اور اپنے حبیب کریم ﷺ کی محبت میں فرق نہ کرنا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... آپ کی آمد آمد پر خوشیاں منانے کا حکم دینا آپ کی تعظیم ہے.....

☆..... ہاں یہ تعظیم، محبت کی روح ہے..... اور یہ محبت، ملت کی جان ہے.....
یہ نکل گئی تو پھر کیا رہ گیا؟

قرآن کریم کھولے اور گلشن محبت کی بہار دیکھئے ہاں۔

پیش نظر وہ نو بہار سجدے کو دل ہے بے قرار

روکیے سر کو روکنے ہاں یہی امتحان ہے

سرکارِ دو عالم ﷺ کی بات تو بہت ہی اونچی ہے۔ تعظیم کرنے والوں نے آپ کے موئے مبارک کی بھی تعظیم کی ہے..... حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ موئے مبارک اپنے عمامہ میں رکھتے تھے اور جب ایک جنگ میں لڑتے ہوئے یہ عمامہ گر گیا تو شدید جنگ کر کے جب تک عمامہ کو حاصل نہ کر لیا مہین نہ آیا..... حضور انور ﷺ کانوں کی لو تک بال رکھتے تھے جب حج کے موقع پر آپ نے حلق کرایا تو بے شمار تقسیم کیے گئے..... محبت والوں نے ایک ایک بال جان سے لگا کر رکھا.....

اللہ اللہ! نام نامی احمد و محمد ﷺ کیسا پر بہار ہے اور اس بہار کی باتیں کیسی جاں نواز ہیں، قلم رکتا ہی نہیں، دل ماتا ہی نہیں، چلتا چلا جاتا ہے..... مصطفیٰ ﷺ کی باتیں اللہ ہی کی باتیں ہیں..... درختِ قلم بن بن کر گھس جائیں اور سمندر سیاہی بن بن کر سوکھ جائیں، اللہ کی باتیں پوری نہیں ہو سکتیں..... تو پھر مصطفیٰ ﷺ کی باتیں کیسے پوری ہو سکتی ہیں..... وہ تو کائنات کی جان ہیں..... ہاں ان کا نام چپے جائیے..... درود و سلام پڑھے جائیے..... ایک ایک ادا کو اپناتے جائیے..... ایک ایک بات کو دل میں بٹھاتے جائیے..... پھر چاند بن کر ابھرے اور چاندنی بن کر سارے عالم میں پھیل جائیے۔ ہاں۔

دہر میں ام محمد سے اجالا کر دے!



سرکار ﷺ کے اسم مبارک پر نام رکھنے کے فضائل و برکات

محمد نعیم احمد برکاتی

حضرت علامہ ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے ”شرح الشفاء“ میں ایک طویل حدیث نقل فرمائی ہے جس کے آخر میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وبارک وسلم یوں ارشاد فرماتے ہیں:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي فَضَّلَنِي عَلَى جَمِيعِ النَّبِيِّينَ حَتَّى لِي اِسْمِي وَصِفَتِي۔ یعنی تمام تعریف اللہ ہی کے لیے ہے جس نے مجھے جملہ انبیاء پر فضیلت بخشی حتیٰ کہ میرے نام اور صفت میں۔

(شرح الشفاء للقاری)

اس کے متعلق حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے خصائص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ آپ کے اسم مبارک پر نام رکھنا مبارک و نافع اور دنیا و آخرت میں حفاظت و نجات کا باعث ہے۔

چنانچہ حافظ امام ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں حضرت عیظ بن شریط رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَعِزَّتِي وَجَلَالَتِي لَا أُعَذِّبُ أَحَدًا اِسْمِي بِاسْمِكَ فِي النَّارِ

ترجمہ: فرمایا اللہ تعالیٰ عزوجل نے کہ مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم! جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے دوزخ کا عذاب نہ دوں گا۔

(علیہ الاولیاء مدارج النبوة جلد اول ص 247 طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص 380)

اس وعدہ خداوندی کے جواب میں ایک حدیث رسول بھی آپ ملاحظہ فرمائیں:
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور پُر نور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز وہ آدمی دربار خداوندی میں پیش ہوں گے۔ حکم ہوگا کہ انہیں جنت میں لے جاؤ۔ یہ حکم سن کر انہیں تعجب ہوگا اور حق تبارک و تعالیٰ سے وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ العالمین ہم نے تو کوئی نیک عمل نہیں کیا، پھر بھی ہم جنت میں کیوں بھیجے جا رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا: ”تم جنت میں جاؤ۔ میں نے تم کھا رکھی ہے کہ جس شخص کا نام محمد یا احمد ہوگا اس کو جہنم میں داخل نہیں کروں گا۔“

(مدارج النبوة جلد اول ص 246)

اس حدیث کو امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ”مواہب اللدنیہ“ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے استحی ان عذب بالنار من اسمہ اسم حبیبی یعنی اللہ شرم فرماتا ہے اس (بات) سے کہ اسے عذاب دے، جس کا نام میرے حبیب ﷺ کے نام پر ہو۔

(طیب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص 380)

حضرت علامہ امام یوسف بن اسماعیل بھمانی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ ہمیں خبر پہنچی ہے کہ جس شخص کا نام محمد ہے قیامت کے روز اسے لایا جائے گا۔ اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا کہ تجھے گناہ کرتے ہوئے شرم نہ آئی؟ حالانکہ تو نے میرے حبیب کا نام رکھا ہے لیکن مجھے شرم آتی ہے کہ میں تجھے عذاب دوں؛ جب کہ تو نے میرے حبیب کا نام اختیار کیا ہے۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ص 151)

حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد محترم سے روایت فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ایک منادی ندا کرے گا کہ اے لوگو! خبردار ہو جاؤ تم میں سے جس کا نام محمد یا احمد ہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ اس حکم سے اللہ رب العزت اپنے محبوب ﷺ کے ام مبارک کی عظمت دکھانا چاہے گا۔ (کتاب الشفاء القسم الاول باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اول ص 133)

نیز ابن عساکر و حافظ حسین بن احمد بن عبد اللہ بن بکیر حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علی آلہ و بارک وسلم فرماتے ہیں۔ من ولد له مولود لسماه محمدا حبالی و تبرک باسمی کان هو و مولودہ فی الجنة۔

ترجمہ: جس کے (یہاں) لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام پاک سے تبرک کے

لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں جنت میں جائیں گے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 80)
 خاتم الخفاہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: هذا اعدل حدیث ورد فی هذا الباب وامناده حسن یعنی جس قدر حدیثیں اس باب میں آئیں یہ سب میں بہتر ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

ولازعه للمیمذہ الشامی بما وده العلامہ الزرقانی فرابعہ

(احکام شریعت حصہ اول ص 80)

ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ جس کا نام ”محمد“ ہوگا حضور شفیع المذموم ﷺ (بروز حشر) اس کی شفاعت فرمائیں گے اور جنت میں داخل کرائیں گے۔ (مدارج النبوة جلد اول ص 247)

چنانچہ حضور محمد ﷺ اعظم ہند علیہ الرحمۃ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے:

محشر میں گنہ گاروں کے لیے دامن کا سہارا کافی ہے
 دامن تو بڑی شے ہے مجھ کو تو نام تمہارا کافی ہے
 سچ ہے سید کا بیکار رہا اس سے کوئی نہیں کام ہوا
 ہمام کے ذمہ دار ہو تم تو نام ہمارا کافی ہے

حضرت علامہ قاضی ابوالفضل عیاض رحمۃ اللہ علیہ ”کتاب النقاء“ میں فرماتے ہیں: ان اللہ تعالیٰ وملائکتہ يستغفرون لمن اسمه محمد و احمد یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے بخشش و رحمت کرتے ہیں اس پر جس کا نام محمد یا احمد ہو۔ (طب الوردہ شرح قصیدہ بردہ ص 380)
 غرض کہ حضور پر لور شافع یوم النشور ﷺ کے اسم مبارک کی برکت و عظمت اور رحمت کے یہ وہ جلوے اور مژدے ہیں جو بروز حشر اپنی جلوہ ریزیاں دکھائیں گے۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جن کے نام سرکار کے اسم مبارک سے مزین ہیں۔

بشرطیکہ مومن ہو اور مومن عرف قرآن و حدیث اور صحابہ میں اسی کو کہتے ہیں جو سنی صحیح العقیدہ ہو۔ کمالص علیہ الاتمۃ فی التوضیح وغیرہ ورنہ بد مذہبوں کے لیے تو حدیثیں یہ ارشاد فرماتی ہیں کہ وہ جہنم کے کتے ہیں ان کا کوئی عمل قبول نہیں۔ بد مذہب (اگر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان مظلوم قتل کیا جائے اور اپنے اس مارے جانے پر صابر و طالب ثواب رہے جب بھی اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے اور اسے جہنم میں ڈالے۔ یہ حدیثیں دارقطنی وابن ماجہ و ترمذی وابن الجوزی وغیرہم نے حضرت ابوامامہ و حذیفہ و انس رضی اللہ عنہم سے روایت کیں اور فقیر (اعلیٰ حضرت) نے اپنے فتاویٰ میں متعدد جگہ لکھیں..... تو محمد بن عبدالوہاب نجدی وغیرہ گمراہوں کے لیے ان حدیثوں میں اصلاً

بشارت نہیں نہ کہ سید احمد خان کی طرح کفار جس کا مسلک کفر قلمی، کہ کافر پر توجہ کی ہوا تک یقیناً حرام ہے۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 80)

اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ایسے ہی لوگ کھلے عام ان احادیث طیبات کا خود ہی انکار کرتے ہیں اور انہیں ضعیف قرار دیتے ہیں۔ گویا کہ اس بشارت سے محرومی کا خود ہی اقرار کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ و ہارک وسلم کے نام اقدس پر اگر کسی نے اپنا نام رکھا تو یہ اس کے لیے صرف پوم آخرت ہی نہیں بلکہ اس دنیا میں بھی باعث خیر و برکت ہوگا اور وہ شخص جس گھر میں بھی ہو یا کسی محفل میں ہو یا کسی اور جگہ ہو ان تمام صورتوں میں رب کریم محض اپنے فضل و کرم سے اس جگہ پیش بہانستوں و برکتوں اور رحمتوں کی بارش نازل فرمائے گا۔

چنانچہ ابن ابی عامر نے ابن ابی فدیہ، عقیق بن عثمان سے انہوں نے ابن جبیب سے انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جس نے میرے نام پر اپنا نام رکھا اور مجھ سے برکت کی امید رکھی تو اس کو برکت حاصل ہوگی۔ اور وہ برکت قیامت تک جاری رہے گی۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم ص 434)

اسی طرح ایک اور جگہ ابن سعد نے عثمان عمری رضی اللہ عنہ کی حدیث سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ماضر احد کم لوکان فی بیتہ محمد و محمد ان وثلفہ یعنی اگر تم میں سے کسی کے گھر میں ایک یا دو یا تین محمد (نام والے) ہوں تو کیا حرج ہے۔ تمہارے گھر میں تو بہت برکت ہوگی۔

(طبقات ابن سعد۔ بے مثل بشر ص 273)

حضرت ابن قاسم علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب نایع میں اور ابن وہب علیہ الرحمۃ نے اپنی جامع میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ میں نے مکہ مکرمہ والوں سے سنا ہے وہ کہتے ہیں کہ جس گھر میں محمد نامی کوئی آدمی رہتا ہو وہ گھر برکت والا ہے اور اس کے مسایوں کو بغیر کسی خاص مشقت کے رزق ملتا رہتا ہے۔ (کتاب الثغناء القام الاوّل باب سوم بحوالہ جواہر النجا شریف جلد اول ص 133)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ماکان فی اہل بیت اسم محمد الا کثر برکتہ ترجمہ: جس گھر والوں میں کوئی محمد نام کا ہوتا ہے اس گھر کی برکت زیادہ ہوتی ہے۔

(احکام شریعت حصہ اول ص 83)

ذکرہ المنادی فی شرح التیسیر تحت الحدیث العاشر

والزرقانی فی شرح المواہب

نیز یہ بھی مروی ہے کہ کوئی گھر نہیں ہے جس میں 'محمد' نام والے ہوں مگر یہ کہ حق تعالیٰ انہیں برکت دے۔ (مدارج النبوة جلد اول ص 247)

حضرت سرتاج بن یونس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ کے مقرر کردہ بعض فرشتے ہیں جو زمین میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں اور جس گھر میں کوئی محمد یا احمد نام کا آدمی رہتا ہو اس میں ٹھہر جاتے ہیں۔

(کتاب الشفاء القسم الاول باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اول ص 133)

اسی لیے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر گھر میں ایک بلکہ دو بلکہ تین شخص ایسے ہونے چاہئیں

جن کا نام محمد ہو۔ (کتاب الشفاء القسم الاول باب سوم بحوالہ جواہر البحار شریف جلد اول ص 133)

چنانچہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں: میرا

یہ معمول رہا ہے کہ جتنے بیٹے، بیٹھجے پیدا ہوئے، عقیقے میں سب کا نام 'نام اقدس سرکار' (ﷺ) پر رکھا۔

(مکتوبات امام احمد رضا ص 46)

اسی طرح ایک اور جگہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

لہذا فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے اپنے سب بیٹوں، بیٹھجوں کا عقیقے میں صرف محمد نام رکھا۔ پھر نام

اقدس کے حفظ (یاد رکھنے) و آداب اور باہم تمیز کے لیے صرف جدا مقرر کیے، بجز اللہ تعالیٰ فقیر کے یہاں

پانچ 'محمد' اب موجود ہیں سلمہم اللہ تعالیٰ و عافاہم والی مدارج الکمال و قافہم اور پانچ سے

زائد اپنی راہ گئے۔ جعلہم اللہ لنا اجر و ذخیر او فرطا برحمة و بقرۃ اسم محمد عادہ

امین۔

(احکام شریعت حصہ اول ص 82)

طبرانی کبیر و امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ومن ولد له لثقة اولاد فلم یسم

احد منهم محمد فقد جهل۔ یعنی جس کے تین بیٹے پیدا ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام 'محمد' نہ

رکھے تو بلاشبہ ضرور جاہل ہے۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم ص 433 احکام شریعت حصہ اول ص 82)

امام ابو منصور دہلیسی نے 'مسند الفردوس' میں اور ابن عدی کامل و ابو سعید نقاش بسند صحیح اپنے معلم

شیوخ میں اور علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے 'مدارج النبوة' میں اور ان کے علاوہ حافظ

ابن کبیر علیہ الرحمۃ نے امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت فرمائی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے

ہیں: ما طعم طعام علی مائدة ولا جلس علیہا و فیہا اسمی الا وقد سوا کل یوم مرتین۔

ترجمہ: کوئی دسترخوان نہیں ہے کہ بچھایا گیا ہو اور اس پر لوگ کھانے کے لیے آئیں اور ان

میں احمد یا محمد کے نام والے ہوں مگر یہ کہ حق تعالیٰ اس گھر کو جس میں یہ دسترخوان کھانے کا بچھایا گیا ہو اسے روزانہ دو مرتبہ پاک نہ فرمائے۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص 247 احکام شریعت حصہ اول ص 81)

حاصل یہ کہ جس گھر میں ان پاک ناموں کا کوئی شخص ہو تو دن میں دو بار اس مکان میں رحمت الہی کا نزول ہوتا ہے۔ ولہذا حدیث امیرالمومنین کے الفاظ یہ ہیں: مامن مائندة وضعت فحضر علیہا من اسمہ احمد او محمد الاقدس اللہ ذالک المنزل کل یوم مرتین۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 81)

نیز یہ بھی روایت ہے کہ جس گھر میں اسم رسول موجود ہو اس گھر میں تنگدستی نہیں آتی۔ چنانچہ صاحب نزہۃ المجالس حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ”کتاب البرکۃ“ میں نبی کریم ﷺ کی ایک روایت دیکھی کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس گھر میں میرا نام ہو اس میں تنگدستی نہ آئے گی۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص 218)

ان احادیث سے اس بات کا بھی ہمیں پتہ چلتا ہے کہ کیوں نہ ہم اپنے مکانوں اور دوکانوں میں نام ’محمد‘ ﷺ کے طغرے آویزاں کر کے اس نام پاک کی رحمت و برکت سے مالا مال ہوں جو کہ مکانوں و دوکانوں میں باعث خیر و برکت کے علاوہ آفات و بلیات سے محفوظ و مامون رہنے کا موثر ذریعہ بھی ہوگا۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ جب خود خالق کائنات نے عرش و فرش پر اس نام پاک کو تخریر فرما کر کائنات کی ہر شے کو اس نام پاک سے زینت بخشی ہو نیز جنت کی ہر چیز اور حور و غلمان کی مقدس آنکھوں حتیٰ کہ عرش اعظم اور شجر طوبیٰ کے پتوں کو اس نام محمد ﷺ سے سجایا ہو تو کیوں کر یہ امر ہمارے لیے باعث خیر و برکت نہ ہوگا کہ ہم اپنے گھروں اور دوکانوں وغیرہ میں حضور پر نور ﷺ کے نام پاک کے طغرے لگائیں؟ یقیناً یہ ہمارے لیے باعث خیر و برکت اور ذریعہ صد ہانعت و رحمت ہی ہوگا۔

حضرت علامہ شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہوئی اور ان میں کوئی شخص ایسا موجود ہے جس کا نام ’محمد‘ ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے نام میں برکت عطا فرمائے گا۔ (مدارج النبوۃ جلد اول ص 243)

اسی طرح طراکھی و ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہما امیرالمومنین سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: ما اجتمع قوم فط فی مشورۃ و فہم رجل اسمہ محمد لم یدخلوہ فی مشورتہم الا لم یبارک لہم فیہ۔ یعنی جب کوئی قوم کسی مشورے کے لیے جمع ہو اور ان میں کوئی شخص ’محمد‘ نامی ہو اور اسے اپنے مشورے میں شریک نہ کریں تو ان کے لیے اس

مشورے میں برکت نہ رکھی جائے گی۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 82، نزہۃ المجالس جلد دوم ص 218)
 اسم محمد ﷺ کے احترام کے پیش نظر بزار نے ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ
 انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ جب تم بچہ کا نام محمد رکھو تو اسے نہ
 مارو اور نہ محروم رکھو۔ (خصائص الکبریٰ جلد دوم ص 433)

ایک اور جگہ حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ روایت ہے کہ
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم بچے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اسے محفل میں جگہ دو اور اسے
 چہرے کی بد صورتی کی بددعا نہ دو۔ (جامع صغیر)

اسی طرح حضرت علامہ عبدالرحمن صفوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی کریم ﷺ
 نے کہ جب تم کسی کا نام محمد رکھو تو اس کی تعظیم کیا کرو اس کی نشست گاہ کشادہ رکھو اور اس سے منہ مت
 بگاڑو۔

(نزہۃ المجالس جلد دوم ص 218)

یوں ہی حاکم و خطیب نے تاریخ میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں امیر المؤمنین سیدنا علی
 کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: اذا سمیتم الولد محمدا فاکرموه
 واسعوا له فی المجلس ولا تقبحوا له وجها۔ یعنی جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو
 اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ یا اس پر برائی کی دعا نہ
 کرو۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 82)

نیز بزار ابن عدی ابو یعلیٰ اور حاکم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا
 نبی کریم ﷺ نے کہ اپنے بچوں کا نام محمد رکھتے ہو اس کے بعد ان بچوں پر لعنت کرتے ہو۔

(خصائص الکبریٰ جلد دوم ص 433)

صاحب روح البیان حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس بچے کا نام
 محمد ہو اس کا ادب و احترام کیا جائے۔ غرض کہ اس کے بہت سے آداب ہیں۔ (تفسیر روح البیان)
 یہی وجہ تھی کہ ہمارے اسلاف نے جب کبھی اپنی اولاد کا نام سرکار کے نام پر رکھا تو ہمیشہ اس
 نام کا ادب بھی برقرار رکھا۔

چنانچہ حضرت محبوب الہی خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ ذکر
 اللہ بخیر نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ شیخ نجیب الدین متوکل رحمۃ اللہ علیہ کے دولڑکے تھے۔ ایک کا نام
 محمد اور دوسرے کا اسمہ تھا شیخ نجیب الدین اگر ان پر خفا ہوتے تو فرماتے کہ اے خواجہ محمد تم نے ایسا کیا۔

اور اے خولجہ احمدیہ کام تمہارے لائق نہ تھا۔ گویا آپ کو کیسا ہی سخت غصہ ہوتا لیکن ہر حال میں آپ کے نام کا ادب ملحوظ رکھتے۔ (فوائد النواد مجلس ص 35-283)

سچ فرمایا ہے شاعر قمر انجم صاحب نے:

زباں کو پاک جب تک کر نہ لیں اشک محبت سے

نبی کا نام لب پر اہل دل لایا نہیں کرتے

اسم محمد ﷺ کی برکت کے پیش نظر حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے بروایت ابن جریج

حضرت نبی اکرم ﷺ سے روایت کی ہے کہ جس کے یہاں حمل ہو۔ اور وہ پختہ ارادہ کر لے کہ میں اس

کا نام 'محمد' رکھوں گا تو خدا سے لڑکا عطا فرمائے گا۔ (نزہۃ المجالس جلد دوم ص 217) سیرت حلبیہ جلد

اول ص 284)

حدیث شریف میں ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کی بیوی کے حمل سے لڑکا پیدا ہو تو وہ اپنا

ہاتھ اپنی حاملہ بیوی کے پیٹ پر رکھ کر یہ کہے: "اگر اس حمل سے میرے یہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اس کا نام

محمد رکھوں گا" تو اس (نیت کے اثر) سے اس کے یہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ (سیرت حلبیہ جلد اول ص 283)

واقعات کی روشنی میں

حضرت ابو العباس الجہری ناقل ہیں کہ محمد بن جریر طبری، محمد بن خزیمہ، محمد بن نصر اور محمد بن

ہارون روایتی رحمۃ اللہ علیہم یہ چاروں 'محمد' نامی محدثین اپنی طالب علمی کے زمانے میں مصر میں مجتمع

ہو گئے۔ اور چاروں مفلسی و فاقہ نشینی سے مجبور و لاچار ہو گئے۔ ایک دن ان چاروں نے یہ سٹے کیا کہ قرعہ

نکالو۔ جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ خدا تعالیٰ سے دعاما نگے..... چنانچہ جب قرعہ ڈالا گیا تو محمد بن خزیمہ

رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا قرعہ نکالا۔ اس پر انہوں نے کہا: ٹھہرو! میں نماز پڑھ کر دعاما نگوں گا۔ چنانچہ جیسے ہی

انہوں نے دعاما نگی، ایک غلام موم بتی لیے ہوئے دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اور اس نے کہا: محمد بن نصر کون

ہیں؟ لوگوں نے ان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے ان کو پچاس دینار کی تحفہ دی۔ پھر باقی تینوں کو بھی ان

کا نام پوچھ پوچھ کر پچاس پچاس دینار کی تحفہ دی اور کہا کہ امیر مصر سورہا تھا تو اس نے خواب میں دیکھا

کہ چار 'محمد' نام کے طالب علم بھوکے ہیں۔ چنانچہ اس نے آپ لوگوں کے لیے خرچ کے واسطے یہ تحفہ

بھیجی ہے۔ اور میں آپ لوگوں کو قسم دیتا ہوں کہ جب یہ رقم خرچ ہو جائے تو آپ لوگ ضرور مجھے مطلع

فرمائیں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد دوم ص 282 بحوالہ روحانی حکایات حصہ اول ص 100)

صاحب "مدارج النبوۃ" حضرت علامہ شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک

مرتبہ خواب میں حضور غوث الثقلین سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا کہ ان کے سامنے کھڑے ہیں۔ حاضرین مجلس نے عرض کیا کہ محمد عبدالحق (محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) سلام عرض کر رہے ہیں۔ حضور غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور شیخ محمد عبدالحق سے معافی فرمایا اور فرمایا ”تم پر آتش دوزخ حرام ہے۔“ بظاہر یہ بشارت ہی نام رکھنے کی برکت کے نتیجے میں ہے۔ کیونکہ علامہ کا اس پر اتفاق ہے۔ (مدارج النبوة جلد اول ص 247)

چنانچہ امام محمد بن سعید بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

فان لی ذمۃ منہ يتسمیتی محمدا وهو اولی الخلق بالذم

ترجمہ: جس میرے لیے امان ہے حضور ﷺ کی ذاتِ رحمت سے بہ سبب میرے نام کے کہ میرا نام ’محمد‘ ہے اور وہ ذاتِ مقدس ﷺ تمام مخلوق میں سب سے زیادہ اپنا وعدہ وفا کرنے والی ذات ہے۔

شرح: اس کی شرح میں شارح قصیدہ بردہ شریف حضرت علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس شعر میں حضرت شیخ شرف الدین ابی عبداللہ بن سعید بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے میرا نام ’محمد‘ رکھا۔ اور حدیث شریف میں حضور ﷺ نے وعدہ فرمایا ہے کہ جس کا نام ’محمد‘ ہوگا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اور حضور سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا دنیا میں کون ہو سکتا ہے؟ تو مجھے اس پر گھمنڈ اور ناز ہے کہ میرا نام ’محمد‘ ہے۔ (طیب الورود شرح قصیدہ بردہ ص 380)

الغرض ان تمام احادیث سے اور ہمارے اسلاف کے ان ارشادات سے آپ یہ اندازہ کریں کہ سرکارِ مدینہ ﷺ کے نام اقدس پر اپنا نام رکھنے میں کس قدر برکتیں و رحمتیں اور بیش بہا نعمتیں پوشیدہ ہیں۔ کاش! آج لوگ اپنی اولاد کے نام رکھنے میں جدت اور نئے ناموں کے پیچھے نہ دوڑ کر بے معنی اور بے مفہوم والے نام رکھنے کی بجائے اپنے رسول اور اللہ کے محبوب ﷺ کے نام نامی کو اپناتے ہوئے اپنے لڑکوں کا نام حضور ﷺ کے نام پر رکھتے جس سے ایک طرف اتباع نام نامی ہوتی تو دوسری طرف عظیم ترین برکتوں و بیش بہا نعمتوں اور احادیثِ طیبات کی روشنی میں مژدہ شفاعت، جہنم سے نجات اور بہشت کی بشارت بھی نصیب ہوتی۔ نیز اپنے معاشرے و ماحول اور مکانات میں دن رات رحمتوں و برکتوں کی بارش بھی ہوتی اور خداوندِ قدوس کا خاص فضل و کرم بھی ہوتا۔ اور اس کے علاوہ چہروں کی زینت اور گہروں کی رونقوں میں اضافہ ہوتا اور ان بے شمار احادیثِ طیبات پر عمل بھی ہوتا۔

نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک پر نام رکھنے سے متعلق امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث نقل فرمائی ہے: قال ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سموا

باسمى ولا تكفوا بكنيتى (صحیح بخاری جلد دوم باب کنیتى النبی ﷺ)
یعنی فرمایا ابو القاسم ﷺ نے کہ میرا نام رکھ لیا کرو۔ لیکن میری کنیت نہ رکھا کرو۔ (بخاری

شریف جلد دوم ص 238)

حضور ﷺ کی کنیت ”ابو القاسم“ ہے۔ اور نام ”محمد“ و ”احمد“ ہے۔ ﷺ

مسئلہ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض علماء سرکار کے اسم مبارک اور آپ کی کنیت دونوں کو جمع کر کے نام رکھنے کو منع فرماتے ہیں۔ اور ایک ایک کر کے رکھنے کو جائز کہتے ہیں۔ (یعنی یا تو ابو القاسم نام رکھو یا ”محمد“ نام رکھو۔ دونوں کو ملا کر ”محمد ابو القاسم“ ہرگز نہ رکھو۔) یہ قول زیادہ صحیح ہے۔ (مدارج النبوة جلد اول ص 247)

یونہی نام محمد (ﷺ) کے ساتھ لفظ صاحب کا ملانا (یعنی محمد صاحب کہتا) آریوں اور پادریوں کا شعار ہے۔ جیسے شیخ صاحب پنڈت صاحب، مرزا صاحب، لہذا اس سے احتراز چاہیے۔ ہاں یوں کہا جائے کہ حضور ﷺ ہمارے صاحب ہیں آقا ہیں مالک و مولیٰ ہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد نمبر 6 ص 120)

بہتر یہی ہے کہ صرف محمد یا احمد نام رکھے۔ اس کے ساتھ صاحب، جان، وغیرہ اور کوئی لفظ نہ ملائے کہ فضائل تمہا انہیں اسمائے مبارکہ کے وارد ہوئے ہیں۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 83)

ہر دردی دوا ہے نام مصطفیٰ محمد ﷺ

قرآن حکیم میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

(سورۃ رعد آیت 28)

ترجمہ: خبردار اللہ کے ذکر سے دل چین میں آتے ہیں۔ (کنز الایمان)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں حکیم الامت حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ بھی حضور ﷺ کی کھلی نعت ہے۔ اس میں مسلمانوں کو دل کی بے قراری اور بے چینی کا علاج بتایا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوا ہے کہ ذکر اللہ سے دل چین میں آتے ہیں۔ اور یہاں ذکر اللہ سے مراد یا تو اللہ کی ذات ہے یا ذکر اللہ حضور علیہ السلام کا اسم شریف ہے۔ کیونکہ ذکر اللہ حضور ﷺ کا نام پاک بھی ہے۔ دیکھو دلائل الخیرات حزب اول۔

سَيِّدَنَا ذِكْرُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (دلائل الخیرات باب اسماء النبی ﷺ)

وَكَلَّمْنَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ (دلائل الخیرات الحزب الاول)
ترجمہ: اور جب یاد کریں آپ (ﷺ) کو یاد کرنے والے اور غافل رہیں آپ کے ذکر سے

غفلت برتنے والے۔

ویسے گذشتہ صفحات میں بھی یہ بات آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ حضور ﷺ کا ذکر اللہ ہی کا ذکر ہے۔

آگے فرماتے ہیں حکیم الامت کہ اس آیت کے اگر پہلے معنی کیے جائیں تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ کی یاد سے دل کو چین آتا ہے۔ اور یہ اس لیے کہ اکثر اوقات دل کی بے چینی اور بے قراری گناہوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہر چہ آید بر تو از ظلمات و غم
ایں ز بے باکی و گستاخی ست ہم
ابر نہ آید از پئے منع زکوٰۃ
وز زنا اقتد بلا اندر جہات

قرآن حکیم میں رب غفور فرماتا ہے: وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ

وَيَغْفُوا عَنْ كَثِيرٍ

ترجمہ: جو تم کو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی سے ہے اور رب تو بہت کو معاف فرما دیتا ہے۔ اور اللہ کی یاد گناہوں کے لیے ایسی ہے جیسا کہ پلیدی کے لیے دریا کا پانی کہ جہاں گندی چیز کو دھویا وہ پاک ہوگئی۔ اسی طرح گناہوں کا میل اور گندگی اللہ کی یاد سے دور ہوتی ہے۔ گناہ معاف ہوئے اور غم دور ہوئے۔

اور اگر دوسرے معنی کیے جائیں تو آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ذکر اللہ یعنی رسول اللہ ﷺ سے بے چین دل کو چین ہوتا ہے حضور علیہ السلام کو ذکر اللہ اس لیے کہتے ہیں کہ آپ کو دیکھ کر رب یاد آتا ہے۔ قرآن فرماتا ہے: إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ اے محبوب آپ ہی اللہ کی یاد دلانے والے ہیں۔ ذکر اللہ یعنی اللہ کو یاد دلانے والے۔ حضور علیہ السلام سے بے چین دل اس لیے چین میں آتے ہیں کہ قاعدہ ہے: لِقَاءُ الْخَلِيلِ هِفَاءُ الْخَلِيلِ۔ یعنی دوست کی ملاقات بیمار کی شفاء ہے۔ اور حضور علیہ السلام ہر مسلمان کے محبوب ہیں۔ تو لازمی ہے کہ ان کا نام مسلمان کا چین ہو۔ مریض عشق کی دوا ذکر حبیب ﷺ ہے۔

(شان حبیب الرحمن ص 87-85)

ان کا مبارک نام بھی بے عین دل کا عین ہے جو مریض لا دو اور اس کی دوا یہی تو ہیں اور یہ عمل مجرب ہے کہ کسی کو اختلاج قلب کا مرض ہو تو مریض کو چاہیے کہ اپنے دل کی جگہ پر یہ آیت **الْاَبْدَانُ لِلّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** انگلی سے لکھ لے یا لکھو الے اور ”یا محمد ﷺ“ کی بار بار تلاوت کرے۔ انشاء اللہ آرام ہوگا۔ (شان حبیب الرحمن ص 87)

چنانچہ شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

آفتیں نل جائیں گی سب گردِ شیں تمم جائیں گی
صدق دل سے کر لے واحد و دو نام مصطفیٰ (ﷺ)

اس لفظ ”محمد“ میں بہت سی تاثیرات ہیں۔ اگر کسی کے فظ لڑکیاں ہوتی ہوں تو وہ اپنی حاملہ بیوی کے شکم پر انگلی سے یہ لکھ دیا کرے: **مَنْ كَانَ فِيْ هٰذَا الْبَطْنِ فَاسْمُهُ مُحَمَّدٌ**۔ چالیس روز تک یہ عمل کیا جائے مگر ابتدائے حمل ہو تو انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا۔

(تفسیر روح البیان، شان حبیب الرحمن ص 142)

قنوی امام شمس الدین سخاوی میں ہے کہ ابو شیبہ حرانی نے امام عطا (تابعی جلیل الشان استاذ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) سے روایت کی ہے: **مَنْ ارَادَ اَنْ يَكُوْنَ حَمْلَ زَوْجَةٍ ذَكَرَ الْفَلْيَضِعُ يَدَهُ عَلٰى بَطْنِهَا وَيَقُلُ اِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقَدْ سَمِيَتْهُ مُحَمَّدًا فَالان يَكُوْنَ ذَكَرًا**۔ یعنی جو یہ چاہے کہ اس کی عورت کے حمل میں لڑکا ہو اسے چاہیے کہ اپنا ہاتھ عورت کے پیٹ پر رکھ کر کہے: **اِنْ كَانَ ذَكَرًا فَقَدْ سَمِيَتْهُ مُحَمَّدًا** (اگر لڑکا ہے تو میں نے اس کا نام محمد رکھا) انشاء اللہ العزیز لڑکا ہی ہوگا۔ (احکام شریعت حصہ اول ص 83)

حضرت سیدنا امام حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس شخص کے بیوی کے حمل ہو اور وہ یہ نیت کرے کہ وہ اس (ہونے والے بچے) کا نام ”محمد“ رکھے گا تو بچا ہے وہ بچہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو اللہ تعالیٰ اس کو لڑکا بنا دیتا ہے۔

(سیرت حلبیہ جلد اول ص 284)

اس حدیث کے راویوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے اپنے یہاں سات مرتبہ یہ نیت کی اور سب کا نام ”محمد“ ہی رکھا۔ (یعنی ہر مرتبہ اس حدیث کی سچائی کا تجربہ ہوا کہ لڑکا ہی پیدا ہوا۔ اور میں نے نیت کے مطابق ہر ایک کا نام ”محمد“ رکھا۔) (سیرت حلبیہ جلد اول ص 284)

ایک مرتبہ حضرت جلیلہ بنت عبدالمجلیب رضی اللہ عنہا نے سرکار سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ایسی عورت ہوں کہ میرے بچے زندہ نہیں رہتے۔ آپ نے فرمایا: خدا تعالیٰ سے نذر کر کہ جو

لذکا اللہ تعالیٰ تجھے عطا فرمائے اس کا نام 'محمد رکھو گی۔ چنانچہ اس عورت نے ایسا ہی کیا۔ اور اس کے نتیجہ میں یہ فضل خدا اس کا وہ بچہ زندہ رہا اور اس نے قیمت حاصل کی۔

(زینۃ المجالس جلد دوم ص 217 سیرت حلبیہ جلد اول ص 284)

چنانچہ دمی سینا پوری صاحب نے کیا ہی خوب شعر ارشاد فرمایا ہے:

حاصل ہر دعا آپ کا نام ہے عین مشکل کشا آپ کا نام ہے

نیز روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک مرتبہ پاؤں سن ہو گیا۔ دوستوں

نے کہا: اذْکُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ یعنی ”جو سب سے زیادہ آپ کو محبوب ہے اسے یاد کیجئے۔“
حضرت عبداللہ ابن عمر نے فوراً نعرہ لگایا: یا محمد (ﷺ)

بس اتنا ہی کہتا تھا کہ پاؤں کی سب تکلیف جاتی رہی۔ (خطبات حصہ اول ص 143)

چنانچہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

پریشانی میں نام ان کا دل صد چاک سے نکلا

اجابت شانہ کرنے آئی گیسوئے توسل کو

یہ روایت کتاب ”ہدیۃ المہدی“ میں بھی درج ہے جو کہ حضرات اہل حدیث کی بڑی ہی معتبر

کتاب مانی جاتی ہے جسے مولوی وحید الزماں کیرانوی نے تالیف کیا ہے۔ کتاب ”ہدیۃ المہدی“ کی

عبارت اس طرح ہے: وقال ابن عمر عن زل قلمہ و ام محمدہ (ہدیۃ المہدی ص 23)

اور اس روایت کے علاوہ ایک دوسری روایت بھی اس کتاب میں لکھی ہے کہ حضور ﷺ

نے ایک نابینا صحابی کو ایک دعا سکھائی تھی جس میں یہ الفاظ موجود تھے: یا محمد الی الوجہ بک

الی دمی

(ہدیۃ المہدی ص 23، خطبات حصہ اول ص 143)



خصائص اسم محمد ﷺ

ترجمہ: مولانا محمد اکرام اللہ زاہد

حضور سید عالم نور مجسم ﷺ کا اسم گرامی ”محمد“ بھی آپ ﷺ کی طرح اپنے دامن میں بے شمار خصائص و فضائل سموائے ہوئے ہے دنیاۓ اسلام کے عظیم محدث حضرت علامہ حافظ ابن حجر قسطلانی رحمۃ اللہ (التوفی: 943ھ) نے حضور سید عالم ﷺ کے اسمائے گرامی کے بہت سارے فضائل و خصائص اپنی شہرہ آفاق تصنیف لطیف ”المواہب اللدنیہ“ کے ذاتی اسمائے گرامی ”محمد“ ”احمد“ ﷺ سے متعلق ساری بحث کو اردو کے قالب میں ڈھال کر اردو خوان طبقہ کے لیے پیش کرنے کی سعادت پارہا ہوں۔ ملاحظہ ہو:

رسول اللہ ﷺ کی مبارک کنیت

حضرت محمد ﷺ کی مشہور کنیت ”ابوالقاسم“ ہے جو متعدد صحیح احادیث میں مذکور ہے۔ اور آپ ﷺ کی کنیت ”ابو ابراہیم“ بھی ہے جس کی دلیل سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ حضرت جبرائیل امین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں تشریف لائے اور یوں کہا:

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا إِبْرَاهِيمَ

”اے ابو ابراہیم آپ پر سلام ہو۔“ (رواہ البیہقی)

اور ابن دحیہ وغیرہ کے قول کے مطابق آپ ﷺ کی کنیت ”ابوالارامل“ اور ”ابوالمومنین“

بھی دارو ہے۔

اسم ”احمد“ اور ”محمد“ کی تشریح

یہ امر قابل تسلیم ہے کہ ہم یہاں تمام اسمائے شریفہ کی شرح کو کا حقہ احاطہ تحریر میں نہیں لاسکتے، کیونکہ مضمون کی طوالت ہماری غرض یعنی اختصار سے عدول کا موجب بنتی ہے۔ پھر بھی ہم ان اسمائے مبارکہ کی شرح کو زیر تحریر لانے کی کوشش کرتے ہیں جو حضور نبی کریم ﷺ کے خصائص پر دلالت کرتے ہیں یعنی جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہی مخصوص فرمایا۔ ہم اس امر عظیم میں اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد کے طلبگار ہیں۔

حضور سید دو عالم ﷺ کا ذاتی اسم گرامی ”حمد“ کے معنی سے ماخوذ ہے۔ اور آپ کے تمام اوصاف کے نام اسی کی طرف راجع ہیں۔ اور یہ اسم مبارک معنی کے اعتبار سے تو واحد ہے اور اشتقاق کے اعتبار سے دو صیغے ہیں۔

- 1- یہ اسم نئی ہے جس کا صیغہ ”مفعّل“ کے وزن پر آتا ہے جو انتہائے غایت پر دلالت کرتا ہے یعنی اس سے آگے کوئی اور معنی نہیں۔ اور یہ آپ ﷺ کا اسم گرامی ”احمد“ ہے۔
- 2- یہ اسم بھی ”مفعّل“ کے صیغے پر جنی ہے جو عدد کی اتنی زیادتی اور کثرت پر دلالت کرتا ہے جو شمار سے باہر ہو۔ اور آپ ﷺ کا وہ اسم مبارک ”محمد“ ہے۔

علامہ سہیلی کی تقریر

علامہ سہیلی کہتے ہیں کہ ”محمد“ صفت سے منقول ہے اور لغت میں محمد اس کو کہتے ہیں جس کی بار بار تعریف کی جائے:

أَلِدِي يُعَمِّدُ حَمْدًا بَعْدَ حَمْدٍ

”وہ ہستی جس کی تعریف پر تعریف کی جائے۔“

اور یہ ”مفعّل“ کا صیغہ اسی لیے استعمال ہوتا ہے جس کے لیے فعل کا یکے بعد دیگرے تکرار ہو۔ جیسے مضرب (بہت مارا ہوا) اور ممدوح (بہت تعریف کیا ہوا)۔

اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک ”احمد“ جو کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ علیٰ مینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر جاری ہوا۔ یہ بھی اس صفت سے منقول ہے جس کا معنی تفضیل ہے تو احمد کا معنی یہ ہوا کہ تمام تعریف کرنے والوں سے زیادہ اپنے پروردگار کی تعریف کرنے والا اور یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خاصہ ہے کیونکہ اللہ رب العزت مقام محمود میں آپ ﷺ پر ان محامد کا انکشاف فرمائیں گے جو آپ سے پہلے کسی پر واضح نہ ہوئے اور حضور نبی کریم ﷺ انہی محامد کے ساتھ اپنے

پروردگاری تعریف کریں گے اور اسی وجہ سے ہی لواء الحمد بھی آپ کے دستِ اقدس میں تمھایا جائے گا۔ اسم ”محمد“ بھی صفت سے ہی منقول ہے اور وہ ”محمود“ کے معنی میں ہے۔ لیکن اس میں مبالغہ اور تکرار پایا جاتا ہے۔ تو محمد وہ ہستی ہے جس کی بار بار تعریف کی جائے۔ جیسے کرم اسے کہتے ہیں جس کی بار بار تعظیم کی جائے اور اسی طرح مدوح وغیرہ۔ لہذا اسم محمد بھی اپنے معنی کے مطابق ہوا۔ اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے سب سے پہلے یہ نام مبارک اپنے حبیبِ لیبیب ﷺ کا رکھا، جو کہ آپ کے نبوت کے ناموں میں سے ایک ہے، کیونکہ یہ نام آپ پر کما حقہ صادق آتا ہے۔ پس حضور سرورِ کائنات ﷺ کو نورِ ہدایت ہونے اور علم و حکمت کی تعلیم دینے کے سبب دنیا میں محمود ہیں اور آخرت میں شفاعتِ عظمیٰ کی بدولت۔ لہذا احمد کے معنی کا تکرار ہو گیا جیسا کہ لفظ کا تقاضا ہے۔

یہ امر بھی قابلِ انکشاف ہے کہ محمد اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک احمد نہ ہو۔ اور اپنے رب کی حمد اور شرف و عظمت کا اعلان نہ کرنے یہی وجہ ہے کہ نام احمد نام محمد پر مقدم ہے، سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی نام مبارک کا ذکر کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے:

وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِيهِ مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (سورة الصف: 6)

”اور بشارت سنانے والا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد تشریف لائیں گے

ان کا نام احمد ہے۔“

اور سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب اللہ تعالیٰ نے کہا کہ یہ احمد کی امت ہے تو آپ نے بھی اسی نام مبارک کا ذکر کرتے ہوئے یوں عرض کیا:

اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أُمَّةِ أَحْمَدَ

”اے اللہ! مجھے احمد (ﷺ) کا امتی بنا دے۔“

تو معلوم ہوا کہ محمد کے ذکر سے احمد نام کا ذکر پہلے کیا گیا، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے رب کی تعریف اس سے پہلے کی کہ لوگ آپ کی تعریف کریں۔ تو جب آپ ﷺ نے فرشِ زمین کو شرفِ قدم بخشا اور مبعوث ہوئے تو آپ بافضل محمد ہو گئے۔ اور اسی طرح ہی شفاعت میں بھی کہ آپ ﷺ اپنے رب کی ان حمائد کے ساتھ تعریف کریں گے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر ہی واضح فرمائے تو آپ تمام تعریف کرنے والوں سے اپنے رب کی زیادہ تعریف کرنے والے ٹھہریں گے، پھر آپ (ﷺ) شفاعت کریں گے اور اس شفاعت پر آپ کی تعریف کی جائے گی۔

اب غور کیجئے کہ یہ نام مبارک ذکر و وجود اور دنیا و آخرت میں دوسرے نام مبارک سے پہلے کس طرح مرتب ہوا، اور ان دونوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ خاص فرمانے کی حکمتِ الہیہ

بھی آپ پر واضح ہوگئی۔“

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی ایمان افروز تقریر

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ ”حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام محمد ہونے سے پہلے احمد ہیں جیسا کہ وجود میں واقع ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مبارک نام احمد پہلی کتابوں میں موجود ہے اور آپ کا مبارک نام محمد قرآن حکیم میں وارد ہوا۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے رب کی تعریف اس سے پہلے کی کہ لوگ آپ کی تعریف کریں۔“

قاضی عیاض کا موقف علامہ سبکی کے موافق ہے اور فتح الباری میں بھی یہی مذکور اور مسلم ہے جو نام احمد کی سہیبت کا تقاضا کرتا ہے۔ جبکہ ابن قیم کا دعویٰ اس کے خلاف ہے۔

علامہ ابن قیم کا موقف

ابن قیم کا اسم ”احمد“ کے بارے میں یہ موقف ہے کہ ”یہ بمعنی مفضل ہے اور تقدیر عبارت یوں ہوگی: احمد الناس یعنی لوگوں میں سے افضل اور سب سے زیادہ حقدار کہ اس کی تعریف کی جائے تو یہ بھی معنی کے اعتبار سے محمد ہی ہوگا“ لیکن ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ محمد وہ ہے جس کے بیٹا خصال حمیدہ پر تعریف کی جائے اور احمد وہ ہے جس کی محض ماسوا سے فضیلت کی بناء پر تعریف کی جائے۔ پس محمد کثرت و کیت میں اور احمد صفت و کینیت میں ہے۔ اور وہ اپنے غیر سے کہیں زیادہ حمد کا مستحق ہے یعنی اس حمد سے افضل ہے جو کسی بشر نے کی۔ لہذا یہ دونوں اسم صیغہ مفضول پر واقع ہیں۔

اور کہا کہ اس صورت میں حضور علیہ السلام کی مدح میں مباخذ اور معنی میں کمال ہے اگر قائل کا معنی مراد ہوتا تو احمد کی بجائے ”حماد“ زیادہ موزوں تھا جس کا معنی ”بہت زیادہ تریف کرنے والا“ ہے اور یقیناً آپ تمام لوگوں سے زیادہ اپنے رب کی حمد کرنے والے ہیں اگر اس اعتبار سے آپ کا نام احمد ہے تو ”حماد“ اس سے بہتر تھا جیسا کہ آپ کی امت کا نام ”حمادین“ رکھا گیا۔ لہذا یہ دونوں نام آپ ﷺ کے ان اخلاق اور خصال محمودہ سے مشتق ہیں جن کی بدولت آپ مستحق ہوئے کہ آپ کا نام محمد اور احمد رکھا جائے۔“ (زاد المعاد: 1/93)

قاضی عیاض کا مقولہ

قاضی عیاض ”شمس یفہ تعالیٰ له علیہ الصلوٰۃ والسلام بما سماہ به من اسمائہ الحسنی“ کے باب میں فرماتے ہیں: کہ احمد حمد معروف سے مشتق ”اکبر“ کے معنی میں ہے اور حمد مجہول

سے مشتق ”اجل“ کے معنی میں۔

اسم محمد کے خصائص

حضور سرور کائنات ﷺ کے مبارک نام ”محمد“ کے کئی خصائص ہیں۔ جن میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

- 1- اسم محمد کے چار حروف ہیں اور اسم اللہ کے بھی چار حروف ہیں تاکہ اسم محمد اللہ تعالیٰ کے نام کے موافق رہے۔ اور اسم جلال کے حروف کی تعداد محمد کے مطابق ہو۔
- 2- ایک خصوصیت یہ بھی بیان کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدمی کو مخلوق میں جو عزت و عظمت بخشی ہے یعنی اشرف المخلوقات بنایا ہے اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ آدمی کی صورت اس مبارک لفظ (محمد) کی شکل پر ہے۔ یعنی پہلی میم اس کا سر، حاء اس کے دونوں بازو، دوسری میم اس کی ناف اور دال اس کے دونوں پیر۔ مروی ہے کہ ”دخول جہنم کا مستحق بھی جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر اس صورت میں کہ اس کی صورت بگاڑ دی جائے گی کیونکہ اس مقدس لفظ کی صورت کی تقسیم لازم ہے۔“

مندرجہ بالا دونوں خصوصیتوں کو علامہ ابن مرزوق نے بیان کیا ہے اور ان کے ثبوت پر دلیل پیش کرنے میں سخت کلف ہے۔ اور پہلی خصوصیت کو ابن عماد نے بھی اپنی کتاب ”کشف الاسرار“ میں بیان کیا ہے۔

- 3- اس نام مبارک کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل مجدہ الکریم نے اس کو اپنے نام ”محمود“ سے مشتق کیا ہے۔ جس کی دلیل سیدنا حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے:

أغر عليه للنبوة خاتم
وضم الا له اسم النبي الى اسمه
وخلق له من اسمه لهجته
فلو العرش محمود وهذا محمد

”اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر نورانی مہر نبوت لگا دی گئی جو آپ کی ختم نبوت کی واضح دلیل ہے۔ اور معبود حقیقی نے نبی (ﷺ) کے نام کو اپنے نام کے ساتھ ملا دیا۔ جب مؤذن پانچوں وقت کہتا ہے اشهد (ان محمدا رسول اللہ) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام اپنے نام سے مشتق کیا تاکہ اس کی بزرگی اور عظمت میں اضافہ ہو پس صاحب عرش محمود ہے اور یہ محمد ہیں۔“ (ﷺ)

امام بخاری نے اپنی ”تاریخ صغیر“ میں علی بن زید کے طریق سے یہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابوطالب یوں کہا کرتے تھے:

وشق له من اسمه ليجله
فلو العرش محمود وهذا محمد
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث میں وارد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کائنات سے بیس لاکھ سال پہلے یہ مبارک نام اپنے حبیب ﷺ کے لیے منتخب فرمایا۔ یہ روایت ابو نعیم کے طریق سے مناجات موسیٰ میں منقول ہے۔

ابن عساکر نے حضرت کعب احبار سے روایت کیا: کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام پر جمیع انبیاء و مرسلین کی تعداد کے مطابق دستاویز نازل فرمائیں۔ پھر آپ نے وہ اپنے بیٹے حضرت شیث (علیہ السلام) کے سپرد کیں اور کہا: اے بیٹے! تم میرے بعد میرے خلیفے ہو لہذا تقویٰ کو قائم رکھنے اور اس کے ساتھ وابستہ رہنے کے لیے ان کو پکڑ لو۔ اور جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو تو اس کے ساتھ اسم محمد کا بھی ذکر کرو، میں نے یہ مبارک نام عرش کے پائے پر لکھا ہوا دیکھا ہے اور میں روح اور مشی کے درمیان تھا۔ پھر میں نے آسمانوں کی سیر کی تو میں نے افلاک میں کوئی ایسی جگہ نہیں دیکھی جس پر محمد کا نام نہ لکھا ہو اور میرے پروردگار نے مجھے جنت میں سکونت بخشی تو میں نے جنت میں کوئی محل اور کوئی کمرہ ایسا نہیں دیکھا جس پر محمد کا نام نہ لکھا ہو حتیٰ کہ میں نے حوران بہشت کی گردنوں پر گلشن جنت کی ٹہنیوں کے پتوں پر شجر طوبیٰ سدرة المنتہیٰ کے پتوں پر جنت کے پردوں کے کناروں پر اور ملائکہ کی آنکھوں کے درمیان نام محمد کو لکھا ہوا دیکھا ہے۔ پس اس نام کا ذکر اکثر ہے فرشتے ہر لمحے اس نام کے ذکر میں مگن رہتے ہیں۔

بدا مجدہ من قبل نشأة آدم
فاسماتہ فی العرش من قبل تکتب
”آپ ﷺ کی بزرگی و برتری تخلیق آدم سے پہلے کی ظاہر ہے اور آپ کے اسمائے مبارکہ عرش میں اس سے پہلے کے لکھے جا چکے ہیں۔“

ہم نے حسن بن عرفہ بن یزید العبدی کے رسالہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کو روایت کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا عُرِّجَ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ مَامَرَتْ بِسْمَاءِ إِلَّا وَجَدَتْ أَيْ عِلْمَتْ
إِسْمِي فِيهَا مَكْتُوبًا: مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَأَبُو بَكْرٍ خَلِيفَتِي

(رواہ ابو یعلیٰ و الطبرانی و البزار)

”جب مجھے آسمانوں کی معراج ہوئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا وہاں ہی میں نے دیکھا کہ میرا نام لکھا ہوا ہے: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ابو بکر میرا خلیفہ

”ہے۔“

وہ اخبار جن کی صحت میں نظر ہے

1- شفاء میں مذکور ہے کہ ایک بہت پرانا پتھر ملا جس پر لکھا ہوا تھا: مُحَمَّدٌ تَقِيٌّ مُصْلِحٌ أَمِينٌ
”محمد تقیٰ اصلاح کرنے والے اور امانت دار ہیں۔“

2- ابن ظفر نے ”البشر“ میں معمر سے انہوں نے زہری سے روایت کیا کہ ایک پتھر پر عبرانی رسم
الخط میں یہ لکھا ہوا تھا:

بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ جَاءَ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ بِلِسَانِ عَرَبِيٍّ مُبِينٍ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَكَتَبَهُ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ

”اے اللہ تیرے نام کے ساتھ واضح عربی زبان میں تیرے رب کی طرف سے
حق آیا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں اور اس کو موسیٰ بن عمران
نے لکھا۔“

3- ”شفاء“ میں مذکور ہے کہ خراسان کے ایک شہر میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کے ایک پہلو پر لا
الہ الا اللہ اور دوسرے پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

4- ہندوستان کے کسی شہر میں گلاب کے ایک سرخ پھول پر سفید رنگ کا لکھا ہوا تھا: لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ۔

5- علامہ ابن مرزوق نے عبد اللہ بن صوحان سے یہ ذکر کیا ہے: کہ ہم بحر ہند کے تھمیروں میں
گھرے ہوئے تھے کہ سخت طوفان نے ہمیں آلیا تو ہم ایک جزیرے میں پہنچ گئے وہاں ہم
نے سرخ گلاب کا ایک پھول دیکھا جس کی خوشبو نہایت عمدہ اور سونگھنے میں بڑی دلکش تھی
اور اس میں سفید رنگ کا یہ لکھا ہوا تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور ایک سفید رنگ کا پھول تھا
جس پر زرد رنگ میں یہ لکھا ہوا پایا: بَرَاءَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ إِلَى جَنَّاتٍ نَعِيمٍ لَا
الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

6- تاریخ ابن عدیم میں علی بن عبد اللہ ہاشمی الرنی سے منقول ہے: کہ انہوں نے ہند کی کسی بستی
میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا پھول دیکھا جس کی خوشبو بڑی نفیس اور خوش کن تھی اس پر سفید رنگ
میں یہ تحریر تھا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ابو بکر الصدیق عمر الفاروق۔ کہتے ہیں کہ مجھے اس میں
شک ہوا کہ یہ مصنوعی ہے تو میں نے اس کا اندازہ کرنے کے لیے پتے کو ٹولا اور غور کیا تو وہ

مصنوعی چیز کی طرح نہ کھلا۔ وہ یقیناً قدرتی امر تھا، اس بستی میں اس قسم کی کئی چیزیں موجود تھیں اور وہاں کے باشندے پتھر کو پوجتے تھے وہ اللہ تعالیٰ کو نہیں پہچانتے تھے۔

7- قاضی ابوالبقاء بن ضیاء نے اپنی منک میں بیان کیا: کہ عبد اللہ بن مالک کہتے ہیں: میں ہند کی سرزمین میں داخل ہوا تو ایک شہر کی طرف ہولیا، جس کو نمیلہ یا خمیلہ کہا جاتا ہے۔ میں نے وہاں ایک بہت بڑا درخت دیکھا جس پر بادام کی طرح کا چھلکے دار پھل لگا ہوا ہے، جب میں نے اس کا ایک دانہ توڑا تو اس سے ایک سبز رنگ کا لپٹا ہوا پتہ نکلا، جس پر سرخ رنگ میں یہ تحریر تھی: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، اور اہل ہند اس کو بطور تمک استعمال کرتے اور جب بارش نہ ہوتی تو اس کے توسل سے بارش طلب کرتے۔

8- علامہ یافعی نے ”روض الریاحین“ میں کسی سے یہ نقل کیا ہے: کہ اس نے سرزمین ہند میں ایک درخت دیکھا، جس پر بادام کی طرح چھلکے دار پھل تھا، جب اس نے توڑا تو اس سے ایک تر و تازہ سبز رنگ کا پتہ نکلا، جس پر جلی حروف سے سرخ رنگ میں یہ تحریر تھی: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور وہاں کے لوگ اس سے برکت حاصل کرتے تھے۔ کہتے ہیں: کہ میں نے یہ واقعہ ابو یعقوب الصباء سے بیان کیا تو انہوں نے کہا: کتنا عظیم امر ہے، میں نہرا بلہ پر شکار کر رہا تھا کہ ایک مچھلی میرے جال میں آئی، جس کے دائیں پہلو پر لا الہ الا اللہ اور بائیں پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا، جب میں نے یہ دیکھا تو اس نام کی تعظیم کے لیے میں نے اسے پانی میں پھینک دیا۔

9- علامہ ابن مرزوق نے امام بوسیری کے قصیدہ بردہ کی شرح میں یہ کسی سے ذکر کیا ہے کہ ایک شخص مچھلی لایا تو اس نے مچھلی کے ایک کان کی لو پر لا الہ الا اللہ اور دوسری پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا دیکھا۔

10- ایک جماعت سے منقول ہے: کہ انہوں نے ایک زرد رنگ کا تر بوڑ دیکھا جس میں سفید رنگ کی قدرتی کئی لکیریں تھیں، اور ہر ایک لکیر کی ایک طرف عربی رسم الخط میں اللہ اور دوسری جانب عزرا محمد تحریر تھا۔ اور یہ تحریر اتنے واضح خط میں تھی کہ کوئی بھی خط سمجھنے والا اس میں شک نہ کرتا۔

11- ایک شخص نے نو سال یا سات سال میں آٹھ سو اگور کے ایسے دانے دیکھے جن میں واضح خط کے ساتھ سیاہ رنگ میں تحریر تھا محمد۔

12- ابن طغریک السیاف کی کتاب ”المنطق المفہوم“ میں کسی سے منقول ہے: کہ اس نے

ایک جزیرہ میں بہت بڑا درخت دیکھا جس کے پتے بڑے اور خوشبودار تھے جن کی سبز رنگت میں سرخ اور سفید رنگ کی کتابت واضح تھی اور قدرتی ہونے کا بین ثبوت تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے بنایا ہر پتے میں تین سطور تھیں۔ پہلی پر: لا الہ الا اللہ دوسری پر: محمد رسول اللہ اور تیسری پر: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ تحریر تھا۔

زمانہ جاہلیت اور اسم محمد

ابن قتیبہ کہتے ہیں: کہ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے ناموں میں سے ہے۔ اور آپ سے پہلے یہ ”محمد“ نام کسی کا نہیں رکھا گیا۔ یہ اس مبارک نام کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت ہے۔ جس طرح حضرت یحییٰ علیہ السلام کے نام کی حفاظت کی گئی کہ آپ سے پہلے یہ نام ”یحییٰ“ کسی کا نام رکھا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ نام مبارک پہلی کتابوں میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رکھا اور انبیاء نے اسی نام کے ساتھ بشارتیں دیں۔ اگر یہ نام لوگوں میں مشترک ہوتا تو ضرور شبہ واقع ہوتا (کہ کون نبی ہے) لیکن جب آپ کا زمانہ قریب ہوا اور اہل کتاب نے آپ کی قرب ولادت کی بشارتیں دیں تو لوگوں نے اپنی اولاد کا یہ نام رکھنا شروع کر دیا اس امید پر کہ شاید یہ وہی ہو جس کی خوشخبریاں مل رہی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے ہیں کہ اپنی رسالت کو کہاں رکھنا ہے:

ماکل من زار الحمی سمع الندا
من اہلہ اہلا ہذاک الزائر
یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

قاضی عیاض نے ان کے تعداد چھ بتائی ہے اور یہ بھی کہا: کہ ساتواں کوئی نہیں۔ ابو عبد اللہ بن خالویہ (متوفی ۳۷۰) نے اپنی کتاب ”لیس“ میں اور علامہ سیبلی نے ”الروض“ میں ذکر کیا ہے کہ نبی ﷺ سے پہلے عرب میں محمد نام تین افراد کے علاوہ کسی کا نہ تھا۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: کہ ”یہ حصر مردود ہے۔ اور تعجب تو یہ ہے کہ سیبلی کا طبقہ قاضی عیاض سے متاخر ہے شاید وہ اس کے کلام سے واقف نہ ہو۔“

اور فرماتے ہیں: کہ ”میں نے اس نام کے لوگوں کو ایک الگ رسالہ میں جمع کیا۔ تو ان کی تعداد بیس تک پہنچی گئی۔ باوجودیکہ بعض میں نکر اور بعض میں وہم تھا۔ پھر ان سے تلخیص (چھاننی) کی تو پندرہ افراد رہ گئے۔ جن کے اسامہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1- محمد بن عدی بن ربیعہ بن سواۃ بن حشم بن سعد بن زید مناۃ بن قسیم التمیمی السعدی۔

2- محمد بن احمد بن جراح الاوسی۔

- 3- محمد بن اسامہ بن مالک بن حبیب بن عمیر۔
- 4- محمد بن براء یا "بر" بن طریف بن عتوارة بن عامر ابن لیث بن بکر بن عبدمناة بن کنانہ البری السخوی۔
- 5- محمد بن حارث بن حوثج بن حویس۔
- 6- محمد بن حرماز بن مالک البصری۔
- 7- محمد بن حرمان بن ابی حرمان ربیعہ بن مالک الجعفی المعروف شوہر۔
- 8- محمد بن خزاعی بن علقمہ بن حراہہ سلمی، جس کا تعلق بنو ذکوان سے ہے۔
- 9- محمد بن خولی ہمدانی۔
- 10- محمد بن سفیان بن مجاشع۔
- 11- محمد بن الحمد ازدی۔
- 12- محمد بن یزید بن عمرو بن ربیعہ۔
- 13- محمد بن اسیدی۔
- 14- محمد فقیہی۔
- 15- محمد بن مسلمہ انصاری، اس کو قاضی عیاض نے ذکر کیا ہے، جس کا ذکر صحیح نہیں۔
- کیونکہ یہ شخص نبی کریم ﷺ کے بیس سال سے زائد عرصہ بعد پیدا ہوا اور محمد بن محمد، جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے، یہ قاضی عیاض کے نزدیک چھٹا ہے اور کوئی ساتواں فرد نہیں۔
- پہلے مذکورہ فرد کے علاوہ کسی نے اسلام کا دور نہیں پایا۔ تاریخ اسی بات کا ہی ثبوت دیتی ہے۔
- اس کے علاوہ جو تھانہ کورہ نام "محمد بن براء" کا ہے، جو یقینی طور پر صحابی ہیں۔
- (المواہب اللدینہ بحوالہ فتح الباری: 6/556)



عرفانِ اسمِ محمد ﷺ

ترجمہ: مولانا محمد اکرم اللہ زاہد قادری

قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی میں سے ایک ”حمید“ ہے جس کا معنی ہے ”محمود“ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کی خود بھی تعریف کرتا ہے اور اس کے بندے بھی اس کی ستائش کرتے ہیں اور اس کا معنی ”حامد“ بھی صحیح ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کا اور نیک اعمال کا حامد ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ کا نام نامی اسمِ گرامی ”محمد اور احمد“ رکھا اور ”محمد“ بمعنی ”محمود“ ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں آپ ﷺ کا اسمِ گرامی اسی طرح واقع ہے۔

اور شاعر رسول حضرت سیدنا حسان بن ثابت خزرمی انصاری (متوفی 54ھ) رضی اللہ عنہ نے اس معنی کی یوں مدح سرائی کی:

أَعْرَبَ عَلَيْهِ لِلنَّبِيِّ خَاتَمَ

مِنَ اللّٰهِ مِنْ نُورٍ يُّلَوِّحُ وَ يَشْهَدُ

”آپ ﷺ پر نورانی مہر چمک رہی ہے جو اس بات کی واضح شہادت دے رہی ہے۔ کہ

آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی ہیں۔“

وَضَمَّ إِلَّا لَهُ إِسْمَ النَّبِيِّ إِلَىٰ اسْمِهِ

إِذَا قَالَ فِي الْخَمْسِ الْمُؤَدَّنِ أَشْهَدُ

”اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا نام مبارک اپنے اسمِ گرامی سے ملا دیا ہے جس کا مظاہرہ

مؤذن کی پانچوں وقت کی اذانوں میں ہوتا ہے جب وہ اشہد..... کہتا ہے۔“

وَشَقُّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ يَبْحُلُهٗ

فَلَوْلَا الْعَرْشُ مَخْمُودَةٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

”اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام مبارک اپنے اسم گرامی سے مشتق کیا تاکہ آپ ﷺ

کی عظمت و بزرگی پر دلیل ہو، پس نتیجہ یہ ہے کہ وہ عرش والا محمود ہے اور یہ محمد ہیں (ﷺ)

میں (امام جلال الدین سیوطی) آپ ﷺ کی شرح کا آغاز آپ ﷺ کے نام نامی اسم

گرامی محمد (ﷺ) سے کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتا ہوں بیشک وہی حقیقی قریب اور مجیب ہے۔

اور میری توفیق محض اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہے اسی پر میرا توکل ہے اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارشادات عالیہ ہیں۔

1- مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ (الفتح: 29)

”محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

2- وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ (ال عمران: 144)

”اور محمد تو ایک رسول ہیں۔“

3- مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبًا اَحَدٍ مِّنْ رُّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ

(الاحزاب: 40)

”محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول ہیں اور سب

نبیوں میں پچھلے۔“

وہ تمام احادیث جن میں حضور پر نور ﷺ نے اپنے اسماء کا تذکرہ فرمایا ان سب میں اس

اسم مبارک یعنی محمد (ﷺ) کا ذکر سرفہرست ہے اور یہ آپ ﷺ کے اسمائے گرامی میں سے سب

سے زیادہ مشہور اور عظمت والا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ درج ذیل امور میں اسی اسم گرامی کو ہی مختص کیا گیا

ہے۔

1- کافر کا اسلام صحیح نہیں جب تک وہ اس اسم گرامی کا تلفظ نہ کرے یعنی یوں نہ کہہ لے کہ محمد

رسول اللہ اور یہاں محمد کی بجائے احمد کا تلفظ کافی نہیں ہے البتہ حلیسی (امام ابو عبد اللہ حسین بن

حسن حلیسی جرجانی شافعی متوفی 403ھ) نے اسے جائز قرار دیا ہے اور یہ شرط لگائی ہے کہ اس

کے ساتھ ابو القاسم کا اضافہ کرے اور اسنوی نے تمہید (صفحہ 4) میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔

(امام ابو عبد اللہ حلیسی کی منہاج الدین میں عبارت یوں ہے لَوْ قَالَ اَحْمَدُ اَبُو الْقَاسِمِ

رَسُولُ اللَّهِ فَهُوَ كَقَوْلِهِ مُحَمَّدٌ” اگر اس نے یوں کہا کہ احمد ابو القاسم اللہ کے رسول ہیں تو یہ اس کے محمد کہنے کے مترادف ہے۔“

2- تشہد میں اسی اسم گرامی کا تلفظ متعین ہے، کسی اور اسم گرامی کا ذکر کافی نہیں ہوگا اور نہ ”احمد“ کا تلفظ کافی ہے، جیسا کہ شرح المہذب میں ہے اور خطبہ میں بھی اسی طرح ہی ہے۔

3- اس اسم گرامی (محمد) کو لے کر بیت الخلاء میں جانا مکروہ ہے اور اگر کسی نے انگوٹھی میں اپنا نام ہی ”محمد“ نقش کروا رکھا ہو تو پھر بھی استنجا کے وقت اسے ہاتھ سے اتارنا واجب ہے۔

4- اس اسم گرامی یعنی محمد (ﷺ) سے جمع مرسلین (علیہم السلام) کی تعداد بھی واضح ہو جاتی ہے، جو کسرو بسط کے ساتھ ضرب سے حاصل ہوتی ہے اور مرسلین کی تعداد تین سو تیرہ ہے۔

اور اس نام مبارک (محمد) سے اس کی تخریج کا طریقہ یہ ہے کہ اس نام مبارک میں ایک پہلی میم ہے اور ایک دوسری جو کہ مشدودہ ہے اور یہ دو حروف کے قائم مقام ہے لہذا نام مبارک میں میم کا حرف تین بار آیا، اور ہر میم اپنی نکسیر کے ساتھ حساب میں نوے (90) کا عدد رکھتی ہے۔ یعنی ایک میم کی نکسیر سے تین حروف سامنے آئے: ”میم ی اور میم“ جبکہ میم کے عدد چالیس (40) ہیں اور یاء کے دس (10) ایک میم کی نکسیر میں دو دفعہ ”م“ آئی لہذا ان کا مجموعہ اسی (80) ہوا اور دس عدد یاء کے جمع کیے تو کل اعداد نوے (90) ہوئے۔ یہ ایک میم کی نکسیر ہے۔ اسی طرح اسم ”محمد“ میں تین دفعہ میم آئی ہے اور ہر ایک اپنی نکسیر سے نوے (90) کا عدد رکھتی ہے اور نوے (90) کو تین سے ضرب دینے سے دو صد ستر (270) کا عدد حاصل ہوا۔

پھر دال کے نکسیر کریں تو ”ذ اور ل“ حاصل ہے جبکہ دال کے عدد چار (4) الف کا ایک اور

لام کے تیس (30) ہیں، جن کا مجموعہ پینتیس (35) ہوا۔

اور حاء کے عدد آٹھ (8) ہوتے ہیں اس حرف میں نکسیر نہیں ہے۔

اب ان سب کے اعداد یعنی دو صد ستر (270) پینتیس (35) اور آٹھ (8) کو جمع کرنے

سے تین صد تیرہ (313) کا عدد حاصل ہوا، جو کہ بعینہ مرسلین (علیہم السلام) کی تعداد ہے۔

پس ”محمد“ علم ہے اور صحاح میں ہے کہ حمد ذم کی نقیض ہے۔ اور تو کہے کہ حَمْدٌ الرَّجُلِ أَحْمَدُهُ حَمْدًا اور مَحْمَدَةٌ ”میں نے اس آدمی کی بہت زیادہ تعریف کی۔“ تو وہ شخص حمید اور محمود ہوا اور حمید حمد سے ملحق ہے یعنی اس میں تعریف کا مادہ بہت ہی زیادہ ہے، پس محمد وہ ہستی ہوئی جس کی خصال محمودہ پیشا رہوں۔

امام بخاری اور امام ترمذی نے نافع کے طریق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا

ہے کہ:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ لُصْبَةٍ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
وَنَهَى أَنْ يُنْقَشَ أَحْمَدٌ عَلَيْهِ

”رسول اللہ ﷺ نے اپنی چاندی کی انگوٹھی میں ”محمد رسول اللہ“ کندہ کرایا
اور اس پر ”احمد“ کندہ کرنے سے منع فرمایا۔“

امام ترمذی کا کہنا ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ آپ ﷺ نے کسی کو اپنی انگوٹھی پر ”محمد
رسول اللہ“ کندہ کروانے سے منع فرمایا۔

آپ ﷺ کا نام ”محمد“ رکھنے کا سبب

مجھے (امام سیوطی) شیخ امام شافعی نے قرآن اور ابوالحداد ابن الکلیک نے سماعاً خبر دی یہ دونوں
سلسلہ سند یوں بیان کرتے ہیں کہ ہمیں ابوالطاہر بن ابی الیسین نے، کہ ہمیں ابراہیم بن علی قطعی نے، ہمیں
محمد بن مزید نے، ہمیں ابوالجعد بن حسن قزوینی نے، ہمیں ابوبکر بن ابراہیم سجاذی نے، ہمیں ابوالاسعد
نے، ہمیں میری دادی فاطمہ بنت استاد ابوعلی دقاق نے، ہمیں محمد بن حسن حسی نے، ہمیں محمد بن محمد علی
انصاری بطوس نے خبر دی کہ ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بخاری نے، ہم سے میرے باپ نے، ہم
سے بحر بن نصر نے، ہم سے عیسیٰ بن موسیٰ بن غنجاہ نے خارجہ سے، انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے، انہوں
نے عکرمہ سے اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَى عَنْهُ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بِكُنْيَتِهِ
وَسَمَاهُ مُحَمَّدًا فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا الطَّرِثِ مَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ سَمَيْتَهُ
مُحَمَّدًا وَلَمْ تَسْمَهُ بِاسْمِ آبَائِهِ فَقَالَ لَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ يُحَمِّدَهُ اللَّهُ فِي
السَّمَاءِ وَيُحَمِّدَهُ النَّاسُ فِي الْأَرْضِ

”جب نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی تو عبدالمطلب نے آپ
ﷺ کا ایک مینڈھے سے عقیدہ کیا اور آپ کا نام محمد رکھا۔ ان سے دریافت کیا
گیا کہ اے ابوالحارث اس نومولود کا نام محمد رکھنے پر کس چیز نے تمہیں ابھارا کہ تم
نے اپنے آباؤ اجداد کا نام نہیں رکھا۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ اس
نومولود کی اللہ تعالیٰ آسمانوں میں حمد کرے گا اور لوگ زمین میں اس کی تعریف

کریں گے۔“

اس روایت کو ابن عبدالبر نے بھی ”الاستیعاب“ میں عطاء خراسانی کے طریق سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

حافظ بیہقی ”دلائل النبوة“ میں کہتے ہیں کہ ہمیں ابو عبداللہ حافظ نے خبر دی کہ مجھے احمد بن کامل قاضی نے خبر دی کہ محمد بن اسماعیل نے انہیں خبر دی کہ ابو صالح عبداللہ بن صالح نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے معاویہ بن صالح نے ابوالحکم تنوخی سے بیان کیا کہ لوگوں نے عبدالمطلب سے پوچھا کہ:

أَرَأَيْتَ ابْنَكَ مَا سَمَّيْتَهُ؟ قَالَ سَمَّيْتُهُ مُحَمَّدًا

”تم اپنے بیٹے کا نام کیا رکھنا چاہتے ہو تو انہوں نے کہا کہ میں نے اس کا نام محمد رکھا ہے۔“

تو لوگوں نے کہا کہ تم اپنے خاندان کے ناموں سے کیوں اعراض کر رہے ہو تو انہوں نے کہا کہ:

أَرَدْتُ أَنْ يُحْمَدَهُ اللَّهُ تَعَالَى فِي السَّمَاءِ وَخَلْقَهُ فِي الْأَرْضِ

”میں چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس کی آسمانوں میں تعریف کرے اور اس کی مخلوق زمین میں۔“

اور ایک سند سے منقول ہے کہ ابن اسحاق کہتے ہیں کہ سیدہ آمنہ بنت وہب رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ بیان کرتی ہیں کہ جب میں محمد ﷺ سے حاملہ ہوئی تو کسی نے مجھے آ کر کہا کہ تو اس امت کے سردار سے حاملہ ہوئی ہے لہذا جب یہ نور روئے زمین کی طرف نکل ہو تو تم یوں کہو کہ ہر نیکی اور عبادت کے کام میں ہر حسد کرنے والے کے شر سے میں اسے اللہ وحدہ لا شریک کی پناہ میں دیتی ہوں یقیناً یہ تیرا نومولود عبدالحمید اور بزرگ و برتر ہے نیز:

تَحْمَدُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ وَاسْمُهُ فِي الْإِنجِيلِ أَحْمَدُ

يَحْمَدُهُ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاسْمُهُ فِي الْقُرْآنِ مُحَمَّدٌ فَسَمَّيْتُهُ

بِذَلِكَ

”عرش و فرش والے اس کی حمد و ستائش کریں گے اور اس کا نام انجیل میں احمد ہے“

عرش و فرش والے اس کی تعریف و توصیف کریں گے اور اس کا نام قرآن میں محمد

ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سیدہ آمنہ نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔“

(مذکورہ بالا دونوں روایات کو حافظ بیہقی نے بھی ”دلائل النبوة: 1/93/92“) میں نقل کیا ہے۔

ابوریح بن سالم اپنی سیرت میں رقمطراز ہیں مروی ہے کہ عبدالمطلب نے جو آپ ﷺ کا

نام محمد رکھا وہ اس خواب کی وجہ سے تھا جو انہوں نے دیکھا کہ ”ان کی پشت سے ایک چاندی کا زنجیر نکلا ہے جس کا ایک کنارہ آسمان میں ہے اور دوسرا زمین میں اور اس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں پھر وہ ایک درخت کی صورت اختیار کر گیا جس کے ہر پتے پر ایک نہر ہے۔ پس اچانک مشرق و مغرب والے اس درخت سے چٹ جاتے ہیں۔“

جب انہوں نے یہ خواب بیان کیا تو اس کی تعبیر یہ بتائی گئی کہ ان کی پشت سے ایک ایسا بیٹا ہوگا مشرق و مغرب والے جس کی بیرونی کریں گے اور عرش و فرش پر اس کی حمد و ستائش کے پرچم لہرائیں گے۔ لہذا ایک یہ سبب بنا اور دوسرا وہ جو آپ ﷺ کی والدہ نے بیان کیا کہ عبدالمطلب نے آپ ﷺ کا نام محمد رکھا۔

اسم محمد ﷺ کے فضائل

مجھے (امام سیوطی) ابو الفضل محمد بن عمر بن عمر بن حصین وقائی نے خبر دی کہ ہمیں ابو الفرج غزی نے، ہمیں حافظ قطب الدین عبدالکریم بن عبدالنور حلبی وغیرہ نے، ہمیں عزحرائی نے، ہمیں ابوعلی اسماعیل بن صالح صغار نے، ہمیں حسن بن عرفہ نے خبر دی کہ مجھ سے عبد اللہ بن ابراہیم غفاری مدنی نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے بیان کیا انہوں نے سعید بن الیسعید مقبری سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَيْلَةَ غُرُوحِ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ لَمَّا مَوْرَثَ بِسَمَاءِ إِلَّا وَجَدْتُ إِسْمِي
فِيهَا مَكْتُوبًا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

”جس رات مجھے آسمانوں کی معراج ہوئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرتا اسی میں اپنا نام یوں لکھا ہوا پایا: محمد رسول اللہ۔“

اس روایت کو ابوعلی نے حسن بن عرفہ سے نقل کیا ہے۔

احمد بزار کہتے ہیں کہ قتیبہ بن مرزبان نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ہم سے عبد اللہ بن ابراہیم غفاری نے، ہم سے عبد الرحمن بن زید بن اسلم نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا غُرُوحِ بَنِي إِلَى السَّمَاءِ مَاقَرَرْتُ بِسَمَاءِ إِلَّا وَجَدْتُ إِسْمِي
مَكْتُوبًا فِيهَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

جب مجھے آسمانوں کی معراج کرائی گئی تو میں جس آسمان سے بھی گزرا اپنا نام

اس میں یوں لکھا ہوا پایا "محمد رسول اللہ۔"

اور امام طبرانی "الصغیر" میں کہتے ہیں کہ محمد بن داؤد بن اسلم صدیقی (مصری) نے ہم سے بیان کیا کہ ہم سے احمد بن سعید مدنی (نہری) نے ہم سے عبد اللہ بن اسماعیل مدنی نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَمَّا أَذْنَبَ آدَمُ الذَّنْبَ الَّذِي أَذْنَبَهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى الْعَرْشِ فَقَالَ:
أَسْأَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ إِلَّا غُفِرْتَ لِي فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: وَمَنْ مُحَمَّدٌ
فَقَالَ: تَبَارَكَ اسْمُكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى عَرْشِكَ
فَإِذَا فِيهِ مَكْتُوبٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَيْسَ
أَحَدٌ أَعْظَمُ عِنْدَكَ قَلْبًا مِمَّا جَعَلْتَ اسْمَهُ مَعَ اسْمِكَ فَأَوْحَى
اللَّهُ إِلَيْهِ: يَا آدَمُ إِنَّ أَخْرَأَ النَّبِيِّينَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ (وَأَنَّ أُمَّتَهُ أَخْرَأُ الْأُمَمِ
مِنْ ذُرِّيَّتِكَ وَلَوْلَا هِيَ يَا آدَمُ مَا خَلَقْتُكَ

"جب حضرت آدم علیہ السلام سے بظاہر خطا ہوئی تو انہوں نے اپنا سر عرش کی طرف اٹھایا اور کہا کہ (اے اللہ) میں تجھ سے محمد کے حق سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے بخش دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی کہ کون محمد؟ تو انہوں نے عرض کیا کہ تیرا نام برکت والا ہے جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے اپنا سر تیرے عرش کی طرف اٹھایا تو اس میں یہ لکھا پایا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو میں نے جان لیا کہ اس سے بڑھ کر تیرے نزدیک کوئی قدر و منزلت والا نہیں جس کا نام تو نے اپنے نام کے ساتھ رکھا ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں وحی فرمائی کہ اے آدم بیشک یہ تیری اولاد سے آخری نبی ہے (اور ان کی امت آخری امت ہے) اگر یہ نہ ہوتے تو اے آدم میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا۔"

(حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ روایت اسی سند سے ہی مروی ہے اور اس میں احمد بن سعید متفرد ہے) اس کو امام حاکم نے "المستدرک" میں بھی نقل کیا ہے اور امام بیہقی نے "دلائل النبوة" میں اسے صحیح کہا۔ اور امام حاکم کا کہنا ہے کہ عبد الرحمن بن زید اس میں متفرد ہے جو کہ ضعیف ہے۔

اور ابو نعیم "الحلیۃ" میں کہتے ہیں کہ ہم سے قاضی ابوالاحمد محمد بن احمد نے ہم سے احمد بن حسن بن عبد الملک نے ہم سے علی بن جمیل نے ہم سے جریر نے بیان کیا ہے کہ مجاہد نے حضرت ابن عباس

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ عَلَيْهَا وَرَقَةٌ إِلَّا مَكْتُوبًا عَلَيْهَا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

”جنت میں ہر درخت کے ہر پتے پر یہ لکھا ہوا ہے۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔“

”علیہ“ میں ہے کہ لیث کی مجاہد سے روایت غریب ہے، علی بن جمیل دقی اسے جریر سے

روایت کرنے میں متفرد ہے۔

زیر میں خزانہ اور اسم محمد ﷺ

بزار وغیرہ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ وہ خزانہ جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنی

کتاب قرآن میں ذکر فرمایا ہے، وہ سونے کی ایک تختی تھی جس پر یہ عبارت مرقوم تھی:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَجِبْتُ لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ يَنْصِبُ
عَجِبْتُ مِمَّنْ ذَكَرَ النَّارَ ثُمَّ يَضْحَكُ عَجِبْتُ مِمَّنْ ذَكَرَ الْمَوْتَ ثُمَّ
عَفَلَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

”اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، تعجب ہے اس پر جو تقدیر پہ

یقین رکھے اور پھر پریشان ہو اور تعجب ہے اس پر جسے دوزخ یاد ہو اور پھر وہ ہنسے

اور تعجب ہے اس پر جسے موت یاد ہو اور وہ غافل رہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

اور امام بیہقی نے ”دلائل النبوة“ میں ہشام بن ابراہیم مخزومی کے طریق سے نقل کیا ہے کہ ہم

سے موسیٰ بن جعفر بن ابی کثیر نے بیان کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان

عالیشان:

وَكَانَ تَحْتَهُ كُنُزٌ لَهُمَا

”اور اس (دیوار) کے نیچے ان دو (یتیم بچوں) کا خزانہ تھا۔“

کے بارے جو مجھے بات پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ وہ خزانہ سونے کی ایک تختی تھی، جس میں یہ

عبارت لکھی ہوئی تھی:

عَجِبًا لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْمَوْتِ كَيْفَ يَفْرَحُ عَجَبًا لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْحِسَابِ

كَيْفَ يَضْحَكُ عَجَبًا لِمَنْ أَيْقَنَ بِالْقَدْرِ كَيْفَ يَحْزَنُ عَجَبًا لِمَنْ

يُرَى الدُّنْيَا وَرَزَاوَالَهَا وَتَقْلِبَهَا بِأَهْلِهَا كَيْفَ يَطْمَنُّ إِلَيْهَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

”تعب ہے اس پر جو موت پر یقین رکھے وہ کس طرح خوش رہتا ہے، تعجب ہے اس پر جو حساب پر یقین نہیں رکھتے وہ کس طرح ہنستا ہے، تعجب ہے اس پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے وہ کس طرح غمگین ہوتا ہے، تعجب ہے اس پر جو دنیا اس کا زوال اور اس کا دنیا والوں کے ساتھ بدلتے رہنا دیکھتا ہے وہ اس پر کس طرح مطمئن رہتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد اللہ کے رسول ہیں۔“

اور امام بیہقی نے ہی جو میر کے طریق سے ضحاک بن زوال بن بسرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان ”وَكَانَ فَخْرَهُ كَنْزُ لَهْمَا“ کے بارے فرماتے ہیں کہ:
لَوْحٌ مِنْ ذَهَبٍ مَكْتُوبٌ فِيهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
”(وہ خزانہ) سونے کی ایک تختی تھی جس پر لکھا تھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔“

حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی اور اسم محمد ﷺ

مجھے (امام سیوطی) ابو الفضل عبدالرحمن بن احمد قمی نے خبر دی کہ ہمیں محمد بن حسن فریسی نے ہمیں حافظ ابوالفتح بھری نے خبر دی کہ ہمیں ابو عبد اللہ محمد بن ابراہیم مقدسی اور ابو عبد اللہ محمد بن عبدالمومن بن ابوالفتح دونوں نے یوں خبر دی کہ ہمیں ابو البرکات داؤد بن احمد بن محمد بن ملاعب نے ہمیں ابو الفضل محمد بن عمر بن یوسف ادموی نے ہمیں ابو القاسم یوسف بن احمد بن محمد نہروانی نے ہمیں ابوہل محمد بن عمر عسکری نے خبر دی کہ ہم سے ابوصالح سہل بن اسماعیل موسونی نے ہم سے ابو العباس عبد اللہ بن وہب غزنی نے ہم سے محمد بن ابی السری عسقلانی نے ہم سے شیخ بن ابی خالد بھری نے ہم سے حماد بن سلمہ نے عمرو بن دینار سے بیان کیا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ
”حضرت سلیمان بن داؤد علیہا السلام کی انگوٹھی کا نقش ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ تھا۔“

اور امام طبرانی ”الکبیر“ میں کہتے ہیں کہ ہم سے ازہر بن زفر مصری نے ہم سے محمد بن مخلد رضی اللہ عنہ سے ہم سے حمید بن محمد حمصی سے بیان کیا، انہوں نے ارطاة بن منذر سے انہوں نے خالد بن معدان سے کہ

حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

كَانَ فَضْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ سَمَاوِيًّا فَأَلْقَى إِلَيْهِ فَوْضَعَهُ فِي خَاتَمِهِ
 أَنَا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي

”سلیمان بن داؤد (علیہا السلام) کا گنبد آسمانی تھا جو ان کی طرف پہنچایا گیا اور انہوں نے اسے اپنی انگلی میں رکھ لیا (یہ عبارت اس پر مرقوم تھی) میں وہ اللہ ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں محمد میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔“

نام محمد ﷺ کی برکت

محمد نام رکھنے کی فضیلت کے سلسلے میں حفاظ کا کہنا ہے کہ اس سلسلے میں کوئی صحیح حدیث وارد نہیں۔ اور ابن تیمیہ کا کہنا ہے کہ جتنی احادیث اس سلسلے میں وارد ہیں وہ سب کی سب موضوع ہیں۔ البتہ ابوبکر کی اس مسئلہ میں ایک معروف تالیف ہے جس میں اس موضوع پر کئی احادیث جمع کی گئی ہیں اور ان میں سے صحیح ترین حدیث ابوامامہ کی ہے۔ (جو درج ذیل ہے)

ابن بکر کہتے ہیں کہ ہم سے ابوالحسن حامد بن حماد بن مبارک بن عبداللہ بن عسکری نے بیان کیا کہ ہمیں اسحاق بن سيار بن محمد ابولیعقوب نصیبی نے خبر دی کہ ہم سے حجاج بن منحال نے ہم سے حماد بن مسلمہ نے برد بن شان سے بیان کیا انہوں نے مکحول سے بیان کیا کہ حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ:

مَنْ وُلِدَ لَهُ مَوْلُودٌ فَسَمَاهُ مُحَمَّدًا أَحَبُّ لِي وَتَبَرُّكَ بِاسْمِي كَانَ هُوَ
 وَمَوْلُودُهُ فِي الْجَنَّةِ

”جس کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور اس نے محض مجھ سے محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کی خاطر اس کا نام محمد رکھا تو وہ خود اور اس کا بیٹا جنتی ہے۔“

اس سند میں کوئی حرج نہیں البتہ ابن جوزی نے جو اسے ”موضوعات“ میں نقل کیا ہے ہم اس کے موضوع شمار کرنے پر اتفاق نہیں کرتے جیسا کہ میں نے ”مختصر الموضوعات“ اور ”القول الحسن فی الذب عن السنن“ میں اس کی وضاحت کی ہے۔



اسم محمد ﷺ

پروفیسر صاحبزادہ محمد ظفر الحق بند یا لوی

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد

حضور اکرم ﷺ کے پیشاثر نام ہیں جن کا ذکر قرآن و حدیث اور دیگر کتب آسمانی میں موجود ہے۔ علماء کرام نے آپ کے اسم مبارکہ کی تعداد نانوے بیان کی ہے۔ بعض نے تین سو اور بعض نے چار سو۔ اور صاحب تفسیر روح البیان نے لکھا ہے کہ آپ کے ناموں کی تعداد ایک ہزار ہے۔

(روح البیان 184/7)

ذاتی نام

حضور اکرم ﷺ کے صفاتی نام تو بیشاثر ہیں مگر ذاتی نام صرف دو ہیں ”احمد“ اور ”محمد“ ﷺ اور ان دونوں کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔ اسم احمد قرآن میں ایک بار آیا ہے قرآن مجید میں عیسیٰ علیہ السلام کا اعلان موجود ہے۔

مبشرا برسول یا تی من بعدی اسمہ احمد
ترجمہ: ”میں تمہیں اپنے بعد آنے والے رسول احمد ﷺ کی آمد کی خوشخبری
دیتا ہوں۔“

اسم محمد ﷺ کا ذکر قرآن میں چار دفعہ

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل

☆

- ☆ ماكان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين
☆ محمد الرسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم
☆ وامنوا بما نزل على محمد

☆ اسم محمد ﷺ کب رکھا گیا؟

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔

☆ کہ تسمیہ کر دینے والی رسول اکرم ﷺ از آفرینش ہزار سال
☆ ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم ﷺ کا نام مبارک تخلیق کائنات سے ہزار
☆ سال قبل رکھا۔ (مدارج النبوت 257/1)

☆ حضرت عبدالمطلب کا خواب

☆ شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوت جلد اول میں لکھتے ہیں حضرت عبدالمطلب نے
☆ خواب دیکھا کہ ان کی پشت سے ایک زنجیر نکلی جس کا ایک سر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں تھا۔ اور
☆ اس زنجیر نے درخت کی صورت اختیار کر لی۔ اس کے ہر پتے کے ساتھ نور تھا۔ اہل مشرق و مغرب اس
☆ کے ساتھ لٹک گئے۔ آپ نے یہ خواب مجبوروں سے بیان کر کے تعبیر چاہی تو انہوں نے بتایا تمہاری پشت
☆ سے ایک لڑکا ہوگا۔ جس کی اطاعت مشرق و مغرب تک ہوگی۔ اور زمین و آسمان میں اس کی تعریف
☆ ہوگی۔ اس لیے حضرت عبدالمطلب نے آپ کا نام محمد ﷺ رکھا۔

☆ حضرت عبدالمطلب سے سوال

☆ حضور اکرم ﷺ کے دادا جان نے جب آپ کا اسم گرامی محمد ﷺ رکھا تو لوگوں نے
☆ آپ سے کہا کہ آپ سے قبل یہ نام آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے بھی نہیں رکھا تو آپ کے دادا
☆ جان حضرت عبدالمطلب نے فرمایا:

☆ رجوت ان يحمد في السماء والارض (روح البیان 184/7)
☆ ترجمہ: میں امید رکھتا ہوں کہ اس کی تعریف زمین و آسمان میں ہوگی۔

☆ سلطان محمود غزنوی اور احترام اسم محمد ﷺ

☆ محمود غزنوی کا خاص غلام ایاز تھا۔ اس کے بیٹے کا نام محمد تھا۔ محمود ہمیشہ اس کو محمد کہہ کر پکارتا
☆ ایک دن اس نے اس کے بیٹے کو "ایاز کے بیٹے" کہہ کر پکارا۔ ایاز کو فکر ہوا کہ شاید محمود ناراض ہے۔ وجہ

پوچھی بادشاہ نے کہا میں ناراض نہیں وجہ یہ ہے کہ اس وقت میرا وضو نہیں تھا۔ مجھے شرم آئی۔ کہ بے وضو سرکارِ دو عالم (ﷺ) کا نام لوں (تفسیر روح البیان 185/7)

جنت کا ملنا

سرکارِ دو عالم (ﷺ) نے ارشاد فرمایا جس نے اپنے بیٹے کا نام میری محبت اور میرے اسم سے برکت حاصل کرنے کے لیے محمد رکھا۔

کان هو و مولودہ فی الجنة (روح البیان 184/7)

ترجمہ: وہ اور اس کا بیٹا جنت میں جائے گا۔

حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم (ﷺ) نے فرمایا بروز قیامت دو شخص اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے۔ اور بارگاہِ خداوندی سے حکم ہوگا۔ کہ تم دونوں جنت میں چلے جاؤ۔ وہ عرض کریں گے اے اللہ ہمارے لیے جنت میں داخلہ کیسے حلال ہو گیا۔ ہم نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا۔ جو جنت میں جانے کا سبب بن جائے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ جاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ۔

فانی الیت علی نفسی ان لایدخل النار من اسمہ احمد و محمد

(المواہب اللدنیہ ص 316 شفا/150)

ترجمہ: اس لیے کہ میں نے قسم اٹھا رکھی ہے کہ جس شخص کا نام احمد محمد ہوگا وہ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔

حضرت امام جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

من اسمہ محمد فلیدخل الجنة لکرامة اسمہ

ترجمہ: جس کا نام محمد ہوگا وہ جنت میں داخل ہو جائے گا یہ اس اسم گرامی کی عزت کے لیے ہے۔ (شفا شریف)

اذان میں اسم محمد (ﷺ) سن کر کیا کرے؟

حضور اکرم (ﷺ) مسجد میں تشریف لائے اور ایک ستون کے قریب بیٹھ گئے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بھی آپ کے برابر بیٹھے تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اذان پڑھنا شروع کی۔ جب انہوں نے اشہدان محمد الرسول اللہ کہا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں انگٹھوں کے ناخنوں کو اپنی آنکھوں پر رکھا۔ اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان پڑھ چکے تو حضور اکرم (ﷺ) نے فرمایا اے ابو بکر جو شخص ایسا کرے

جیسا کہ تم نے کیا ہے خدا اس کے گناہوں کو خواہ پرانے ہوں یا نئے عمداً ہوں یا خطاءً بخش دے گا۔
(تفسیر روح البیان 229/6)

عظیم حنفی فقیہہ ابن عابدین شامی اور علامہ طحاوی کا فرمان

واعلم انه يستحب ان يقال عند سماع الاولى من الشهادة صلى
الله عليك يا رسول الله وعند الثانية منها قرت عيني بك
يا رسول الله ثم يقول اللهم منعي بالسمع والبصر بعد وضع
ظفري ابهامين على العينين فانه عليه السلام يكون قائداً له الى
الجنة

(شامی 1/293 طحاوی علی مراقی الفلاح ص 101)

ترجمہ: جان لو بے شک اذان کی پہلی شہادت کے سننے پر صلی اللہ علیک یا رسول
اللہ اور دوسری شہادت کے سننے پر قرۃ عینی بک یا رسول اللہ کہنا مستحب ہے۔ پھر اپنے آنکھوں
کے ناخن اپنی آنکھوں پر رکھے اور کہے اللہم متعنی بالسمع والبصر بے شک حضور اکرم ﷺ
اس کے جنت کی طرف قائد ہوں گے۔

بنی اسرائیل کے ایک شخص کا احترام اسم محمد ﷺ کرنا

بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے طویل عرصہ اللہ کی نافرمانی میں گزارا۔ جب وہ مرا تو
لوگوں نے اسے غسل نہ دیا۔ نہ دفن کیا بلکہ آبادی سے باہر کوڑے کرکٹ کے ڈھیر پر اس کی میت کو ڈال
دیا۔

فاوحی اللہ الی موسیٰ ان اخرجه وصل علیہ

(خصائص کبریٰ 16/1، روح البیان 185/7)

ترجمہ: اللہ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اس کی میت کو وہاں سے اٹھاؤ اور
اس کی نماز جنازہ پڑھو۔

موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یہ تو بڑا گنہگار تھا۔ تو بارگاہ خداوندی سے جواب آیا:
انه هكذا الا انه كان كلما نشر التوراة ونظروا الی اسم محمد
قبله ووضعه علی عینہ

ترجمہ: وہ واقعی ایسا ہی تھا مگر یہ کہ جب بھی تورات کھولتا اور اسم محمد پر اس کی نظر

پڑتی تو اسے چومتا اور آنکھوں پر لگا تا تھا۔
کسی عاشق نے سچ کہا۔

تعظیم جس نے کی ہے محمدؐ کے نام کی
اللہ نے اس پر آتش دوزخ حرام کی

برکت اسم محمد سے عبد اللہ بن عمر کی مشکل کشائی

حضرت عبد اللہ بن عمر کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی دوست نے مشورہ دیا یقیناً وہ مشورہ دینے والا یا
صحابی ہو گا یا تابعی ہو گا کہ:

اذکر احب الناس الیک لقال یا محمدًا فانعشرت

(شفا 18/2 'الادب المفرد' 432)

ترجمہ: لوگوں میں جو تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اسے یاد کر لیں انہوں نے
یا محمدؐ کہا پاؤں صحیح ہو گیا۔
معلوم ہوا نام محمدؐ مشکل کشا بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تعظیم اسم نبی کا حکم دیا

ارشاد ربانی ہے لا تجعلو دعاء الرسول بینکم کدعا بعضکم بعضا
ترجمہ: تم رسول اکرم ﷺ کو ایسے مت پکارو جیسے تمہارا بعض، بعض کو پکارتا ہے۔ تمام حلیل
القدر مفسرین نے اس کی تفسیر یہی بیان کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ کو "محمد" کہہ کر پکارنا منع ہے اور القاب
سے پکارنے کا حکم ہے جیسے۔ یا رحمۃ اللعالمین یا خاتم النبیین اور اس میں مزید قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ
نے کئی انبیاء کو پکارا تو نام لے کر پکارا لیکن پورے قرآن میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ نے یا محمدؐ کہہ کر نہیں پکارا
بلکہ جب بھی پکارا۔ یا ایہا النبی، یا ایہا الرسول یا ایہا المزمحل یا ایہا المدثر کہہ کر پکارا۔

سرکارِ دو عالم ﷺ کا خود اپنے نام کی تعظیم کا حکم دینا

رغم انف رجل من ذکوت عنده ولم یصل علی

ترجمہ: اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا نام لیا گیا اور اس نے مجھ پر درود

نہیں پڑھا۔ اللهم صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ واصحابہ وبارک وسلم

سرکارِ دو عالم ﷺ کا خود اپنے صحابی کو اپنے نام کو غائبانہ پکار کر دعا کرنے کا حکم دینا

ایک نابینا شخص خدمت سرکار میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے آنکھوں کی بینائی عطا فرمائے۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا اچھی طرح وضو کر پھر یہ دعا مانگ۔

اللهم انى اسئلك واتوجه اليك بمحمد نبي الرحمة يا محمد
انى قد توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقى اللهم فشفه

فی (ابن ماجہ ص 100، ترمذی 197/1)

طبرانی نے معجم کبیر میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کام تھا مگر ملاقات نہ ہوتی تھی انہوں نے اس پریشانی کا ذکر حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے یہی دعا انہیں سکھائی۔ تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے خود بلا لیا۔ اور کہا جب ضرورت ہو آ جایا کرو۔ اب ابن ماجہ ترمذی اور نشر الطیب مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی میں موجود مذکورہ بالا صحیح حدیث سے درج ذیل امور روز روشن کی طرح ثابت ہوئے۔

(i) صحابہ مشکلات میں اور دنیاوی حاجات میں اللہ تعالیٰ سے ڈائریکٹ مانگنے کی بجائے سرکارِ دو عالم ﷺ کے دربار میں عرض کرتے تھے۔

(ii) پھر سرکارِ دو عالم ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے ڈائریکٹ خود مانگنے کا حکم نہ دیا بلکہ خود اپنے وسیلہ والی دعا سکھائی۔ اور غائبانہ یا محمد ﷺ پکار کر دعا مانگنے کا طریقہ سکھایا۔

کافروں کو پریشانی

کئے کے کافر حضور اکرم ﷺ پر اعتراض کرتے اور غیب جوئی کرتے ایک دن وہ آپس میں کہنے لگے کہ ہم کتنے بیوقوف ہیں کہ کہتے ہیں محمد ﷺ میں یہ عیب ہے یہ عیب ہے اور محمد ﷺ کا معنی ہے بار بار تعریف کیا ہوا ایک طرف محمد ﷺ کہتے ہیں دوسری طرف عیب جوئی کرتے ہیں یا محمد کہنا چھوڑو۔ یا پھر اعتراض کرنا چھوڑو۔ آخر فیصلہ یہ ہوا کہ آج کے بعد ہم آپ کو محمد ﷺ کی بجائے مذم کہیں گے۔ (نعوذ باللہ) میرے آقا ﷺ کو پتہ چلا تو فرمایا کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش یشتمون مذمماً ویلعنون مذمماً وانا محمد (ابوداؤد)

ترجمہ: ”اللہ نے قریش کی گالیوں کو کیسے مجھ سے پھیر دیا ہے کہ گالیاں دیتے ہیں مذم کو اور لعنت کرتے ہیں مذم پر اور میں تو محمد ﷺ ہوں۔“

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سرکار کے حکم کے بغیر نام محمد ﷺ لکھوانا سرکارِ دو عالم ﷺ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو انٹھوی دی کہ سنا سے اس پر اللہ لکھوا

لاؤ۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سنا کر کے پاس گئے اور کہا اس پر اللہ اور محمد ﷺ لکھ دو۔ جب انکو وحی لے کر سرکارِ دو عالم ﷺ کی خدمت میں آئے تو اس پر اللہ محمد ابو بکر لکھا تھا۔ اس پر سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا ابو بکر! میں نے صرف اللہ کہا تھا تم محمد ﷺ اور ابو بکر بھی لکھو لائے۔ تھوڑی دیر میں جبریل آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آپ نے صدیق اکبر کو صرف اللہ لکھوانے کا کہا ان کی محبت نے گوارا نہ کیا کہ اللہ کا نام ہو اور محمد ﷺ کا نہ ہو اور ہماری رحمت نے یہ پسند نہ کیا کہ جو تیرا نام لکھواتا ہے ہم اس کا نام کیوں نہ لکھوائیں۔ (تفسیر کبیر)

تاریخ اور سیرت کی تمام کتابوں میں موجود ہے کہ صلح حدیبیہ کی شرائط لکھنے والے حضرت علیؑ تھے۔ انہوں نے لکھا محمد الرسول اللہ کا فروع کے نمائندے نے رسول اللہ کے الفاظ پر اعتراض کیا کہ ان کو مٹاؤ۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا علی تم رسول اللہ کے الفاظ مٹا دو۔ حضرت علیؑ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ علی کے ہاتھ آپ کا مبارک نام مٹا نہیں سکتے۔ آپ نے خود مٹایا۔ معلوم ہوا صحابہ کی سنت نام محمد ﷺ لکھنا ہے مٹانا نہیں۔



محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شہزادہ محمد امین جاوید

اللہ تعالیٰ دنیاوی سامان کے بارے میں فرماتے ہیں ”قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيلٌ“ یعنی اے محمد ﷺ فرمادو کہ دنیاوی سامان تھوڑا ہے۔ مگر اس کے باوجود کوئی شخص بھی دنیا کو شمار نہیں کر سکتا۔ اخلاق محمد ﷺ کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ”إِنَّكَ لَعَلَّيْ خُلِقْتَ عَظِيمٌ“ آپ تو بڑے ہی اخلاق والے ہیں؛ جب تمام انسان قلیل کو شمار نہیں کر سکتے تو اس عظیم اخلاق والے پیارے محمد ﷺ کے فضائل کو کس کی طاقت ہے کہ شمار کر سکے۔

میرے مرشد حضرت سخی سلطان محمد باہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی فارسی کتاب ”رسالہ روجی شریف“ میں درست ہی تو فرمایا کہ ”نور احدی نے تہائی وحدت کی ڈولی سے نکل کر عالم کثرت میں ظہور فرمایا اور بعد نقاب میم محمدی اوڑھ کر صورت محمدی اختیار کی“ جس طرح پوری کائنات میں اللہ تعالیٰ کی کوئی مثال نہیں اسی طرح محمد ﷺ بھی بے مثال ہیں۔

ساری کائنات عرش، فرش، جن و انسان فرشتے ملائکہ نباتات غرض کہ دنیا و جہان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ سے پیار کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے بڑھ کر اپنے حبیب محمد ﷺ سے پیار کرتے ہیں۔

حق تعالیٰ نے قرآن پاک میں بہت سے احکامات ارشاد فرمائے مثلاً نماز، روزہ، حج وغیرہ لیکن کسی حکم یا کسی اعزاز و اکرام میں یہ نہیں فرمایا کہ میں بھی یہ کام کرتا ہوں۔ اور تم بھی کرو۔

لیکن محمد ﷺ کے لیے رب تعالیٰ نے درود شریف کی نسبت پہلے اپنی طرف سے اس کے بعد پاک فرشتوں کی طرف سے اور پھر ایمان والے مسلمانوں کو حکم فرمایا۔ کہ اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اے مسلمانو! تم بھی محمد ﷺ پر درود بھیجو۔ آیت شریفہ لفظ ”اِنَّ“ کے ساتھ شروع فرمایا۔ جو نہایت تاکید کے زمرے میں آتا ہے۔

4 روایت ہے کہ ایک دفعہ مدینہ منورہ کے جنگل میں آگ لگ گئی۔ جنگل جلاتے جلاتے آگ مدینہ کی ہستی کے قریب آ پہنچی۔ شہر والے امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس فریاد لائے آپ رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ آگ کے سامنے جا کر کہہ دو کہ یہ محمد ﷺ کی ہستی ہے۔ اے آگ خبردار! آگے نہ بڑھ۔ لوٹ جا! اس حکم کا پانا تھا کہ آگ بجھ گئی اور ہستی بچ گئی۔

حضرت کعب احبار سے روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کی رحلت کا وقت قریب آیا تو آپ نے اپنے صاحبزادہ حضرت شیت علیہ السلام کو وصیت کی کہ اے جان پدر۔ تم میرے بعد میرے نائب ہو گے۔ جب خدائے برتر کا تم ذکر کرو تو ساتھ محمد ﷺ کا نام بھی لیا کرو۔ کیونکہ میں نے اس نام مبارک کو ساق عرش پر لکھا دیکھا ہے۔ جب کہ میں ابھی روح اور مٹی کے درمیان تھا۔ پھر میں نے گھومنا شروع کیا اور تمام جہانوں کی سیر کی تو ساتوں آسمانوں پر میں نے کوئی ایسی جگہ نہ دیکھی۔ جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا نام مبارک نہ ہو۔ میرے رب نے مجھے جنت میں ٹھہرایا تو میں نے جنت کا کوئی محل اور دروچہ ایسا نہ دیکھا۔ جس پر اسم محمد ﷺ نہ لکھا ہو۔ اور میں نے اسم محمد جنت کے ہر مکان و منزل پر ہی نہیں بلکہ جنت کی حوروں کی پیشانیوں پر جنت کے درختوں کے پتوں پر ان کی شاخوں پر سداۃ اگنتی کے ہر پتے پر فرشتوں کی آنکھوں پر اور ان کے ذاتی چہروں پر ہر طرف سے یہ نام مبارک محمد ﷺ لکھا دیکھا۔ (ابن عساکر مواہب المدینہ)

عارفوں کے بادشاہ حضرت نخی سلطان محمد باہو فرماتے ہیں کہ ”جو شخص اسم محمد ﷺ کا تصور کرتا ہے۔ تو فوراً نبی کریم ﷺ کی روح پاک تشریف لا کر اسے تعلیم و تلقین کرتی ہے۔ (عین الفقہ از حضرت نخی سلطان محمد باہو)

بابا گورو نانک ”بانی سکھ دھرم“ اپنی کتاب گرنٹھ میں لکھتے ہیں:

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا

دوجا نور محمدی ﷺ جس چانن کیتا آ

وہ مزید کہتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ کا نور مبارک دنیا کی ہر چیز میں جلوہ گر ہے۔ اگر کسی کو شک ہے تو وہ

دیکھ لے۔ اس بارے میں ان کی ایک رباعی ملاحظہ فرمائیں۔

ہر عدد کو چوگن کرلو دو کو اس میں دو بڑھائے
پورے جوڑ کو بیچ گن کرلو بیس سے اس میں بھاگ لگائے
باقی بچے کو نو گن کرلو اس میں پھر دو بڑھائے
گوروناک یوں کہے ہر شے میں محمد ﷺ کو پائے

ا	ب	پ	ت	ث	ث	ج	ج	ح	خ
1	2	2	400	400	500	3	3	8	600
د	ذ	ز	ر	ڑ	ز	س	س	ش	ص
4	4	700	200	200	7	60	300	90	
ض	ط	ظ	ع	غ	ف	ق	ک	گ	ل
800	9	900	70	1000	8	100	20	20	30
م	ن	و	و	ء	ی	ے			
40	50	6	5		10	10			

محمد ﷺ کے نام کے عدد

$$92 = 4 + 40 + 8 + 40$$

م ح م د
ہر عدد کو چار گنا کرلو پھر اس میں دو بڑھا دو پورے جوڑ کر پانچ گنا کرلو۔ بیس سے تقسیم کر دو جو باقی بچتا ہے اسے نو گنا کرلو اس میں پھر دو بڑھا دو۔

گوروناک یوں کہے ”ہر شے میں محمد ﷺ کو پائے۔

دنیا کا ذرہ ذرہ محمد ﷺ محمد ﷺ پکار رہا ہے

مثلاً دیکھئے تفصیل

$$\begin{array}{r} 20 \\ 4 \times \\ \hline 80 \\ 2 + \\ \hline 82 \\ 5 \times \end{array}$$

عدد
چار گنا کیا
دو جمع کیا
پانچ سے ضرب دی

$$\begin{array}{r}
 20 \\
 20 \overline{)410} \\
 \underline{40} \\
 10 \\
 9 \times \\
 \underline{90} \\
 2+ \\
 \hline
 92
 \end{array}$$

20 سے تقسیم کیا
10 باقی رہے
9 سے ضرب دی
2 کو جمع کیا

92 = محمد ﷺ کے نام کے عدد بھی 92 ہیں۔

ہندو ولورام کوثری لکھتے ہیں:

عظیم الشان ہے شان محمد ﷺ
خدا بھی ہے مرجہ دان محمد ﷺ
بتاؤں کوثری کیا فضل اپنا
میں ہوں ہر دم ثنا خوان محمد ﷺ

شیر سنگھ شمیم فرخ آبادی (سٹی مجسٹریٹ فرخ آباد) اپنی عقیدت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

رواں ہوں جانب کوئے محمد ﷺ
دکھا دے اے خدا روئے محمد ﷺ
ہیں مہر بار کیسوائے محمد ﷺ
سبا لائی ہے خوشبوئے محمد ﷺ
جنہیں ہو دیکھنا نور الہی
وہ دیکھیں جلوہ روئے محمد ﷺ
مسلم ہوں خواہ غیر مذاہب کے آدمی
سب پہ شمیم فرض ہے طاعت محمد ﷺ

مہندر سنگھ بیدی سحر اپنی محبت کا اظہار یوں کرتے ہیں۔

عشق ہو جائے کسی سے کوئی چارا تو نہیں
صرف مسلم کا محمد ﷺ پہ اجارا تو نہیں

مجھ گنہگار کو حشر میں جنت ہو نصیب
 کملی والے کا کہیں اس میں اشارہ تو نہیں
 خود بخود ان کے تصور سے سنور جاتا ہے
 ہم نے خود اپنے مقدر کو سنوارا تو نہیں

قصہ مختصر یہ وہ نام پاک ہے۔ یہ وہ لفظ پاک ہے جس کو سمجھنے کے لیے دیکھنے کے لیے غور کرنے کے لیے جتنی بھی گہرائی میں جایا جائے گا۔ وہ کم ہے۔ زندگی ختم ہو جائے گی لیکن نام محمد ﷺ کے متعلق کمل آگہی نہ ملی ہیں اور نہ ملیں گی۔ کیونکہ یہ خالق کائنات اور محمد ﷺ کا آپس میں ہمید ہے۔ جسے صرف اور صرف خدا تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ عام بندے میں کیا طاقت۔ جب سے دنیا بنی ہے دنیا ختم ہونے تک ہر کسی نے نام محمد ﷺ پر غور کیا ہے۔ غور کرے گا۔ لیکن بات کمل نہ ہوگی۔

آنکھ والا تیرے جو بن کا تماشا دیکھے
 دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے



اذان

محمد بن متین

دنیا میں ہر وقت گونجنے والی صد اذان ہے۔ اگر دنیا کے نقشے پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اسلامی ممالک میں اٹھ ویشیا کرہ عرض کے عین مشرق میں واقع ہے۔ یہ ملک ہزاروں جزیروں پر مشتمل ہے۔ جن میں جاوا، سائرا، پورنو، سبیلو بڑے بڑے جزیرے ہیں۔ آبادی کے لحاظ سے اٹھ ویشیا گنجان آباد ہے اور اس کی آبادی 18 کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ طلوع سحر سبیلو کے مشرق میں واقع جزائر میں ہوتی ہے۔ طلوع سحر کے ساتھ ہی اٹھ ویشیا کے انتہائی مشرقی جزائر میں فجری اذان شروع ہو جاتی ہے اور بیک وقت ہزاروں موذن اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور نبی اکرم ﷺ کی رسالت کا اعلان کرتے ہیں۔

مشرقی جزائر سے یہ سلسلہ مغربی جزائر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے اور ڈیڑھ گھنٹہ بعد چکارتہ کے موذن کی اذان کی باری آتی ہے۔ چکارتہ کے بعد یہ سلسلہ ساٹرا میں شروع ہو جاتا ہے۔ اور ساٹرا کے مغربی قصبوں اور دیہات میں اذانیں شروع ہونے سے پہلے ہی ملایا کی مسجدوں میں اذانوں کا یہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ اور ایک گھنٹہ بعد ڈھا کہ پہنچتا ہے۔ بنگلہ دیش میں ابھی یہ اذانیں ختم نہیں ہوتیں کہ کلکتہ سے سری لنکا تک فجر کی اذانیں شروع ہو جاتی ہیں۔ دوسری طرف یہ سلسلہ کلکتہ سے بمبئی کی طرف بڑھتا ہے اور پورے ہندوستان کی فضا توحید و رسالت کے اعلان سے گونج اٹھتی ہے۔ سری نگر اور سیالکوٹ میں فجر کی اذان کا وقت ایک ہی ہے۔ سیالکوٹ سے کوئٹہ کراچی اور گوادر تک چالیس منٹ کا فرق ہے۔ اس عرصے میں فجر کی اذان پاکستان میں بلند ہوتی رہتی ہے۔ پاکستان

میں یہ سلسلہ ختم ہونے سے پہلے افغانستان اور مقط میں یہ اذانیں شروع ہو جاتی ہیں..... مقط کے بعد بغداد تک ایک گھنٹے کا فرق پڑ جاتا ہے۔ اس عرصے میں اذانیں سعودی عرب، یمن، متحدہ عرب امارات، کویت اور عراق میں گونجتی رہتی ہیں۔

بغداد سے اسکندریہ تک پھر ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس وقت شام، مصر، صومالیہ اور سوڈان میں اذانیں بلند ہوتی ہیں۔ اسکندریہ اور استنبول ایک ہی طول و عرض پر واقع ہے..... مشرقی ترکی سے مغربی ترکی تک ڈیڑھ گھنٹے کا فرق ہے۔ اس دوران ترکی میں اذانوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے..... اسکندریہ سے طرابلس تک ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔ اس عرصہ میں شمالی امریکہ میں لیبیا اور تیونس میں اذانوں کا سلسلہ جاری ہو جاتا ہے۔ فجر کی اذان جس کا آغاز انڈونیشیا کے مشرقی جزائر سے ہوتا ہے ساڑھے نو گھنٹے کا سفر طے کر کے بحر اوقیانوس کے مشرقی کنارے تک پہنچتی ہے..... فجر کی اذان بحر اوقیانوس تک پہنچنے سے پہلے مشرقی انڈونیشیا میں ظہر کی اذان کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے..... اور ڈھاکہ میں ظہر کی اذانیں شروع ہو جانے تک مشرقی انڈونیشیا میں عصر کی اذانیں بلند ہونے لگتی ہیں..... یہ سلسلہ ڈیڑھ گھنٹہ تک بمشکل جکارہ تک پہنچتا ہے کہ مشرقی جزائر میں مغرب کی اذان کا وقت ہو جاتا ہے..... مغرب کی اذانیں سیہلو سے ابھی ساڑھا تک ہی پہنچتی ہیں کہ اتنے میں انڈونیشیا کے مشرقی جزائر میں عشا کی اذانیں گونج رہی ہوتی ہیں۔

کرۃ ارض پر ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گزرتا جب ہزاروں سینکڑوں مؤذن اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد ﷺ کی رسالت کا اعلان نہ کر رہے ہوں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔



دستک

مرحبا سيد مكي مدني العربي!
 دل و جان باد فدايت چه عجب خوش لقي
 من بے دل بہ جمال تو عجب حیرانم
 اللہ اللہ اللہ چه جمال است بدیں ہوا العجیبی

محمد ﷺ کا نام بلند ہے

پانچوں وقت اذانوں میں نام محمد ﷺ کی منادی ہوتی ہے۔

یہ مبارک نام ایک تحریک ہے۔

عالم اسلام کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چلے جائے ہر جگہ ہر مقام پر یہ مبارک نام ایک قدر مشترک نظر آئے گا۔

دنیا بھر میں کسی بھی ملک کسی بھی خطہ ارض میں بسنے والے کلمہ گو مسلمان، خواہ وہ یورپ اور امریکہ کے سفید فام ہوں کہ افریقہ کے سیاہ فام۔ ایران و ترکیہ کے سرخ رو مسلمان ہوں کہ بر عظیم ہند و پاک کے گندم گوں یا چین و جاپان کے زرد چہرہ مسلم..... سب کے سب اسی ایک نام سے وابستہ ہیں۔

قوم، نسل، رنگ و زبان کے گونا گوں اختلافات کے باوجود یہ سب اگر کسی ایک بات پر متفق و

متحد ہیں تو وہ نام محمد ﷺ ہے۔ بلاشبہ نام محمد ﷺ ہی ”حبیب اللہ“ ہے!

اور تاریخ گواہ ہے کہ جب تک ہم اسے پورے شعور اور خلوص کے ساتھ تھامے رہے، گردشِ دوراں کی باگ ڈور بھی ہمارے ہی ہاتھوں میں رہی۔

اور جب سے ہم نے اطاعت محمد ﷺ کے اس رشتے کو چھوڑا، ہم کھڑے کھڑے ہو گئے، ہمارا شیرازہ بکھر گیا اور زمانے کی ٹھوکروں نے ہم کو غبارِ راہ بنا کر اڑا دیا۔

محمد ﷺ کا نام ایک قوت ہے

ایک عظیم انقلابی قوت!

اسی قوت نے اس رہتی بستی دنیا میں ملتِ مسلمہ کو ایک ایسا امتیازی وجود بخشا، اور ایک ایسا مخصوص شعار عطا کیا کہ اس کی سوچ بچار اس کے رہن سہن اس کی رفتار و گفتار سے ایک اچھوتا اور قائل نعر انسانی تمدن وجود میں آ گیا۔

محمد ﷺ..... اللہ کے رسول..... تہذیب و تمدن، علم و فکر، حرکت و عمل کے ایک سنہرے دور کے سر آغاز پر کھڑے ہوئے عالم انسانیت کو خیر و فلاح کی طرف بلائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔

محمد ﷺ ایک حرفِ شوق ہے

اس کو زبان سے ادا کیجئے تو لب پیوستہ پیوستہ ہوئے جاتے ہیں۔

یوں لگتا ہے جیسے شیرینی کام و دہن میں رہتی جارہی ہے اور یہ خشک خشک نام سانس کی ٹھنڈک بنا جا رہا ہے۔ اس کا آہنگ قلب کی دھڑکن اور اس کا سرور آنکھوں کا نور بن کر جھلکتا ہے۔

یہ نام رگِ مسلم میں خون بن کر دوڑتا ہے.....
اس کی آرزو فکر و عمل کے لیے قوتِ محرکہ بن جاتی ہے۔

محمد ﷺ کا نام لازمہ حیات ہے

بات صرف پرستش کی ہوتی تو اللہ کے سامنے جھک جانا کیا مشکل تھا؟

تعلیمِ خم ہو جاتے —

اپنے آپ کو اس کے حضور گرا دیتے! —

زمین بوس ہو جاتے! —

ماتھے خاک پر رکھ دیتے اور جس طرح بھی بن پڑتا، ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں اس کی حمد و

توصیف بیان کرتے۔

مگر معرفت رب کا تقاضا صرف پرستش تک محدود نہیں بلکہ پوری زندگی میں اطاعت کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔

اور یہ زندگی؟ —

زندگی بجائے خود ایک آئینہ خانہ ہے کہ ہزار رنگ رکھتی ہے ہزار جلوے دکھاتی ہے اور ہر جلوے میں کتنے ہی روپ بدلتی ہے۔

احساسات و جذبات کے لطیف سے لطیف تر ارتعاش سے لے کر مسائل و معاملات کے سنگین و حوصلہ آزا ماحولوں تک اس کی رنگارنگی اور بولقمونی حیران و عاجز کیے دیتی ہے۔

گویا ایک طرف زندگی اپنے تمام تر تقاضوں کے ساتھ دستِ تزمین کی منتظر ہے۔

دوسری طرف عقل کے ہاتھوں سے شانہ مشاطہ گری چھوٹا جا رہا ہے کہ وہ حسن آرائی کے

سلیقے سے نابلد ہے۔

ایسے میں طالبانِ صدق و صفا کیا کریں؟

کہاں جائیں؟

کس سے پوچھیں کہ ان کا رب ان سے کیا چاہتا ہے؟

کون ہے جو آرزو مند انِ تسلیم و رضا کو راہ بتائے ان کی رہنمائی کرے انہیں لغزشوں سے

بچائے ان کے حوصلے بڑھائے اور انہیں ساتھ ساتھ لیے منزل مقصود تک پہنچا دے؟

کون؟ وہ کون ہو سکتا ہے؟

کتنا مشکل سوال ہے۔

مگر کتنا آسان کہ جواب بے اختیار زبان پر چلا آتا ہے۔

ذرا ٹھہرو!

اس جواب کو نوکِ زبان پر روک لو.....

سوچو کہ اتنے مشکل سوال کا جواب بلا تامل بے ساختہ زبان پر کیسے آ گیا؟

صرف اس لیے کہ ہمارے سامنے ایک اسوۂ کامل ہے۔

ایک مکمل شخصیت ہے جس نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور پھر ایک بھرپور اور کامیاب خدا پرستانہ

زندگی بسر کر کے حیاتِ انسانی کے ہر شعبے میں ایک بے مثل نمونہ قائم کر دیا۔

اب امتِ رسول کے لیے اس سوال کا جواب کوئی مشکل نہیں رہا کہ اللہ کو اپنا نصب العین.....

اللہ..... بنا کر کس طرح زندگی بسر کی جاسکتی ہے۔

اب تو زندگی کے ہر پہلو میں ہر معاملے میں اور ہر شعبے میں اسوۂ حسنہ رہنمائی کے لیے موجود

ہے۔

اسلام کے نظام فکر و عمل میں رسول ﷺ کی سنت کی یہی اہمیت ہے۔

رسول ﷺ انسانی زندگی میں اللہ کی پسند اور ناپسند سے آگاہی دیتا ہے.....

رسول ﷺ اللہ کو مقصود و مطلوب اور نصب العین بنا کر زندگی بسر کرنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔

خواہ وہ ایک فرد کی فحی زندگی ہو، خواہ ایک قوم اور معاشرے کی اجتماعی زندگی.....

محمد ﷺ ہماری زندگی ہیں

اس سرچشمہ حیات سے دوری میں ہماری موت ہے۔

امت مسلمہ جیسے جیسے اس آب حیات سے دور ہوتی جاتی ہے، عالم اسلام پر ایک نظر ڈال کر

دیکھ لو کہ وہ قریب المرگ ہوتی جاتی ہے۔

اس لیے آج محمد ﷺ کے نام کو زندہ رکھنے کے لیے نہیں —

کیونکہ اس کو زندہ و تابندہ رکھنے والا تورب العالمین ہے —

بلکہ اپنے آپ کو زندہ رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم تذکار محمد ﷺ کی تکرار کرتے رہیں۔

اسوۂ محمد ﷺ کی ہر جھلک ہمارے لیے حیات نو کا پیغام بن سکتی ہے۔

شرط یہ ہے کہ قلب مضطرب آئینہ تکرار طلب بن جائے۔

بہ ہزار دلولہ و شوق!

بہ صد ادب و احترام!

بہ نہایت عجز و انکسار!

بارگاہ رسالت میں کھڑے ہوئے، درمحمد ﷺ پر دستک دے رہے ہیں۔

بستہ ام بریک و گر نخلے ز خارستان طبع

سوئے فردوس بریں مثنیہ گیاہ آوردہ ام

(جانی)



اسم محمد ﷺ

جملہ صفات حق کا یہ آئینہ دار ہے
 اس نام سے خدا کا جلال آشکار ہے
 قائم اسی سے اہل رضا کا وقار ہے
 یہ راز دار قدرت پروردگار ہے
 اٹھتا ہے شور اس پہ درود و سلام کا
 یہ نام اک بہانہ ہے الطاف عام کا
 سب کو ہے شان اسم محمدؐ کا اعتراف
 کرتی ہیں ساری عظمتیں اس نام کا طواف
 لیتے نہیں یہ نام ہو جب تک زباں نہ صاف
 یہ نام لو تو کرتی ہے قدرت خطا معاف
 یہ اسم پاک چشمہ فیضان عالم ہے
 نام خدا کے ساتھ بھی ایک نام ہے
 اس نام سے لرزتے ہیں شاہان ذی حشم
 اس نام سے فرشتے بھی ہوتے ہیں سر بہ خم
 شیرازے اس سے دین و سیاست کے ہیں بہم
 پنہاں اسی کی شرح میں ہے قسمت ام
 جتنی جہاں میں اس کی ہے توصیف کی گئی
 اتنی کسی کی بھی نہیں تعریف کی گئی

نام کی خوشبو

اداسی کے سفر میں جب ہوا رک رک کے چلتی ہے
 سوادِ ہجر میں ہر آرزو چپ چاپ جلتی ہے
 کسی نادیدہ غم کا کھر میں لپٹا ہوا سایہ
 زمیں تا آسماں پھیلا ہوا محسوس ہوتا ہے
 گزرتا وقت بھی ٹھہرا ہوا محسوس ہوتا ہے
 تو ایسے میں تری خوشبو
 عمر مصطفیٰ صلی علی کے نام کی خوشبو
 دلِ حسرت زدہ کے ہاتھ پر یوں ہاتھ رکھتی ہے
 سھکن کا کوہِ غم ہٹا ہوا محسوس ہوتا ہے
 سفر کا راستہ کٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے

میں بے نوا سہی، مرا آقا عظیم ہے
نسبت کو میری دیکھئے مجھ پر نہ جانیے



آنکھیں ملا کے بات نہ کر مجھ سے آفتاب
میں ذرۂ دیار رسالت مآب ہوں



ثنا تیری بیاں کیا ہو صفت تیری رقم کیا ہو
نہ اس قابل زباں نکلی، نہ اس لائق قلم نکلا



عجز گویائی کا مظہر بن گئی ہے مہری نعت
کس لغت سے لفظ ڈھونڈوں جس سے ہو تیری ثنا



حضورؐ عجز بیاں کو بیاں سمجھ لیجئے
تہی ہے دامن فن آستاں پہ کیا لاؤں



آج مضمون باندھتا ہوں مدحت سرکار کا
حق ادا کرتا ہوں اپنی طاقت گفتار کا
لیکن اس منزل میں سب کا حوصلہ ہے دم بخود
فکر کا، جوش تخیل کا، لب اظہار کا

